حصہ اول

فہرست

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب فَضْلِ الْوَلَدِ

بیٹوں کی فضیلت

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) الْوَلَدُ الصَّالِحُ رَيْحَانَةٌ مِنَ اللَّهِ قَسَمَهَا بَيْنَ عِبَادِهِ وَ إِنَّ رَيْحَانَتَيَّ مِنَ الدُّنْيَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَمَّيْتُهُمَا بِاسْمِ سِبْطَيْنِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ شَبَّراً وَ شَبِيراً.

1- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نیک بیٹے پھول ہیں کہ جنہیں اللہ عزوجل نے اپنے بندوں میں تقسیم کیا ہے اور دنیا میں میرے پھول حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام ہیں۔ میں نے ان کا نام بنی اسرائیل کے دو سپوتوں شبر اور شبیر کے نام پر رکھا ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (عليه السلام) مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ لَهُ وُلْدٌ يَسْتَعِينُ بِهِمْ.

2-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا آدمی کی خوش بختی ہے کہ اس کے بیٹے ہوں اور وہ (اپنے امور میں) ان سے مدد لے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) أَكْثِرُوا الْوَلَدَ أُكَاثِرْ بِكُمُ الْأُمَمَ غَداً.

3-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے قاسم بن یحییٰ سے، اس نے اپنے دادا حسن بن راشد سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اولاد زیادہ پیدا کرو کل میں تمام امتوں پر تمہاری کثرت کے ذریعے فخر کروں گا۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ لَمَّا لَقِيَ يُوسُفُ أَخَاهُ قَالَ لَهُ يَا أَخِي كَيْفَ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَتَزَوَّجَ النِّسَاءَ بَعْدِي قَالَ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي وَ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ لَكَ ذُرِّيَّةٌ تُثْقِلُ الْأَرْضَ بِالتَّسْبِيحِ فَافْعَلْ.

4-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، جب یوسف علیہ السلام اپنے بھائی سے ملے تو اُس سے فرمایا، اے میرے بھائی! میرے بعد تم عورتوں سے شادی کرنے میں کیسے

مستطیع ہوئے ؟ کہا میرے بابا علیہ السلام نے مجھے حکم دیا اور کہا اگر تم مستطیع ہو کہ تمہاری ذریت ہو کہ جو زمین کو تسبیح سے بھاری کرے تو ایسا کرو۔

5- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ إِنَّ فُلَاناً رَجُلًا سَمَّاهُ قَالَ إِنِّي كُنْتُ زَاهِداً فِي الْوَلَدِ حَتَّى وَقَفْتُ بِعَرَفَةَ فَإِذَا إِلَى جَانِبِي غُلَامٌ شَابٌّ يَدْعُو وَ يَبْكِي وَ يَقُولُ يَا رَبِّ وَالِدَيَّ وَالِدَيَّ فَرَغَّبَنِي فِي الْوَلَدِ حِينَ سَمِعْتُ ذَلِكَ.

5-ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ فلاں شخص۔ اس آدمی کا نام لیا۔ اس نے کہا۔ میں اولاد سے علیحدہ رہنے والا شخص تھا یہاں تک کہ میں نے ان کی پہچان ہی چھوڑ دی پس جب میری ایک جانب ایک جوان لڑکا دعا کر رہا تھا اور رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ اے پالنے والے! میرے والدین، میرے والدین جب میں نے اس سے یہ سنا تب مجھے اولاد میں رغبت ہوئی۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ الْوَلَدُ الصَّالِحُ.

6-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے باپ سے مرسلاً ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نیک اولاد آدمی کی خوش بختی ہے۔

7- وَ عَنْهُ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ (عليه السلام) أَنِّي اجْتَنَبْتُ طَلَبَ الْوَلَدِ مُنْذُ خَمْسِ سِنِينَ وَ ذَلِكَ أَنَّ أَهْلِي كَرِهَتْ ذَلِكَ وَ قَالَتْ إِنَّهُ يَشْتَدُّ عَلَيَّ تَرْبِيَتُهُمْ لِقِلَّةِ الشَّيْءِ فَمَا تَرَى فَكَتَبَ (عليه السلام) إِلَيَّ اطْلُبِ الْوَلَدَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَرْزُقُهُمْ.

7-اس نے بکر بن صالح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو لکھا کہ میں نے پانچ سال سے اولاد کی طلب سے اجتناب کیا ہے اور وہ اس لئے کہ میری اہلیہ اس کو ناپسند کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اشیاء کی کمی کے سبب اولاد کی تربیت مجھ پر گراں گزرتی ہے تو آپ علیہ السلام اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ پس آپ علیہ السلام نے میری طرف لکھ بھیجا اولاد کی طلب کرو یقیناً اللہ عزوجل انہیں رزق دے گا۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ إِنَّ أَوْلَادَ الْمُسْلِمِينَ مَوْسُومُونَ عِنْدَ اللَّهِ شَافِعٌ وَ مُشَفَّعٌ فَإِذَا بَلَغُوا اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً كَانَتْ لَهُمُ الْحَسَنَاتُ فَإِذَا بَلَغُوا الْحُلُمَ كُتِبَتْ عَلَيْهِمُ السَّيِّئَاتُ.

8-محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زید سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا مسلمانوں کی اولاد کو اللہ عزوجل کے ہاں شافع اور مشفع کا نام دیا جاتا ہے اور جب وہ بارہ سال کے ہوتے ہیں تو ان کی نیکیاں لکھنا شروع کر دی جاتی ہیں اور جب وہ بالغ ہوتے ہیں تو ان کے گناہ لکھے جاتے ہیں۔

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) كَانَ يَقْرَأُ وَ إِنِّي خِفْتُ الْمَوالِيَ مِنْ وَرائِي يَعْنِي أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ حَتَّى وَهَبَ اللَّهُ لَهُ بَعْدَ الْكِبَرِ.

9-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام پڑھا کرتے تھے وَ إِنِّي خِفْتُ الْمَوالِيَ مِنْ وَرائِي (مریم 6) ترجمہ اور مجھے خوف ہے اپنے ولیوں کے بارے میں میرے بعد یعنی اس کا کوئی وارث نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اسے بڑھاپے کے بعد وارث بخشا۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) إِنَّ الْوَلَدَ الصَّالِحَ رَيْحَانَةٌ مِنْ رَيَاحِينِ الْجَنَّةِ.

10-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نیک بیٹا جنت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے۔

11- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ الْوَلَدُ الصَّالِحُ.

11-اور انہی اسناد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نیک بیٹا آدمی کی خوش بختی ہے۔

12- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) مَرَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ (عليه السلام) بِقَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ ثُمَّ مَرَّ بِهِ مِنْ قَابِلٍ فَإِذَا هُوَ لَا يُعَذَّبُ فَقَالَ يَا رَبِّ مَرَرْتُ بِهَذَا الْقَبْرِ عَامَ أَوَّلَ فَكَانَ يُعَذَّبُ وَ مَرَرْتُ بِهِ الْعَامَ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ يُعَذَّبُ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنَّهُ أَدْرَكَ لَهُ وَلَدٌ صَالِحٌ فَأَصْلَحَ طَرِيقاً وَ آوَى يَتِيماً فَلِهَذَا غَفَرْتُ لَهُ بِمَا فَعَلَ ابْنُهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) مِيرَاثُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ وَلَدٌ يَعْبُدُهُ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) آيَةَ زَكَرِيَّا (عليه السلام) رَبِّ فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا. يَرِثُنِي وَ يَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَ اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا.

12-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے شریف بن سابق سے، اس نے فضل بن ابی قُرۃ سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ عیسیٰ ابن مریم علیہ اسلام ایک قبر کے پاس سے گزرے کہ صاحب قبر کو عذاب دیا جا رہا تھا پھر آئندہ سال واپس گزرے تو اس وقت اسے عذاب نہ ہو رہا تھا تو عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ اے پالنے والے! میں اس قبر کے پاس سے ایک سال پہلے گزرا تو اس پر عذاب ہو رہا تھا اور میں اِس سال گزرا ہوں تو اس پر عذاب نہیں ہے؟ تب اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ اس کا نیک بیٹا بالغ ہو چکا ہے اس نے راستے کی اصلاح کی اور یتیم کی پرورش کی تو اسی وجہ سے اس کے بیٹے نے جو کچھ کیا میں نے اسے بخش دیا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مومن کی میراث اللہ عزوجل کی جانب سے اس کے بعد اس کا صالح بیٹا ہے کہ جو اللہ کی عبادت کرے پھر ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تلاوت فرمائی آیۃ ذکریا علیہ السلام رَبِّ فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا. يَرِثُنِي وَ

يَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَ اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا اے میرے پالنے والے! مجھے اپنی طرف سے ایک وارث (ولی) عطا فرما۔ جو میرا وارث بنے اور آل یعقوب علیہ السلام کا وارث بنے اور اے میرے رب اسے صالح قرار فرما (مریم 7-6)۔

باب شَبَهِ الْوَلَدِ

بیٹے کی مشابہت

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَى الرَّجُلِ أَنْ يُشْبِهَهُ وَلَدُهُ.

1- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی پر اللہ کی نعمتوں میں سے ہے کہ اس کا بیٹا اس کے مشابہ ہو۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ سَدِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) قَالَ مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ لَهُ الْوَلَدُ يُعْرَفُ فِيهِ شِبْهُهُ خَلْقُهُ وَ خُلُقُهُ وَ شَمَائِلُهُ.

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن مثنیٰ سے، اس نے سدیر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا آدمی کی خوش بختی ہے کہ

اس کا ایسا بیٹا ہو کہ جس سے اس کی خلقت اور اس کے اخلاق اور شمائل (عمل) کی مشابہت پہچانی جائے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (عليه السلام) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَعِدَ امْرُؤٌ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى خَلَفاً مِنْ نَفْسِهِ.

3- محمد بن یحییٰ نے سلمہ بن خطاب سے، اس نے حسن بن علی بن یقطین سے، اس نے یونس بن یعقوب سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا۔ ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا خوش بخت مرد ہے وہ کہ جو نہ مرے یہاں تک کہ اس سے پہلے اپنے پیچھے اپنے خلف دیکھے۔

باب فَضْلِ الْبَنَاتِ

بیٹیوں کی فضیلت

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ عَنْ ثِقَةٍ حَدَّثَهُ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالَ تَزَوَّجْتُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) كَيْفَ رَأَيْتَ قُلْتُ مَا رَأَى رَجُلٌ مِنْ خَيْرٍ فِي امْرَأَةٍ إِلَّا وَ قَدْ رَأَيْتُهُ فِيهَا وَ لَكِنْ خَانَتْنِي فَقَالَ وَ مَا هُوَ قُلْتُ وَلَدَتْ جَارِيَةً قَالَ لَعَلَّكَ كَرِهْتَهَا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ آباؤُكُمْ وَ أَبْناؤُكُمْ لا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعاً.

1-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، اس نے ابراہیم بن مہزم سے، اس نے ابراہیم کرخی سے، اس نے اس قابل اعتماد سے کہ جسے ہمارے اصحاب نے بیان کیا کہ میں نے مدینہ میں شادی کی تو مجھے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ تم نے کیسا پایا؟ میں نے عرض کی۔ آدمی جو کچھ بھی ایک عورت میں بھلائی دیکھتا ہے میں نے اس میں وہ سب دیکھی ہے مگر یہ کہ وہ مجھ سے خیانت کرتی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ کیا؟ میں نے عرض کی۔ اس نے بیٹی پیدا کی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا یقیناً تم نے اسے ناپسند کیا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ تمہارے آباء اور بیٹیوں میں تم نہیں جانتے کہ کونسا تمہارے لئے زیادہ نفع دینے والا ہے (نساء)۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) أَبَا بَنَاتٍ.

2-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹی کے باپ تھے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ إِنَّ أَبِي إِبْرَاهِيمَ (عليه السلام) سَأَلَ رَبَّهُ أَنْ يَرْزُقَهُ ابْنَةً تَبْكِيهِ وَ تَنْدُبُهُ بَعْدَ مَوْتِهِ.

3-محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے محمد واسطی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ابراہیم

علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ اسے ایک بیٹی عطا فرمائے جو اس کی موت کے بعد اس پر گریہ کرے اور اس کے بین کرے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ جَارُودٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) إِنَّ لِي بَنَاتٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ تَتَمَنَّى مَوْتَهُنَّ أَمَا إِنَّكَ إِنْ تَمَنَّيْتَ مَوْتَهُنَّ فَمِتْنَ لَمْ تُؤْجَرْ وَ لَقِيتَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ تَلْقَاهُ وَ أَنْتَ عَاصٍ.

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن حکم سے، اس نے جارود سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ میری بیٹیاں ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا یقیناً تو ان کی موت کی تمنا کرتا ہو گا یاد رکھو اگر تو نے ان کی موت کی تمنا کی اور وہ مر گئیں تو تمہیں کوئی اجر (خیر) نہ ملے گا اور اللہ عزوجل کی ملاقات کے دن (قیامت کے دن) تو ان سے ملاقات کرے گا در حالانکہ تو نافرمان ہو گا۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) نِعْمَ الْوَلَدُ الْبَنَاتُ مُلْطِفَاتٌ مُجَهِّزَاتٌ مُونِسَاتٌ مُبَارَكَاتٌ مُفَلِّيَاتٌ.

5- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہترین

اولاد وہ بیٹیاں ہیں کہ جو نرم برتاؤ کرنے والیاں، جہیز لینے والیاں، انس رکھنے والیاں، بابرکت اور جھگڑے سے پرہیز کرنے والیاں ہوں۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الزَّيَّاتِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ يَرْفَعُهُ قَالَ أُتِيَ رَجُلٌ وَ هُوَ عِنْدَ النَّبِيِّ (صلى الله عليه وآله) فَأُخْبِرَ بِمَوْلُودٍ أَصَابَهُ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ الرَّجُلِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (عليه السلام) مَا لَكَ فَقَالَ خَيْرٌ فَقَالَ قُلْ قَالَ خَرَجْتُ وَ الْمَرْأَةُ تَمْخَضُ فَأُخْبِرْتُ أَنَّهَا وَلَدَتْ جَارِيَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صلى الله عليه وآله) الْأَرْضُ تُقِلُّهَا وَ السَّمَاءُ تُظِلُّهَا وَ اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَ هِيَ رَيْحَانَةٌ تَشَمُّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ ابْنَةٌ فَهُوَ مَفْدُوحٌ وَ مَنْ كَانَتْ لَهُ ابْنَتَانِ فَيَا غَوْثَاهُ بِاللَّهِ وَ مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثٌ وُضِعَ عَنْهُ الْجِهَادُ وَ كُلُّ مَكْرُوهٍ وَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْبَعٌ فَيَا عِبَادَ اللَّهِ أَعِينُوهُ يَا عِبَادَ اللَّهِ أَقْرِضُوهُ يَا عِبَادَ اللَّهِ ارْحَمُوهُ.

6-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابو العباس زیات سے، اس نے حمزہ بن حُمران سے، اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ایک شخص، جب کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا کے پاس مولود کے بارے میں خبر پہنچی تو اس شخص کا چہرہ متغیر ہو گیا تو اُس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ اس نے عرض کی اچھا ہے فرمایا بتاؤ؟ اس نے عرض کی۔ میں نکلا تو میری بیوی کو دردِ زچگی تھا مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس نے بیٹی جنی ہے تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زمین اسے اٹھائے گی اور آسمان اس پر سایہ کرے گا اور اللہ اسے رزق دے گا اور وہ پھول ہے اسے سونگھو پھر اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا جس کی ایک بیٹی ہو وہ مصیبت زدہ ہے اور جس کی دو بیٹیاں ہوں اللہ کیلئے اس کی مدد کرو اور جس کی

تین بیٹیاں ہوں اس سے جہاد اور ہر مکروہ بھی ساقط ہوا اور جس کی چار بیٹیاں ہوں تو اے اللہ کے بندو! اس کی مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو اسے قرض دو۔ اے اللہ کے بندو! اس پر رحم کرو۔

7- وَ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ سُلَيْمَانَ بْنِ مُقْبِلٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى الْإِنَاثِ أَرْأَفُ مِنْهُ عَلَى الذُّكُورِ وَ مَا مِنْ رَجُلٍ يُدْخِلُ فَرْحَةً عَلَى امْرَأَةٍ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا حُرْمَةٌ إِلَّا فَرَّحَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

7- اور اس نے علی بن محمد قاسانی سے، اس نے ابو ایوب سلیمان بن مُقبل مدائنی سے، اس نے سلیمان بن جعفر جعفری سے، اس نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یقیناً اللہ عزوجل مردوں کی نسبت عورتوں پر زیادہ رؤف ہے اور وہ بھی ایسی عورت پر کہ جو حرمت (پاکدامنی) کی پابند ہو خوشی داخل کرے۔ اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن خوش کرے گا۔

8- وَ عَنْهُ عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ الْبَنَاتُ حَسَنَاتٌ وَ الْبَنُونَ نِعْمَةٌ فَإِنَّمَا يُثَابُ عَلَى الْحَسَنَاتِ وَ يُسْأَلُ عَنِ النِّعْمَةِ.

8-اور اس نے اس کو روایت کرنے والوں میں سے کسی سے، اس نے احمد بن عبد الرحیم سے ،اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا بیٹیاں نیکیاں اور بیٹے نعمت ہیں یقیناً نیکیوں پر ثواب ملے گا اور نعمتوں کے بارے میں سوال ہو گا۔

9- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمُلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) بَلَغَنِي أَنَّهُ وُلِدَ لَكَ ابْنَةٌ فَتُسْخِطُهَا وَ مَا عَلَيْكَ مِنْهَا رَيْحَانَةٌ تَشَمُّهَا وَ قَدْ كُفِيتَ رِزْقَهَا وَ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) أَبَا بَنَاتٍ.

9-احمد بن محمد عاصمی سے، اس نے علی بن حسن تیملی سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے جارود بن منذر سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ تیری بیٹی پیدا ہوئی ہے اور تو اس سے نفرت کرتا ہے اس سے تمہیں کیا تکلیف ہے پھول ہے اسے سونگھو اور اس کے رزق کے بارے میں تمہاری کفایت کی گئی ہے اور یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹی کے باپ تھے۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) وَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ وَ اثْنَتَيْنِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ وَاحِدَةً فَقَالَ وَ وَاحِدَةً.

10-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن حکم سے، اس نے عمر بن یزید سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دو(2) کی پرورش کرے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگرچہ دو کی پرورش کرے ۔پھر عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگرچہ ایک ہی کی پرورش کرے۔

11- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يُوسُفَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ اللَّخْمِيِّ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا جَارِيَةٌ فَدَخَلَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) فَرَآهُ مُتَسَخِّطاً فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) أَ رَأَيْتَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيْكَ أَنْ أَخْتَارُ لَكَ أَوْ تَخْتَارُ لِنَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَقُولُ قَالَ كُنْتُ أَقُولُ يَا رَبِّ تَخْتَارُ لِي قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدِ اخْتَارَ لَكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْعَالِمُ الَّذِي كَانَ مَعَ مُوسَى (عليه السلام) وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَرَدْنا أَنْ يُبْدِلَهُما رَبُّهُما خَيْراً مِنْهُ زَكاةً وَ أَقْرَبَ رُحْماً أَبْدَلَهُمَا اللَّهُ بِهِ جَارِيَةً وَلَدَتْ سَبْعِينَ نَبِيّاً.

11-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے بہت سے دوستوں سے، اس نے حسن بن علی بن یوسف سے، اس نے حسن بن سعید لخمی سے روایت کی ہے کہ ہمارے دوستوں میں سے ایک شخص کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی تو وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس گیا تو آپ علیہ السلام نے اسے ملول سا پایا تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ تیری کیا رائے ہے کہ اگر اللہ عزوجل تم پر وحی فرمائے کہ میں تیرے لیے اختیار کرتا ہوں یا پھر تو اپنے نفس کیلئے خود اختیار کر تو تم کیا کہو گے؟ اس نے کہا۔ میں کہوں گا۔ اے میرے پالنے والے تو ہی اختیار فرما آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ پس یقیناً اللہ عزوجل نے تمہارے لئے اختیار

فرمایاہے پھر فرمایا۔ وہ لڑکا کہ جسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوتے ہوئے عالم نے قتل فرمایا اور وہ اللہ عزوجل کا قول ہے پس ہم نے ارادہ کیا کہ ان والدین کو بدل دیں ان کا پالنے والا جو اس (لڑکے) سے پھلنے پھولنے میں بہتر ہو اور رحمت کے زیادہ قریب ہو۔ پس اللہ عزوجل نے اس لڑکے کے بدلے انہیں بیٹی عطا فرمائی کہ جس کی اولاد سے ستر نبی ہوئے۔

12- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ الْبَنُونَ نَعِيمٌ وَ الْبَنَاتُ حَسَنَاتٌ وَ اللَّهُ يَسْأَلُ عَنِ النَّعِيمِ وَ يُثِيبُ عَلَى الْحَسَنَاتِ.

12- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن موسیٰ سے، اس نے احمد بن فضل سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا بیٹے نعمت ہیں اور بیٹیاں نیکیاں ہیں اور اللہ عزوجل نعمتوں کے بارے میں سوال کرے گا اور نیکیوں پر ثواب دے گا۔

باب الدُّعَاءِ فِي طَلَبِ الْوَلَدِ

بیٹے کی طلب میں دعا

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ الْخَزَّازِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) إِذَا أَبْطَأَ عَلَى أَحَدِكُمُ الْوَلَدُ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ لَا تَذَرْنِي فَرْداً وَ أَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ وَحِيداً وَحْشاً فَيَقْصُرَ شُكْرِي عَنْ تَفَكُّرِي بَلْ هَبْ لِي عَاقِبَةَ صِدْقٍ ذُكُوراً وَ إِنَاثاً آنَسُ بِهِمْ مِنَ الْوَحْشَةِ وَ

أَسْكُنُ إِلَيْهِمْ مِنَ الْوَحْدَةِ وَ أَشْكُرُكَ عِنْدَ تَمَامِ النِّعْمَةِ يَا وَهَّابُ يَا عَظِيمُ يَا مُعَظَّمُ ثُمَّ أَعْطِنِي فِي كُلِّ عَافِيَةٍ شُكْراً حَتَّى تُبَلِّغَنِي مِنْهَا رِضْوَانَكَ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَ وَفَاءٍ بِالْعَهْدِ.

1- علی بن ابراہیم نے صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر خزاز سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ جب تم میں سے کسی کے بیٹے ہونے میں تاخیر ہو۔ تو اسے کہنا چاہیے۔ **اللَّهُمَّ لَا تَذَرْنِي فَرْداً وَ أَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ وَحِيداً وَحْشاً فَيَقْصُرَ شُكْرِي عَنْ تَفَكُّرِي بَلْ هَبْ لِي عَاقِبَةَ صِدْقٍ ذُكُوراً وَ إِنَاثاً آنَسُ بِهِمْ مِنَ الْوَحْشَةِ وَ أَسْكُنُ إِلَيْهِمْ مِنَ الْوَحْدَةِ وَ أَشْكُرُكَ عِنْدَ تَمَامِ النِّعْمَةِ يَا وَهَّابُ يَا عَظِيمُ يَا مُعَظَّمُ ثُمَّ أَعْطِنِي فِي كُلِّ عَافِيَةٍ شُكْراً حَتَّى تُبَلِّغَنِي مِنْهَا رِضْوَانَكَ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَ وَفَاءٍ بِالْعَهْدِ** یااللہ (اپنے کرم سے) مجھے اکیلا نہ چھوڑنا تو بہترین وارث عطا کرنے والا ہے۔ میں اکیلا اور خوف زدہ ہوں اور اولاد کے نہ ہونے سے تیرا شکر ادا کرنے میں کمی کرتا ہوں (اے مالک) مجھے سچی خوشی عطا کر مذکر اور مونث (اولاد کی) جو مجھے سچی خوشی دیں جن کی وجہ سے میری تنہائی دور ہو اور مجھے سکون ملے۔ اور میں تیری نعمتوں کی تکمیل پر تیرا شکر ادا کر سکوں۔ اے عظیم اور عزت والے ربّ۔ پس مجھے اچھی صحت نصیب فرما اور تیرا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یہاں تک کہ میں تجھ سے اس طرح آملوں کہ تو مجھ سے راضی ہو۔ میرے سچے الفاظ (اور عہد سے) اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے اور وفاداری کے ساتھ۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ النَّصْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) إِنِّي مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ قَدِ انْقَرَضُوا وَ لَيْسَ لِي وَلَدٌ قَالَ ادْعُ وَ أَنْتَ سَاجِدٌ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ

لَدُنْكَ وَلِيّاً يَرِثُنِي رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْداً وَ أَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ قَالَ فَفَعَلْتُ فَوُلِدَ لِي عَلِيٌّ وَ الْحُسَيْنُ.

2- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے سیف بن عمیرہ سے، اس نے ابو بکر حضرمی سے، اس نے حارث نصری سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں ایسے خانوادہ سے ہوں کہ جو ختم ہو گئے ہیں اور میرا کوئی بیٹا بھی نہیں ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ سجدے کی حالت میں دعا کرو **رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيّاً يَرِثُنِي رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْداً وَ أَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ** . میرے اللہ مجھے اپنی ملکیت سے ایک وارث عطا فرما جو میری وراثت پائے۔ اے اللہ مجھے اچھی اولاد عطا کر اپنے خزانوں سے، (بیشک تو) دعاؤں کا سننے والا ہے۔ اے ربّ مجھے تنہا نہ چھوڑنا یقیناً تو بہترین وارث عطا کرنے والا ہے۔ راوی کہتا ہے پس میں نے ایسا کیا تو میرے لیے اللہ عزوجل نے علی اور حسین کو پیدا فرمایا۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُحْبَلَ لَهُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ يُطِيلُ فِيهِمَا الرُّكُوعَ وَ السُّجُودَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا سَأَلَكَ بِهِ زَكَرِيَّا يَا رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْداً وَ أَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ اللَّهُمَّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا وَ فِي أَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا فَإِنْ قَضَيْتَ فِي رَحِمِهَا وَلَداً فَاجْعَلْهُ غُلَاماً مُبَارَكاً زَكِيّاً وَ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكاً وَ لَا نَصِيباً.

3- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ایک شخص سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جو چاہتا ہے کہ اس

کیلئے حمل ٹھہرے پس وہ جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔ اس میں رکوع اور سجود کو طول دے۔ پھر کہے :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا سَأَلَكَ بِهِ زَكَرِيَّا يَا رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْداً وَ أَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ اللَّهُمَّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا وَ فِي أَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا فَإِنْ قَضَيْتَ فِي رَحِمِهَا وَلَداً فَاجْعَلْهُ غُلَاماً مُبَارَكاً زَكِيّاً وَ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكاً وَ لَا نَصِيباً یاربّ میں تجھ سے ایسے التجا کرتا ہوں جیسے حضرت زکریاؑ نے کی تھی۔ یاربّ مجھے اکیلا اور لاوارث نہ چھوڑنا۔ پس تو بہترین وارث دینے والا ہے۔ اے اللہ اپنی سلطنت سے مجھے پاک ذریت عطا فرما۔ تو بے شک دعاؤں کا سننے والا ہے۔ اے اللہ تیرے نام (کی برکت) سے میں نے اسے (بیوی) اپنے لیے حلال قرار دیا ہے اور اسی اسم کے بعد اس (بیوی) سے قریب ہوا ہوں۔ اگر تو نے اس کے پیٹ سے مجھے اولاد نصیب کرنی ہے تو اسے لڑکا قرار دے بابرکت، (پاک نصب) اور شیطان کو اس میں حصہ (حق) رکھنے سے باز رکھ۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ شَكَا الْأَبْرَشُ الْكَلْبِيُّ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) أَنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ فَقَالَ لَهُ عَلِّمْنِي شَيْئاً قَالَ اسْتَغْفِرِ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَوْ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كانَ غَفَّاراً إِلَى قَوْلِهِ وَ يُمْدِدْكُمْ بِأَمْوالٍ وَ بَنِينَ.

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ ابرش کلبی نے ابوجعفر علیہ السلام کے حضور شکوہ کیا کہ اس کی اولاد نہیں ہوتی اور ان سے عرض کی۔ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمایئے آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے حضور شب و روز میں سو مرتبہ استغفار کرو کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ اپنے پالنے والے

کے حضور استغفار کرو یقیناًوہ بخشنے والا ہے اور تمہاری مدد کرتا ہے اموال اور اولاد سے (نوح10تا12)۔

5- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّيَّارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شَيْخٍ مَدَنِيٍّ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ الْإِذْنُ حَتَّى اغْتَمَّ وَ كَانَ لَهُ حَاجِبٌ كَثِيرُ الدُّنْيَا وَ لَا يُولَدُ لَهُ فَدَنَا مِنْهُ أَبُو جَعْفَرٍ (عليه السلام) فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ أَنْ تُوصِلَنِي إِلَى هِشَامٍ وَ أُعَلِّمَكَ دُعَاءً يُولَدُ لَكَ قَالَ نَعَمْ فَأَوْصَلَهُ إِلَى هِشَامٍ وَ قَضَى لَهُ جَمِيعَ حَوَائِجِهِ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَهُ الْحَاجِبُ جُعِلْتُ فِدَاكَ الدُّعَاءَ الَّذِي قُلْتَ لِي قَالَ لَهُ نَعَمْ قُلْ فِي كُلِّ يَوْمٍ إِذَا أَصْبَحْتَ وَ أَمْسَيْتَ سُبْحَانَ اللَّهِ سَبْعِينَ مَرَّةً وَ تَسْتَغْفِرُ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ تُسَبِّحُ تِسْعَ مَرَّاتٍ وَ تَخْتِمُ الْعَاشِرَةَ بِالِاسْتِغْفَارِ ثُمَّ تَقُولُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كانَ غَفَّاراً. يُرْسِلِ السَّماءَ عَلَيْكُمْ مِدْراراً. وَ يُمْدِدْكُمْ بِأَمْوالٍ وَ بَنِينَ وَ يَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَ يَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهاراً فَقَالَهَا الْحَاجِبُ فَرُزِقَ ذُرِّيَّةً كَثِيرَةً وَ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَصِلُ أَبَا جَعْفَرٍ وَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عليهما السلام) فَقَالَ سُلَيْمَانُ فَقُلْتُهَا وَ قَدْ تَزَوَّجْتُ ابْنَةَ عَمٍّ لِي فَأَبْطَأَ عَلَيَّ الْوَلَدُ مِنْهَا وَ عَلَّمْتُهَا أَهْلِي فَرُزِقْتُ وَلَداً وَ زَعَمَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهَا مَتَى تَشَاءُ أَنْ تَحْمِلَ حَمَلَتْ إِذَا قَالَتْهَا وَ عَلَّمْتُهَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْهَاشِمِيِّينَ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ يُولَدُ لَهُمْ فَوُلِدَ لَهُمْ وُلْدٌ كَثِيرٌ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ.

5- حسین بن محمد نے احمد بن محمد سیاری سے، اس نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے، اس نے سلیمان بن جعفر سے، اس نے شیخ مدنی سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام وفد لے کر ھشام بن عبدالملک کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے آپ علیہ السلام کو اذن دینے میں تاخیر سے کام لیا یہاں تک کہ آپ علیہ السلام غمگین ہو گئے اور ھشام

کا ایک حاجب تھا کہ جس کے پاس کثرت دنیا تو تھی مگر لاولد تھا۔ ابو جعفر علیہ السلام اس کے قریب گئے اور اس سے فرمایا کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ مجھے ہشام تک پہنچا دو اور میں تمہیں ایسی دعا تعلیم کروں کہ تم صاحب اولاد ہو جاؤ؟ اس نے عرض کی۔ جی ہاں پس حاجب نے آپ کو ہشام تک پہنچایا اور اس نے آپ کی ساری ضرورتوں کو پورا کیا۔ اور جب آپ علیہ السلام فارغ ہوئے تو حاجب نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! وہ دعا جو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمائی تھی؟ آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ ہاں! ہر دن صبح و شام کہو۔ ستر مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ استغفار کرو اور نو مرتبہ سبحان اللہ کہو اور دسویں مرتبہ استغفار کے ذریعہ ختم کرو۔ پھر اللہ عزوجل کا قول کہو **اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كانَ غَفَّاراً. يُرْسِلِ السَّماءَ عَلَيْكُمْ مِدْراراً. وَ يُمْدِدْكُمْ بِأَمْوالٍ وَ بَنِينَ وَ يَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَ يَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهاراً** میں اللہ سے توبہ چاہتا ہوں اور اپنے ربّ سے (گناہوں) کی معافی مانگتا ہوں۔ اللہ آسمان سے پانی فراوانی سے برساتا ہے اور وہ اولاد اور اسباب سے ہماری مدد فرماتا ہے۔ اس نے باغات اور دریا جاری کیے (نوح10-12) پس حاجب نے یہ پڑھا تو اسے بہت سی اولاد ملی اور وہ اس کے بعد ابو جعفر علیہ السلام اور ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ملا اور سلیمان نے کہا میں نے یہ دعا پڑھی۔ درحالیکہ میں نے اپنے چچا کی بیٹی سے شادی کی ہوئی تھی مگر میری اس سے اولاد موخر تھی۔ اور اسے اپنی اہلیہ کو تعلیم دی۔ تو میرے بیٹا پیدا ہوا اور میں نے گمان کیا کہ عورت جب چاہے حاملہ ہو جائے تب اس دعا کو پڑھے اور میں نے اس دعا کو ہاشمیوں میں سے کئی ایک کو تعلیم کی کہ جن کی اولاد نہ تھی تو اللہ عزوجل نے ان کو بہت سی اولاد عطا فرمائی۔ والحمد اللہ۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ

(عليه السلام) لَا يُولَدُ لِي فَقَالَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ فِي السَّحَرِ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِنْ نَسِيتَهُ فَاقْضِهِ.

6-ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے ،اس نے یعقوب یزید سے ،اس نے محمد بن شعیب سے ،اس نے نضر بن شعیب سے ،اس نے سعید بن یسار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کی۔ میری اولاد نہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا صبح سویرے اپنے رب کے حضور سو مرتبہ استغفار کرو اور اگر تم اسے بھول جاؤ تو قضا کرو۔

7- وَ عَنْهُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) أَنَّهُ شَكَا إِلَيْهِ رَجُلٌ أَنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) إِذَا جَامَعْتَ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ رَزَقْتَنِي ذَكَراً سَمَّيْتُهُ مُحَمَّداً قَالَ فَفَعَلَ ذَلِكَ فَرُزِقَ.

7-اور اس نے ہمارے بہت سے اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے شکوہ کیا کہ اس کی کوئی اولاد نہیں ہے تو اسے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تو جماع کرے تو کہہ۔**اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ رَزَقْتَنِي ذَكَراً سَمَّيْتُهُ مُحَمَّداً** اے اللہ اگر تم نے مجھے بیٹے سے نوازا تو میں اس کا نام محمد رکھوں گا۔راوی کہتا ہے اس شخص نے ایسا کیا تو اسے اولاد ملی۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ أَتَتْ عَلَيَّ سِتُّونَ سَنَةً لَا يُولَدُ لِي فَحَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ ذَلِكَ فَقَالَ لِي أَ وَ لَمْ يُولَدْ لَكَ قُلْتُ لَا قَالَ إِذَا قَدِمْتَ الْعِرَاقَ فَتَزَوَّجِ امْرَأَةً وَ لَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ

سَوْءَاءَ قَالَ قُلْتُ وَ مَا السَّوْءَاءُ قَالَ امْرَأَةٌ فِيهَا قُبْحٌ فَإِنَّهُنَّ أَكْثَرُ أَوْلَاداً وَ ادْعُ بِهَذَا الدُّعَاءِ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يَرْزُقَكَ اللَّهُ ذُكُوراً وَ إِنَاثاً وَ الدُّعَاءُ اللَّهُمَّ لَا تَذَرْنِي فَرْداً وَحِيداً وَحْشاً فَيَقْصُرَ شُكْرِي عَنْ تَفَكُّرِي بَلْ هَبْ لِي أُنْساً وَ عَاقِبَةَ صِدْقٍ ذُكُوراً وَ إِنَاثاً أَسْكُنُ إِلَيْهِمْ مِنَ الْوَحْشَةِ وَ آنَسُ بِهِمْ مِنَ الْوَحْدَةِ وَ أَشْكُرُكَ عَلَى تَمَامِ النِّعْمَةِ يَا وَهَّابُ يَا عَظِيمُ يَا مُعْطِي أَعْطِنِي فِي كُلِّ عَاقِبَةٍ خَيْراً حَتَّى تُبَلِّغَنِي مُنْتَهَى رِضَاكَ عَنِّي فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَ وَفَاءِ الْعَهْدِ.

8-محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے اسماعیل بن عبد الخالق سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہ مجھے ساٹھ سال گزر گئے لیکن میری اولاد نہ ہوئی تب میں نے حج کیا اور ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور میں نے آپ علیہ السلام سے اس کی شکایت کی تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا کیا تمہاری اولاد نہیں ہے؟ میں نے عرض کی۔ نہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم عراق جاؤ تو ایک عورت سے شادی کرو اور تم پر واجب نہیں ہے کہ وہ سواء ہو۔ میں نے عرض کی سواء کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ایسی عورت کہ جس میں قبح ہو کیونکہ وہ زیادہ اولاد پیدا کرنے والی ہوتی ہیں اور اس دعا کے ذریعے دعا مانگو تو مجھے امید ہے کہ تمہیں اللہ عزوجل بہت سے بیٹے اور بیٹیاں عطا فرمائے گا۔ دعا یہ ہے **اللَّهُمَّ لَا تَذَرْنِي فَرْداً وَحِيداً وَحْشاً فَيَقْصُرَ شُكْرِي عَنْ تَفَكُّرِي بَلْ هَبْ لِي أُنْساً وَ عَاقِبَةَ صِدْقٍ ذُكُوراً وَ إِنَاثاً أَسْكُنُ إِلَيْهِمْ مِنَ الْوَحْشَةِ وَ آنَسُ بِهِمْ مِنَ الْوَحْدَةِ وَ أَشْكُرُكَ عَلَى تَمَامِ النِّعْمَةِ يَا وَهَّابُ يَا عَظِيمُ يَا مُعْطِي أَعْطِنِي فِي كُلِّ عَاقِبَةٍ خَيْراً حَتَّى تُبَلِّغَنِي مُنْتَهَى رِضَاكَ عَنِّي فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَ وَفَاءِ الْعَهْدِ** اے اللہ مجھے اکیلا نہ چھوڑنا اور نہ ہی خوف زدہ (رہنے دینا) کیونکہ اس سے میری یاد تیرے لیے گم ہو جائے گی۔

اور تیرا شکر ادا نہیں ہو سکے گا۔ اے اللہ تجھ سے التجا ہے کہ مجھے بیٹے اور بیٹیاں وراثت میں نصیب فرما۔ ایسی اولاد جو میری تسکین کا باعث ہو۔ میرے خوف کو دور کرے۔ میری تنہائی کا خاتمہ ہو سکے اور میرے شکر کرنے کی توفیق، تیری نعمتوں کے شمار میں، تکمیل تک پہنچے۔ یا ربّ عظیم وبلند، بے بہا نعمتیں عطا کرنے والے اور مجھے ہر وارث کی خوشی نصیب فرما۔ یہاں تک کہ تو مجھے وہاں تک لے جا جہاں تک تو مجھ سے راضی ہو جائے۔ میرے الفاظ کی سچائی میں وعدہ پورا کرنے اور عہد و پیمان کی ادائیگی میں۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ شَكَا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ (عليه السلام) سُقْمَهُ وَ أَنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ بِالْأَذَانِ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي سُقْمِي وَ كَثُرَ وُلْدِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ وَ كُنْتُ دَائِمَ الْعِلَّةِ مَا أَنْفَكُّ مِنْهَا فِي نَفْسِي وَ جَمَاعَةِ خَدَمِي وَ عِيَالِي حَتَّى إِنِّي كُنْتُ أَبْقَى وَحْدِي وَ مَا لِي أَحَدٌ يَخْدُمُنِي فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ هِشَامٍ عَمِلْتُ بِهِ فَأَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي وَ عَنْ عِيَالِيَ الْعِلَلَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ.

9- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عباس بن معروف سے، اس نے علی بن مہزیار سے، اس نے محمد بن راشد سے روایت کی ہے کہ مجھے ہشام بن ابراہیم نے بیان کیا کہ اس نے ابو الحسن علیہ السلام سے شکوہ کیا۔ اپنی بیماری کا اور یہ کہ اس کی اولاد نہیں ہے تو آپ علیہ السلام نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنے گھر میں اذان دیتے ہوئے آواز بلند کرے۔ اس نے کہا۔ میں نے ایسا کیا تو اللہ عزوجل نے مجھ سے میری بیماری دور فرمائی اور میری بہت سی اولاد ہو گئی ۔ محمد بن راشد نے کہا۔ میں دائمی مریض تھا اور اس بیماری سے تنہا میں متاثر نہ ہوا بلکہ میرے خدام کی ایک جماعت اور میرے اہل خانہ بھی اس سے نہ بچ سکے اور میں تنہا بچ گیا اور کوئی

میری خدمت کرنے والا نہیں تھا جب میں نے یہ چیز ہشام سے سنی تو میں نے اس پر عمل کیا تب اللہ عزوجل نے مجھ سے اور میرے اہل وعیال سے بیماری کو ٹالا۔ والحمد اللہ۔

10- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمُلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ بِالرَّبَذَةِ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَمْ أُرْزَقْ وَلَداً فَقَالَ لَهُ إِذَا رَجَعْتَ إِلَى بِلَادِكَ وَ أَرَدْتَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَكَ فَاقْرَأْ إِذَا أَرَدْتَ ذَلِكَ وَ ذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغاضِباً فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنادى فِي الظُّلُماتِ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ إِلَى ثَلَاثِ آيَاتٍ فَإِنَّكَ سَتُرْزَقُ وَلَداً إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

10- احمد بن محمد عاصمی نے علی بن الحسن تیملی سے، اس نے عمرو بن عثمان سے، اس نے ابو جمیلہ سے روایت کی ہے کہ ربذہ میں اہل خراسان میں سے ایک شخص نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں مجھے اولاد نہیں ملی تو آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا! جب تو اپنے علاقہ میں واپس جائے اور ارادہ کرے کہ اپنی اہلیہ کے پاس جائے تو اس ارادے کے وقت پڑھنا۔ **ذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغاضِباً فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنادى فِي الظُّلُماتِ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ** جب مچھلی کے ہمراہی نے غضب میں آکر اپنا راستہ لیا اور گمان کیا کہ اس کی خبر نہیں لی جائے گی۔ تب اس نے اندھیروں سے پکارا۔ میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو ہر عیب سے مبراء اور پاک ہے۔ میں ان میں سے قرار پایا جنھوں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ (سورۃ انبیآء 88 تا 91) تین آیات تک تو انشاء اللہ تمہیں جلد بیٹا عطا ہو گا۔

11- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمْ يُولَدْ لِي شَيْءٌ قَطُّ وَ خَرَجْتُ إِلَى مَكَّةَ وَ مَا لِي وَلَدٌ فَلَقِيَنِي إِنْسَانٌ فَبَشَّرَنِي بِغُلَامٍ فَمَضَيْتُ وَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ (عليه السلام) بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا صِرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ لِي كَيْفَ أَنْتَ وَ كَيْفَ وَلَدُكَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ خَرَجْتُ وَ مَا لِي وَلَدٌ فَلَقِيَنِي جَارٌ لِي فَقَالَ لِي قَدْ وُلِدَ لَكَ غُلَامٌ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ سَمَّيْتَهُ قُلْتُ لَا قَالَ سَمِّهِ عَلِيّاً فَإِنَّ أَبِي كَانَ إِذَا أَبْطَأَتْ عَلَيْهِ جَارِيَةٌ مِنْ جَوَارِيهِ قَالَ لَهَا يَا فُلَانَةُ انْوِي عَلِيّاً فَلَا تَلْبَثُ أَنْ تَحْمِلَ فَتَلِدَ غُلَاماً.

11- ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے موسیٰ بن جعفر سے، اس نے عمرو بن سعید سے، اس نے محمد بن عمرو سے روایت کی ہے کہ میری قطعاً کوئی اولاد نہ ہوئی اور میں مکہ کی طرف نکل گیا اور میرا کوئی بیٹا نہ تھا پس مجھے ایک انسان ملا کہ جس نے مجھے لڑکے کی بشارت دی۔ میں چل پڑا اور ابوالحسن علیہ السلام سے مدینہ میں مشرف با زیارت ہوا جب میں آپ کے سامنے حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا! تم کیسے ہو اور تمہارا بیٹا کیسا ہے؟ میں نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! میں نکلا تھا تو میرا کوئی بیٹا نہ تھا پس مجھے میرا ہمسایہ ملا تو اس نے مجھے کہا۔ تمہارا بیٹا پیدا ہوا ہے پس آپ علیہ السلام نے تبسم فرمایا۔ اور پھر فرمایا کیا تو نے اس کا نام رکھا ہے۔ میں نے عرض کی نہیں فرمایا۔ اس کا نام علی رکھنا۔ کیونکہ میرے بابا علیہ السلام کی جس لونڈی کی اولاد میں تاخیر ہوتی تو اسے فرماتے۔ اے فلانہ علی کی نیت کر پس وقت نہ گزرتا تھا کہ وہ حاملہ ہو کر لڑکا جنتی تھی۔

12- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) قَالَ إِذَا أَرَدْتَ

الْوَلَدَ فَقُلْ عِنْدَ الْجِمَاعِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي وَلَداً وَ اجْعَلْهُ تَقِيّاً لَيْسَ فِي خَلْقِهِ زِيَادَةٌ وَ لَا نُقْصَانٌ وَ اجْعَلْ عَاقِبَتَهُ إِلَى خَيْرٍ.

12- حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم اولاد کا ارادہ کرو تو جماع کے وقت کہو۔ **اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي وَلَداً وَ اجْعَلْهُ تَقِيّاً لَيْسَ فِي خَلْقِهِ زِيَادَةٌ وَ لَا نُقْصَانٌ وَ اجْعَلْ عَاقِبَتَهُ إِلَى خَيْرٍ** اے اللہ مجھے بیٹا عطا فرما اور اسے نیک قرار دے، کسی عضو کے کم یا زیادہ ہونے سے اور اس کے مقدر میں بھلائی قرار دے۔

باب مَنْ كَانَ لَهُ حَمْلٌ فَنَوَى أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّداً أَوْ عَلِيّاً وُلِدَ لَهُ ذَكَرٌ وَ الدُّعَاءِ لِذَلِكَ

جس کی عورت حاملہ ہو اگر وہ نیت کرے کہ بچے کا نام محمد یا علی رکھے گا تو اسے بیٹا پیدا ہو گا اور اس کی دعا

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ إِذَا كَانَ بِامْرَأَةِ أَحَدِكُمْ حَبَلٌ فَأَتَى عَلَيْهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ بِهَا الْقِبْلَةَ وَ لْيَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَ لْيَضْرِبْ عَلَى جَنْبِهَا وَ لْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ سَمَّيْتُهُ مُحَمَّداً فَإِنَّهُ يَجْعَلُهُ غُلَاماً

فَإِنْ وَفَى بِالِاسْمِ بَارَكَ اللَّهُ لَهُ فِيهِ وَ إِنْ رَجَعَ عَنِ الِاسْمِ كَانَ لِلَّهِ فِيهِ الْخِيَارُ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی نجران سے، اس نے حسین بن احمد منقری سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کی بھی بیوی کو حمل ہو اور اس پر چار مہینے گزر جائیں تو اسے چاہیے کہ اسے قبلہ رخ لٹا کر آیۃ الکرسی پڑھے اور اس کی ایک جانب تھپکی لگائے اور کہے۔ **اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ سَمَّيْتُهُ مُحَمَّداً** اے اللہ! میں نے اس کا نام محمد رکھ دیا۔ تو اللہ عزوجل یقیناً اسے لڑکا قرار دے گا۔ پس اب اگر اس شخص نے نام رکھنے کے وعدے میں وفا کی تو اللہ عزوجل اس لڑکے میں اسے برکت عطا فرمائے گا اور اگر اس نے نام رکھنے سے منہ موڑا تو اس میں اللہ عزوجل کو اختیار ہے چاہے تو اس کا مواخذہ کر لے اور اگر چاہے تو اسے چھوڑ دے۔

2- عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ ابْنُ غَيْلَانَ الْمَدَائِنِيُّ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (عليه السلام) فَقَالَ لَهُ ابْنُ غَيْلَانَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ مَنْ كَانَ لَهُ حَمْلٌ فَنَوَى أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّداً وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ حَمْلٌ فَنَوَى أَنْ يُسَمِّيَهُ عَلِيّاً وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ مُحَمَّدٌ وَ مُحَمَّدٌ عَلِيٌّ شَيْئاً وَاحِداً قَالَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي خَلَّفْتُ امْرَأَتِي وَ بِهَا حَبَلٌ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَهُ غُلَاماً فَأَطْرَقَ إِلَى الْأَرْضِ طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ سَمِّهِ عَلِيّاً فَإِنَّهُ أَطْوَلُ لِعُمُرِهِ فَدَخَلْنَا مَكَّةَ فَوَافَانَا كِتَابٌ مِنَ الْمَدَائِنِ أَنَّهُ قَدْ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ.

2-اس نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے حسین بن سعید سے روایت کی ہے کہ میں اور ابن غیلان مدائنی ابو الحسن رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ابن غیلان نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ اللہ آپ علیہ السلام کے امور میں اصلاح قائم فرمائے۔ مجھ تک پہنچا ہے کہ جس کی عورت حاملہ ہو اگر وہ نیت کرے کہ اس کا نام محمد رکھے گا تو اس کے بیٹا پیدا ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا جس کی عورت حاملہ ہو اور وہ نیت کرے کہ اس کا نام علی رکھے گا تو اس کے بھی بیٹا پیدا ہو گا۔ پھر فرمایا۔ علی محمد ہیں اور محمد علی ہیں ایک چیز ہے۔ اس نے عرض کی۔ اللہ عزوجل آپ کے امور میں اصلاح قائم فرمائے۔ میں نے اپنے پیچھے اپنی بیوی کو چھوڑا کہ اسے حمل تھا۔ پس آپ علیہ اسلام اللہ تعالی سے دعا کریں کہ اسے لڑکا قرار دے پس آپ علیہ السلام کافی دیر زمین کی طرف دیکھتے رہے۔ پھر اپنا سر اٹھایا اور اس سے فرمایا۔ اس کا نام علی رکھنا کیونکہ یہ اس کی طول عمری کیلئے بہتر ہے۔ پس ہم مکہ میں داخل ہوئے تو ہمیں مدائن سے ایک پیغام پہنچا کہ اس کا بیٹا پیدا ہوا ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يُحْمَلُ لَهُ حَمْلٌ فَيَنْوِي أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّداً إِلَّا كَانَ ذَكَراً إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَ قَالَ هَاهُنَا ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ وَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) فِي حَدِيثٍ آخَرَ يَأْخُذُ بِيَدِهَا وَ يَسْتَقْبِلُ بِهَا الْقِبْلَةَ عِنْدَ الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ وَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي سَمَّيْتُهُ مُحَمَّداً وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ وَ إِنْ حَوَّلَ اسْمَهُ أُخِذَ مِنْهُ.

3-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو بھی شخص کہ جس

کی عورت کو حمل ہو نیت کرے کہ اس کا (مولود کا) نام محمد رکھے گا مگر یہ کہ اس کے بچہ پیدا ہو گا۔ انشاء اللہ اور فرمایا یہاں تین ہیں سب کے سب محمد محمد محمد ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا۔ چوتھے مہینے اس کے (عورت کے) ہاتھ سے پکڑے اور اسے قبلہ رخ کرے اور کہے۔ **اللَّهُمَّ إِنِّي سَمَّيْتُهُ مُحَمَّداً** اے اللہ! میں نے اس کا نام محمد رکھ دیا۔ اس کے بیٹا پیدا ہو گا اگر اس نے اس کا نام تبدیل کیا تو اس سے واپس لے لیا جائے گا۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) مَنْ كَانَ لَهُ حَمْلٌ فَنَوَى أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّداً أَوْ عَلِيّاً وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ.

4- ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے اپنے کسی دوست سے، اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کی عورت کو حمل ہو اور وہ نیت کرے کہ اس کا نام (مولود کا) محمد یا علی رکھے گا تو اس کے بیٹا پیدا ہو گا۔

باب بَدْءِ خَلْقِ الْإِنْسَانِ وَ تَقَلُّبِهِ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

انسان کی خلقت کی ابتداء اور اس کا اپنی ماں کے پیٹ میں کروٹیں لینا

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَلَّامِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (عليه السلام) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مُخَلَّقَةٍ وَ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ فَقَالَ الْمُخَلَّقَةُ هُمُ الذَّرُّ

الَّذِينَ خَلَقَهُمُ اللَّهُ فِي صُلْبِ آدَمَ (عليه السلام) أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ ثُمَّ أَجْرَاهُمْ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ وَ أَرْحَامِ النِّسَاءِ وَ هُمُ الَّذِينَ يَخْرُجُونَ إِلَى الدُّنْيَا حَتَّى يُسْأَلُوا عَنِ الْمِيثَاقِ وَ أَمَّا قَوْلُهُ وَ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ فَهُمْ كُلُّ نَسَمَةٍ لَمْ يَخْلُقْهُمُ اللَّهُ فِي صُلْبِ آدَمَ (عليه السلام) حِينَ خَلَقَ الذَّرَّ وَ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ وَ هُمُ النُّطَفُ مِنَ الْعَزْلِ وَ السِّقْطُ قَبْلَ أَنْ يُنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ وَ الْحَيَاةُ وَ الْبَقَاءُ.

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اور علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، ایک ساتھ، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے محمد بن نعمان سے، اس نے سلام بن مستنیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ عزوجل کے قول: صورت دیا گیا اور بے نقشہ (حج 5) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا صورت دیا گیا وہ ذریت ہے کہ جنہیں اللہ عزوجل نے صلب آدم میں خلق کیا پھر ان سے میثاق لیا پھر انہیں مردوں کی صلبوں اور عورتوں کے ارحام میں جاری کیا اور وہی تو ہیں کہ جو دنیا کی طرف آئیں گے اور ان سے میثاق کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اللہ عزوجل کا قول بے نقشہ پس وہ ایسی چیز ہیں کہ جنہیں اللہ عزوجل نے صلب آدم علیہ السلام میں خلق نہ فرمایا جب ذریت خلق کی گئی اور ان سے میثاق لیا گیا اور وہ ایسے نطفے ہیں کہ جو باہر گرا دیئے جائیں یا ساقط ہو جائیں اس سے پہلے کہ ان میں روح پھونکی جائے یا زندگی ملے یا باقی رہیں۔

2- عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَحَدِهِمَا (عليهما السلام) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَعْلَمُ ما تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثى وَ ما تَغِيضُ الْأَرْحامُ وَ ما تَزْدادُ قَالَ الْغَيْضُ كُلُّ حَمْلٍ دُونَ تِسْعَةِ أَشْهُرٍ وَ مَا تَزْدَادُ كُلُّ شَيْءٍ يَزْدَادُ عَلَى تِسْعَةِ أَشْهُرٍ فَكُلَّمَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ الدَّمَ الْخَالِصَ فِي حَمْلِهَا فَإِنَّهَا تَزْدَادُ بِعَدَدِ الْأَيَّامِ الَّتِي رَأَتْ فِي حَمْلِهَا مِنَ الدَّمِ.

2-اس نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے حریز سے، اس نے ذکر کرنے والے سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے اللہ عزوجل کے قول وہ جانتا ہے اس کو بھی جو ہر مادہ اٹھاتی ہے اور پیٹ (حمل) کا گھٹنا بڑھنا بھی (رعد 8) کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ گھٹنے سے مراد ہر وہ حمل ہے کہ جو نو ماہ سے کم ہو اور بڑھنے میں جو بڑھا ہوا ہو گا وہ نو ماہ کے اوپر ہو گا، پس جب بھی عورت خالص خون دیکھے اپنے حمل میں تو یہ ایام کو بڑھاتا ہے کہ جن میں اس نے خون دیکھا۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (عليه السلام) يَقُولُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عليه السلام) إِنَّ النُّطْفَةَ تَكُونُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ يَوْماً ثُمَّ تَصِيرُ عَلَقَةً أَرْبَعِينَ يَوْماً ثُمَّ تَصِيرُ مُضْغَةً أَرْبَعِينَ يَوْماً فَإِذَا كَمَلَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ بَعَثَ اللَّهُ مَلَكَيْنِ خَلَّاقَيْنِ فَيَقُولَانِ يَا رَبِّ مَا تَخْلُقُ ذَكَراً أَوْ أُنْثَى فَيُؤْمَرَانِ فَيَقُولَانِ يَا رَبِّ شَقِيّاً أَوْ سَعِيداً فَيُؤْمَرَانِ فَيَقُولَانِ يَا رَبِّ مَا أَجَلُهُ وَ مَا رِزْقُهُ وَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ حَالِهِ وَ عَدَّدَ مِنْ ذَلِكَ أَشْيَاءَ وَ يَكْتُبَانِ الْمِيثَاقَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا أَكْمَلَ اللَّهُ لَهُ الْأَجَلَ بَعَثَ اللَّهُ مَلَكاً فَزَجَرَهُ زَجْرَةً فَيَخْرُجُ وَ قَدْ نَسِيَ الْمِيثَاقَ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ فَقُلْتُ لَهُ أَ فَيَجُوزُ أَنْ يَدْعُوَ اللَّهَ فَيُحَوِّلَ الْأُنْثَى ذَكَراً وَ الذَّكَرَ أُنْثَى فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ.

3-محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضا علیہ السلام سے سنا کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ نطفہ رحم میں چالیس دن رہتا ہے پھر چالیس دن علقہ بن جاتا ہے پھر چالیس دن مضغتہ بن جاتا ہے اور جب چار ماہ مکمل ہو جاتے ہیں تو اللہ عزوجل خلق کرنے والے دو فرشتے بھیجتا ہے تو وہ عرض

کرتے ہیں۔ اے پالنے والے! کیا خلق کرنا چاہتا ہے مذکر یا مونث؟ تو انہیں حکم ملتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ اے رب! مشقی ہو یا سعید؟ تو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ اے رب! اس کی مدت کتنی اور اس کا رزق کتنا ہے اور ہر چیز اس کے احوال میں سے اور ان اشیاء کا عدد۔ اور وہ اس کی آنکھوں کے درمیان میثاق کو لکھ دیتے ہیں۔ اور جب اللہ عزوجل اس کی مدت پوری کر دیتا ہے تو اللہ عزوجل ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اسے جھڑکتا ہے تو وہ باہر نکل آتا ہے اور میثاق بھول جاتا ہے حسن بن جہم نے کہا۔ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا جائز ہے کہ اللہ عزوجل سے دعا مانگی جائے اور اللہ عزوجل مونث کو مذکر اور مذکر کو مونث کر دے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ عزوجل جو چاہے کر سکتا ہے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ النُّطْفَةَ الَّتِي مِمَّا أَخَذَ عَلَيْهَا الْمِيثَاقَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَوْ مَا يَبْدُو لَهُ فِيهِ وَ يَجْعَلَهَا فِي الرَّحِمِ حَرَّكَ الرَّجُلَ لِلْجِمَاعِ وَ أَوْحَى إِلَى الرَّحِمِ أَنِ افْتَحِي بَابَكِ حَتَّى يَلِجَ فِيكِ خَلْقِي وَ قَضَائِيَ النَّافِذُ وَ قَدَرِي فَتَفْتَحُ الرَّحِمُ بَابَهَا فَتَصِلُ النُّطْفَةُ إِلَى الرَّحِمِ فَتَرَدَّدُ فِيهِ أَرْبَعِينَ يَوْماً ثُمَّ تَصِيرُ عَلَقَةً أَرْبَعِينَ يَوْماً ثُمَّ تَصِيرُ مُضْغَةً أَرْبَعِينَ يَوْماً ثُمَّ تَصِيرُ لَحْماً تَجْرِي فِيهِ عُرُوقٌ مُشْتَبِكَةٌ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكَيْنِ خَلَّاقَيْنِ يَخْلُقَانِ فِي الْأَرْحَامِ مَا يَشَاءُ اللَّهُ فَيَقْتَحِمَانِ فِي بَطْنِ الْمَرْأَةِ مِنْ فَمِ الْمَرْأَةِ فَيَصِلَانِ إِلَى الرَّحِمِ وَ فِيهَا الرُّوحُ الْقَدِيمَةُ الْمَنْقُولَةُ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ وَ أَرْحَامِ النِّسَاءِ فَيَنْفُخَانِ فِيهَا رُوحَ الْحَيَاةِ وَ الْبَقَاءِ وَ يَشُقَّانِ لَهُ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ جَمِيعَ الْجَوَارِحِ وَ جَمِيعَ مَا فِي الْبَطْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ثُمَّ يُوحِي اللَّهُ إِلَى الْمَلَكَيْنِ اكْتُبَا عَلَيْهِ قَضَائِي وَ قَدَرِي وَ نَافِذَ أَمْرِي وَ اشْتَرِطَا لِيَ الْبَدَاءَ فِيمَا تَكْتُبَانِ فَيَقُولَانِ يَا رَبِّ مَا نَكْتُبُ فَيُوحِي اللَّهُ إِلَيْهِمَا أَنِ ارْفَعَا رُءُوسَكُمَا إِلَى رَأْسِ أُمِّهِ فَيَرْفَعَانِ رُءُوسَهُمَا فَإِذَا اللَّوْحُ يَقْرَعُ جَبْهَةَ أُمِّهِ فَيَنْظُرَانِ

فِيهِ فَيَجِدَانِ فِي اللَّوْحِ صُورَتَهُ وَ زِينَتَهُ وَ أَجَلَهُ وَ مِيثَاقَهُ شَقِيّاً أَوْ سَعِيداً وَ جَمِيعَ شَأْنِهِ قَالَ فَيُمْلِي أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فَيَكْتُبَانِ جَمِيعَ مَا فِي اللَّوْحِ وَ يَشْتَرِطَانِ الْبَدَاءَ فِيمَا يَكْتُبَانِ ثُمَّ يَخْتِمَانِ الْكِتَابَ وَ يَجْعَلَانِهِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ يُقِيمَانِهِ قَائِماً فِي بَطْنِ أُمِّهِ قَالَ فَرُبَّمَا عَتَا فَانْقَلَبَ وَ لَا يَكُونُ ذَلِكَ إِلَّا فِي كُلِّ عَاتٍ أَوْ مَارِدٍ وَ إِذَا بَلَغَ أَوَانُ خُرُوجِ الْوَلَدِ تَامّاً أَوْ غَيْرَ تَامٍّ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى الرَّحِمِ أَنِ افْتَحِي بَابَكِ حَتَّى يَخْرُجَ خَلْقِي إِلَى أَرْضِي وَ يَنْفُذَ فِيهِ أَمْرِي فَقَدْ بَلَغَ أَوَانُ خُرُوجِهِ قَالَ فَيَفْتَحُ الرَّحِمُ بَابَ الْوَلَدِ فَيَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكاً يُقَالُ لَهُ زَاجِرٌ فَيَزْجُرُهُ زَجْرَةً فَيَفْزَعُ مِنْهَا الْوَلَدُ فَيَنْقَلِبُ فَيَصِيرُ رِجْلَاهُ فَوْقَ رَأْسِهِ وَ رَأْسُهُ فِي أَسْفَلِ الْبَطْنِ لِيُسَهِّلَ اللَّهُ عَلَى الْمَرْأَةِ وَ عَلَى الْوَلَدِ الْخُرُوجَ قَالَ فَإِذَا احْتُبِسَ زَجَرَهُ الْمَلَكُ زَجْرَةً أُخْرَى فَيَفْزَعُ مِنْهَا فَيَسْقُطُ الْوَلَدُ إِلَى الْأَرْضِ بَاكِياً فَزِعاً مِنَ الزَّجْرَةِ.

4- محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اور علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے ایک ساتھ، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ جب چاہتا ہے کہ اس نطفے کو خلق کرے کہ جس سے اس نے صلب آدم علیہ السلام میں میثاق لیا تھا یا جس کی ادھوری خلقت کرنا چاہتا ہے اور اسے رحم میں رکھنا چاہتا ہے تو آدمی کو جماع کیلئے متحرک کرتا ہے اور رحم کی طرف وحی کرتا ہے کہ اپنا دروازہ کھول یہاں تک کہ تجھ میں میری مخلوق اور قضاء و قدر داخل ہو۔ پس رحم اپنا دروازہ کھولتی ہے تو نطفہ رحم تک پہنچ جاتا ہے اور اس میں چالیس دن تک الٹ پلٹ ہوتا رہتا ہے پھر چالیس دن تک علقہ بن جاتا ہے پھر چالیس دن تک مضغہ بن جاتا ہے پھر گوشت بن جاتا ہے کہ جس میں رگوں کا ایک باہم جال بچھا ہوتا ہے۔ پھر اللہ عزوجل خلق کرنے والے دو فرشتے روانہ کرتا ہے جو رحم میں تخلیق کرتے ہیں جیسے اللہ چاہتا ہے وہ عورت کے پیٹ میں اس کے منہ سے

داخل ہوتے ہیں اور رحم تک پہنچتے ہیں اور اس میں وہ قدیم روح ہوتی ہے جو مردوں کے صلبوں اور عورتوں کے رحموں میں سے نقل ہوتی رہی ہے پس وہ اس میں زندگی اور بقاء کی روح پھونکتے ہیں اور پھر وہ اس کیلئے کان، آنکھیں اور تمام اعضاء جوارح اگاتے ہیں اور وہ کہ جو پیٹ میں ہوتا ہے اللہ عزوجل کے حکم سے، پھر اللہ عزوجل دونوں فرشتوں کی طرف وحی کرتا ہے کہ اس کے بارے میں میری قضاء و قدر اور نافذ امر کو لکھو اور جو تم لکھو اس میں میری طرف سے بداء کی شرط بھی لگانا۔ تب وہ دونوں کہتے ہیں۔ اے رب! ہم کیا لکھیں؟ تو اللہ عزوجل ان کی طرف وحی کرتا ہے کہ تم اپنے سر اس کی ماں کے سر کی طرف بلند کرو وہ اپنا سر بلند کرتے ہیں تو اس کی ماں کی پیشانی میں ایک لوح ظاہر ہوتی ہے، تب وہ دونوں اس میں دیکھتے ہیں تو لوح میں اسکی صورت، زینت، موت، اور میثاق، شقی یا سعید اور اس کی سب چیزیں دیکھتے ہیں۔ فرمایا پس ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی سے تیزی کرتا ہے اور وہ دونوں لوح میں موجود ہر چیز کو لکھ دیتے ہیں اور جو لکھتے ہیں اس پر بداء (خدا جب چاہے تبدیل کر سکتا ہے اور وہ اس کی غلطی نہ ہوگی) کی شرط لگا دیتے ہیں پھر وہ اس کتاب پر مہر لگاتے ہیں اور اسے ان کی آنکھوں کے درمیان رکھ دیتے ہیں پھر وہ اسے اسکی ماں کے بطن میں کھڑی حالت میں مقیم کرتے ہیں اور جب بسا اوقات وہ حد سے تجاوز کرتا ہے تو کروٹ لیتا ہے اور ایسا ہرگز نہیں ہوتا مگر یہ کہ ہر سرکش اور نافرمان میں ہوتا ہے اور جب بچے کے باہر نکلنے کا وقت آتا ہے مکمل یا نامکمل حالت میں تو اللہ عزوجل رحم کی طرف وحی فرماتا ہے کہ تم اپنا دروازہ کھولو تاکہ میری مخلوق میری زمین پر جائے اور اس پر میرا امر نافذ ہو اور باہر نکلنے کا وقت آن پہنچا ہے پس رحم بچے والا دروازہ کھولتی ہے اور اللہ عزوجل ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جسے زاجر (جھڑکنے والا) کہا جاتا ہے وہ اس بچے کو جھڑکتا ہے جس سے بچہ خوف زدہ ہوتا ہے اور کروٹ لیتا ہے تو اس کے پاؤں اس کے سر پر ہو جاتے ہیں اور اس کا سر پیٹ کے نچلے حصے

کی جانب ہو جاتا ہے تاکہ اللہ عزوجل عورت پر اور بچے پر خروج کو آسان فرمادے۔ فرمایا اور جب فرشتہ اس کو دوسری جھڑک دیتا ہے تو بچہ روتے ہوئے اس جھڑک سے ڈرتا ہے اور زمین پر گر پڑتا ہے۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (عليه السلام) عَنِ الْخَلْقِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ مِنْ طِينٍ أَفَاضَ بِهَا كَإِفَاضَةِ الْقِدَاحِ فَأَخْرَجَ الْمُسْلِمَ فَجَعَلَهُ سَعِيداً وَ جَعَلَ الْكَافِرَ شَقِيّاً فَإِذَا وَقَعَتِ النُّطْفَةُ تَلَقَّتْهَا الْمَلَائِكَةُ فَصَوَّرُوهَا ثُمَّ قَالُوا يَا رَبِّ أَ ذَكَراً أَوْ أُنْثَى فَيَقُولُ الرَّبُّ جَلَّ جَلَالُهُ أَيَّ ذَلِكَ شَاءَ فَيَقُولَانِ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ تُوضَعُ فِي بَطْنِهَا فَتَرَدَّدُ تِسْعَةَ أَيَّامٍ فِي كُلِّ عِرْقٍ وَ مَفْصِلٍ وَ مِنْهَا لِلرَّحِمِ ثَلَاثَةُ أَقْفَالٍ قُفْلٌ فِي أَعْلَاهَا مِمَّا يَلِي أَعْلَى الصُّرَّةِ مِنَ الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ وَ الْقُفْلُ الْآخَرُ وَسَطَهَا وَ الْقُفْلُ الْآخَرُ أَسْفَلَ مِنَ الرَّحِمِ فَيُوضَعُ بَعْدَ تِسْعَةِ أَيَّامٍ فِي الْقُفْلِ الْأَعْلَى فَيَمْكُثُ فِيهِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ فَعِنْدَ ذَلِكَ يُصِيبُ الْمَرْأَةَ خُبْثُ النَّفْسِ وَ التَّهَوُّعُ ثُمَّ يَنْزِلُ إِلَى الْقُفْلِ الْأَوْسَطِ فَيَمْكُثُ فِيهِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَ صُرَّةُ الصَّبِيِّ فِيهَا مَجْمَعُ الْعُرُوقِ وَ عُرُوقُ الْمَرْأَةِ كُلُّهَا مِنْهَا يَدْخُلُ طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ مِنْ تِلْكَ الْعُرُوقِ ثُمَّ يَنْزِلُ إِلَى الْقُفْلِ الْأَسْفَلِ فَيَمْكُثُ فِيهِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ فَذَلِكَ تِسْعَةُ أَشْهُرٍ ثُمَّ تُطْلَقُ الْمَرْأَةُ فَكُلَّمَا طُلِقَتْ انْقَطَعَ عِرْقٌ مِنْ صُرَّةِ الصَّبِيِّ فَأَصَابَهَا ذَلِكَ الْوَجَعُ وَ يَدُهُ عَلَى صُرَّتِهِ حَتَّى يَقَعَ إِلَى الْأَرْضِ وَ يَدُهُ مَبْسُوطَةٌ فَيَكُونُ رِزْقُهُ حِينَئِذٍ مِنْ فِيهِ.

5- محمد بن یحیی نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا خلقت کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب اللہ عزوجل مٹی سے مخلوق پیدا کرتا ہے تو اللہ عزوجل

ایسے ملاتا ہے جیسے تیروں کو ملایا جاتا ہے پس اللہ عزوجل مسلم کو نکالتا ہے اور اسے خوش بخت قرار دیتا ہے اور کافر کو نکالتا ہے اور اسے بدبخت قرار دیتا ہے۔اور جب وہ نطفہ بنتا ہے تو اس سے ملائکہ ملتے ہیں اور اسکی تصویر بناتے ہیں پھر وہ کہتے ہیں اے پالنے والے! مذکر یا موئنث؟ پھر اللہ عزوجل جو چاہتا ہے فرماتا ہے پس وہ دونوں کہتے ہیں تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔ پھر وہ اسے عورت کے پیٹ میں رکھ دیتے ہیں پس وہ نو دن تک ہر رگ اور جوڑ میں گھومتا ہے اور اس میں سے رحم کے لیے تین تالے ہوتے ہیں اس کے اوپر والے حصے میں ایک تالا کہ جس کے بعد دائیں جانب ایک تھیلی ہوتی ہے دوسرا تالا اس کے وسط میں اور تیسرا تالا رحم کے سب سے نچلے حصے میں ہوتا ہے نو دنوں کے بعد اسے اوپر والے تالے میں رکھا جاتا ہے پس وہ اس میں تین ماہ تک رہتا ہے اس وقت عورت کو گھبراہٹ اور قے وغیرہ لگ جاتی ہے پھر بچہ درمیان والے تالے میں آجاتا ہے اوراس میں تین مہینے رکتا ہے اور اسی میں بچے کی تھیلی ہوتی ہے جس میں رگوں کا ایک مجموعہ ہوتا ہے اور عورت کی تمام رگیں اس میں ہوتی ہیں۔انہی رگوں میں سے اس کا کھانا اور پینا داخل ہوتا ہے پھر بچہ نیچے والے تالے میں اترتا ہے اور اس میں تین ماہ رکتا ہے پھر جب عورت کو دردزہ شروع ہوتا ہے تو اسکی رگ بچے کی تھیلی سے کٹ جاتی ہے اور عورت کوری کا درد ہوتا ہے اور بچے کا ہاتھ اس کی تھیلی پر ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ زمین پر آجاتا ہے اوراس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوتے ہیں اوراس کا رزق اس وقت اسمیں ہوتا ہے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) جُعِلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يَدْعُو لِلْحُبْلَى أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ مَا فِي بَطْنِهَا ذَكَراً سَوِيّاً قَالَ يَدْعُو مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنَّهُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً نُطْفَةٌ وَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً عَلَقَةٌ وَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً مُضْغَةٌ فَذَلِكَ تَمَامُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ثُمَّ يَبْعَثُ

اللَّهُ مَلَكَيْنِ خَلَّاقَيْنِ فَيَقُولَانِ يَا رَبِّ مَا نَخْلُقُ ذَكَراً أَمْ أُنْثَى شَقِيّاً أَوْ سَعِيداً فَيُقَالُ ذَلِكَ فَيَقُولَانِ يَا رَبِّ مَا رِزْقُهُ وَ مَا أَجَلُهُ وَ مَا مُدَّتُهُ فَيُقَالُ ذَلِكَ وَ مِيثَاقُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَ لَا يَزَالُ مُنْتَصِباً فِي بَطْنِ أُمِّهِ حَتَّى إِذَا دَنَا خُرُوجُهُ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ مَلَكاً فَزَجَرَهُ زَجْرَةً فَيَخْرُجُ وَ يَنْسَى الْمِيثَاقَ.

6- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن الحسین سے اس نے محمد بن اسماعیل سے یا اس کے علاوہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! ایک شخص حاملہ کے لیے دعا کرتا ہے کہ اللہ عزوجل جو اس کے پیٹ میں ہے اسے خوبصورت مذکر (لڑکا) قرار فرمائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا حمل کے پہلے چار مہینے جو چاہے دعا مانگے کیونکہ چالیس راتیں نطفہ ہوتا ہے اور چالیس راتیں علقہ ہوتا ہے اور چالیس راتیں مضغہ ہوتا ہے اور یہ سارے چار مہینے بنتے ہیں پھر اللہ عزوجل خلق کرنے والے دو فرشتوں کو بھیجتا ہے جو کہتے ہیں پالنے والے! ہم کیا بنائیں مذکر یا مونث؟ شقی یا سعید ؟ تو انہیں بتا دیا جاتا ہے اس کا میثاق اسکی آنکھوں کے درمیان ہوتا ہے وہ ان کی طرف دیکھتا ہے پس اسکے بعد وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہی رہتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے باہر نکلنے کا وقت آتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اسے جھڑکتا ہے تو وہ باہر نکلتا ہے اور میثاق کو بھول جاتا ہے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (عليه السلام) يَقُولُ إِذَا وَقَعَتِ النُّطْفَةُ فِي الرَّحِمِ اسْتَقَرَّتْ فِيهَا أَرْبَعِينَ يَوْماً وَ تَكُونُ عَلَقَةً أَرْبَعِينَ يَوْماً وَ تَكُونُ مُضْغَةً أَرْبَعِينَ يَوْماً ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكَيْنِ خَلَّاقَيْنِ فَيُقَالُ لَهُمَا اخْلُقَا كَمَا يُرِيدُ اللَّهُ ذَكَراً أَوْ أُنْثَى صَوِّرَاهُ وَ اكْتُبَا أَجَلَهُ وَ رِزْقَهُ وَ مَنِيَّتَهُ وَ شَقِيّاً أَوْ سَعِيداً وَ اكْتُبَا لِلَّهِ

الْمِيثَاقَ الَّذِي أَخَذَهُ عَلَيْهِ فِي الذَّرِّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا دَنَا خُرُوجُهُ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكاً يُقَالُ لَهُ زَاجِرٌ فَيَزْجُرُهُ فَيَفْزَعُ فَزَعاً فَيَنْسَى الْمِيثَاقَ وَ يَقَعُ إِلَى الْأَرْضِ يَبْكِي مِنْ زَجْرَةِ الْمَلَكِ.

7- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اور علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابن رئاب سے اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا انہوں (علیہ السلام) نے فرمایا جب رحم میں نطفہ جاتا ہے تو اس میں چالیس دن ٹھہرتا ہے اور چالیس دن علقہ بن جاتا ہے اور چالیس دن مضغہ بن جاتا ہے پھر اللہ عزوجل خلق کرنے والے دو فرشتوں کو بھیجتا ہے اور انہیں کہا جاتا ہے کہ اس کی شکل و صورت جیسے اللہ عزوجل چاہتا ہے مذکر یا موئنث بناؤ۔ اور وہ لکھتے ہیں اس کی عمر، اس کا رزق اور اسکی موت اور اس کا شقی ہونا یا سعید ہونا اور لکھتے ہیں اسکا وہ میثاق جو اللہ عزوجل نے اس سے لیا تھا عالم ذّر میں اس کی آنکھوں کے درمیان اور پھر جب اس کا اسکی ماں کے پیٹ سے باہر نکلنا قریب آتا ہے تو اللہ عزوجل اسکی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جسے زاجر (جھڑکنے والا) کہا جاتا ہے پس وہ اس بچے کو جھڑکتا ہے پس وہ بچہ بہت خوف زدہ ہوتا ہے اور میثاق بھول جاتا ہے اور زمین پر آن گرتا ہے اور فرشتے کی جھڑک سے رونے لگتا ہے۔

باب أَكْثَرِ مَا تَلِدُ الْمَرْأَةُ

عورت ایک سے زیادہ جنتی ہے

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُمَرَ عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام)

قَالَ إِنَّ لِلرَّحِمِ أَرْبَعَةَ سُبُلٍ فِي أَيِّ سَبِيلٍ سَلَكَ فِيهِ الْمَاءُ كَانَ مِنْهُ الْوَلَدُ وَاحِدٌ وَ اثْنَانِ وَ ثَلَاثَةٌ وَ أَرْبَعَةٌ وَ لَا يَكُونُ إِلَى سَبِيلٍ أَكْثَرُ مِنْ وَاحِدٍ.

1- محمد بن یحیٰی وغیرہ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے اسماعیل بن عمر سے اس نے شعیب عقر قوفی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا رحم کے چار راستے ہیں پس جس بھی راستے میں پانی (نطفہ) چلا جائے اسے بچہ ہو جاتا ہے ایک اور دو اور تین اور چار اور ایک راستے میں ایک سے زیادہ نہیں ہوتا ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ لِلرَّحِمِ أَرْبَعَةَ أَوْعِيَةٍ فَمَا كَانَ فِي الْأَوَّلِ فَلِلْأَبِ وَ مَا كَانَ فِي الثَّانِي فَلِلْأُمِّ وَ مَا كَانَ فِي الثَّالِثِ فَلِلْعُمُومَةِ وَ مَا كَانَ فِي الرَّابِعِ فَلِلْخُئُولَةِ .

2- علی بن محمد نے مرفوعاً محمد بن حمران سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزوجل نے رحم کے لیے چار برتن خلق کیے ہیں پس نطفہ پہلے برتن میں جائے تو باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور جو دوسرے برتن میں جائے وہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے اور جو تیسرے میں جائے پھوپھیوں کے مشابہ ہوتا ہے اور جو چوتھے میں جائے وہ خالاؤں کے مشابہ ہوتا ہے۔

باب فِي آدَابِ الْوِلَادَةِ

آداب ولادت

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (عليه

السلام) إِذَا حَضَرَتْ وِلَادَةُ الْمَرْأَةِ قَالَ أَخْرِجُوا مَنْ فِي الْبَيْتِ مِنَ النِّسَاءِ لَا يَكُونُ أَوَّلَ نَاظِرٍ إِلَى عَوْرَةٍ.

1- محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ بن محمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے عبد اللہ بن مغیرہ سے اس نے سکونی سے اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا جب کسی عورت کی زچگی کا وقت قریب آتا تو علی ابن الحسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے باہر نکلو جو بھی عورتوں کے گھر میں ہو تا کہ عورت کو دیکھنے والا کوئی ایک بھی باقی نہ رہے۔

باب التَّهْنِئَةِ بِالْوَلَدِ

بیٹے کی مبارک باد دینا

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُرَازِمٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَقَالَ رَزَقَكَ اللَّهُ شُكْرَ الْوَاهِبِ وَ بَارَكَ لَكَ فِي الْمَوْهُوبِ وَ بَلَغَ أَشُدَّهُ وَ رَزَقَكَ اللَّهُ بِرَّهُ.

1- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے حسین سے اس نے مرازم سے اس نے اپنے بھائی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی میرے لڑکا پیدا ہوا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزوجل نے تمہیں شاکر بخشا ہے اور اللہ عزوجل تمہیں بخشے گئے میں برکت دے اور تمہیں اس کی مضبوطی پہنچے اور اللہ عزوجل تمہیں اس کی نیکی عطا فرمائے۔

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ وُلِدَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ (عليه السلام) مَوْلُودٌ فَأَتَتْهُ قُرَيْشٌ فَقَالُوا يَهْنِئُكَ الْفَارِسُ فَقَالَ وَ مَا هَذَا مِنَ الْكَلَامِ قُولُوا شَكَرْتَ الْوَاهِبَ وَ بُورِكَ لَكَ فِي الْمَوْهُوبِ وَ بَلَغَ اللَّهُ بِهِ أَشُدَّهُ وَ رَزَقَكَ بِرَّهُ.

2- علی بن محمد بن بندار نے ابراہیم بن اسحاق احمر سے اس نے عبد اللہ بن حماد سے اس نے ابو مریم انصاری سے اس نے ابو برزہ اسلمی سے روایت کی ہے کہ حسن بن علی علیہ السلام کے ہاں ایک بچے کا ظہور ہوا تو ان کے پاس قریش گئے اور کہا آپ علیہ السلام کو شہسوار مبارک ہو ۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ کیسا کلام ہے ؟ کہو بخشنے والے کا شکر ادا کرو تمہیں بخشے جانے والے میں برکت عطا ہو اللہ عزوجل اسے مضبوطی دے اور تمہیں اس کی نیکی عطا فرمائے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ هَنَّأَ رَجُلٌ رَجُلًا أَصَابَ ابْناً فَقَالَ يَهْنِئُكَ الْفَارِسُ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ (عليه السلام) مَا عِلْمُكَ يَكُونُ فَارِساً أَوْ رَاجِلًا قَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا أَقُولُ قَالَ تَقُولُ شَكَرْتَ الْوَاهِبَ وَ بُورِكَ لَكَ فِي الْمَوْهُوبِ وَ بَلَغَ أَشُدَّهُ وَ رَزَقَكَ بِرَّهُ.

3- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے بکر بن صالح سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو کہ جسکا بیٹا پیدا ہوا تھا مبارک باد دی اور کہا تمہیں شہسوار مبارک ہو۔ تو اس سے حسن علیہ السلام نے فرمایا تمہیں کیا پتہ سوار ہے یا پیدل ہے ؟ اس نے عرض کی آپ علیہ

السلام پہ قربان جاؤں! تو کیا کہوں ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا بخشنے والے کا شکر ادا کرو تمہیں بخشے جانے والے میں برکت عطا ہو اور یہ تمھارا سہارا بنے اور تمہیں اس کی نیکی عطا فرمائے۔

باب الْأَسْمَاءِ وَ الْكُنَى

نام اور کنیّت

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) قَالَ أَصْدَقُ الْأَسْمَاءِ مَا سُمِّيَ بِالْعُبُودِيَّةِ وَ أَفْضَلُهَا أَسْمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ.

1- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابو اسحاق ثعلبہ بن میمون سے اس نے ایک آدمی سے جسکا نام اس نے لیا روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا سچے نام وہ ہیں کہ جو عبودیت کے ساتھ رکھے جائیں اور افضل نام وہ ہیں جو نبیوں کے نام ہیں۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) سَمُّوا أَوْلَادَكُمْ قَبْلَ أَنْ يُولَدُوا فَإِنْ لَمْ تَدْرُوا أَ ذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى فَسَمُّوهُمْ بِالْأَسْمَاءِ الَّتِي تَكُونُ لِلذَّكَرِ وَ الْأُنْثَى فَإِنَّ أَسْقَاطَكُمْ إِذَا لَقُوكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَمْ تُسَمُّوهُمْ يَقُولُ السِّقْطُ لِأَبِيهِ أَلَّا سَمَّيْتَنِي وَ قَدْ سَمَّى رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) مُحَسِّناً قَبْلَ أَنْ يُولَدَ.

2-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے قاسم بن یحییٰ سے اس نے اپنے جد حسن بن راشد سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا میرے باباعلیہ السلام نے مجھے میرے دادا علیہ السلام سے روایت کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اپنے بچوں کے نام انکی پیدائش سے پہلے رکھو اگرچہ تم نہیں جانتے کہ وہ مذکر ہے یا موئنث (لڑکا ہے یا لڑکی) پس تم ان کا نام ان کے ناموں کیساتھ رکھو کہ جو مذکر اور موئنث کے لیے ہوتے ہیں۔ تمہارے ساقط بچے تمہیں قیامت کے دن ملیں گے۔ اگر تم نے ان کا نام نہیں رکھا تھا تو ساقط ہونے والا بچہ اپنے باپ سے کہے گا کیا تم میرا نام نہیں رکھ سکتے تھے؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہور سے قبل محسن علیہ السلام کا نام رکھا تھا۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (عليه السلام) قَالَ أَوَّلُ مَا يَبَرُّ الرَّجُلُ وَلَدَهُ أَنْ يُسَمِّيَهُ بِاسْمٍ حَسَنٍ فَلْيُحْسِنْ أَحَدُكُمُ اسْمَ وَلَدِهِ.

3-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے محمد بن علی سے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے موسیٰ بن بکر سے اس نے ابو الحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا پہلی نیکی جو آدمی اپنے بچے کے ساتھ کرتا ہے وہ یہ ہے کہ اسکا نام خوبصورت رکھے پس تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے بچے کا نام اچھا رکھے۔

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ لَا يُولَدُ لَنَا وَلَدٌ إِلَّا سَمَّيْنَاهُ مُحَمَّداً فَإِذَا مَضَى لَنَا سَبْعَةُ أَيَّامٍ فَإِنْ شِئْنَا غَيَّرْنَا وَ إِنْ شِئْنَا تَرَكْنَا.

4-احمد بن محمد نے ہمارے کسی دوست سے اسنے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہمارے جس بھی بچے کا ظہور ہو تا ہے تو ہم اس کا نام محمد رکھتے ہیں پس جب سات دن گزر جاتے ہیں تو اگر ہم نے چاہا تو اسے تبدیل کر دیا اور اگر چاہا تو ویسا ہی رہنے دیا۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ مَيَّاحٍ عَنْ فُلَانِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) وَ شَاوَرَهُ فِي اسْمِ وَلَدِهِ فَقَالَ سَمِّهِ بِأَسْمَاءٍ مِنَ الْعُبُودِيَّةِ فَقَالَ أَيُّ الْأَسْمَاءِ هُوَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ.

5-محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ابن میاح سے اس نے فلاں بن حمید سے روایت کی ہے کہ اسنے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اور ان سے مشورہ کیا اپنے بچے کے نام میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اسکا نام عبودیت کے ناموں میں سے رکھ۔اس نے عرض کی وہ کون سے نام ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا عبد الرحمن۔

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَمِّهِ عَاصِمٍ الْكُوزِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) أَنَّ النَّبِيَّ (صلى الله عليه وآله) قَالَ مَنْ وُلِدَ لَهُ أَرْبَعَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يُسَمِّ أَحَدَهُمْ بِاسْمِي فَقَدْ جَفَانِي.

6-حسین بن محمد نے معلّی بن محمد سے اس نے سلیمان بن سماعتہ سے،اس نے اپنے چچا عاصم کوزی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسکے چار بیٹے پیدا ہوں اور ان میں سے کسی ایک کا نام بھی میرے نام پر نہ رکھے تو اس نے مجھ سے جفا(ظلم) کی۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَزْرَمِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ مُعَاوِيَةُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ عَلَى الْمَدِينَةِ وَ أَمَرَهُ أَنْ يَفْرِضَ لِشَبَاب قُرَيْشٍ فَفَرَضَ لَهُمْ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (عليه السلام) فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا اسْمُكَ فَقُلْتُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَقَالَ مَا اسْمُ أَخِيكَ فَقُلْتُ عَلِيٌّ قَالَ عَلِيٌّ وَ عَلِيٌّ مَا يُرِيدُ أَبُوكَ أَنْ يَدَعَ أَحَداً مِنْ وُلْدِهِ إِلَّا سَمَّاهُ عَلِيّاً ثُمَّ فَرَضَ لِي فَرَجَعْتُ إِلَى أَبِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ وَيْلِي عَلَى ابْنِ الزَّرْقَاءِ دَبَّاغَةِ الْأَدَمِ لَوْ وُلِدَ لِي مِائَةٌ لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أُسَمِّيَ أَحَداً مِنْهُمْ إِلَّا عَلِيّاً .

7- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے برقی سے اس نے عبد الرحمن بن محمد عزرمی سے روایت کی ہے کہ معاویہ نے مروان بن حکم کو مدینہ پر والی مقرر کیا اور اس کو حکم دیا کہ قریش کے جوانوں کے لیے عطیات مقرر کرے پس اس نے ان کے لیے عطیات مقرر کئے علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا میں اس کے پاس گیا تو اس نے کہا آپ (علیہ السلام) کا نام کیا ہے ؟ تو میں نے کہا علی بن الحسین علیہما السلام۔ اس نے کہا آپ (علیہ السلام) کے بھائی کا نام کیا ہے ؟ میں نے کہا۔ علی (علیہ السلام)۔ اس نے کہا علی (علیہ السلام) اور علی (علیہ السلام)؟ آپ کے والد (علیہ السلام) کا ارادہ نہیں کہ اپنے بیٹوں (علیہما السلام) میں سے کسی کو چھوڑے مگر یہ کہ اس (علیہ السلام) کا نام علی (علیہ السلام) رکھا ہے پھر میرے لیے مقرر کیا۔ پس میں واپس آیا بابا علیہ السلام کے پاس اور انہیں خبر دی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا نیلی آنکھوں والی کے بیٹے پر لعنت ہو ! اگر مجھے سو (100) بیٹے بھی ہوں تو میں یہی پسند کرتا ہوں کہ ان میں سے ہر ایک کا نام علی رکھوں۔

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ (عليه السلام) يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْفَقْرُ بَيْتاً فِيهِ اسْمُ مُحَمَّدٍ أَوْ

أَحْمَدَ أَوْ عَلِيٍّ أَوِ الْحَسَنِ أَوِ الْحُسَيْنِ أَوْ جَعْفَرٍ أَوْ طَالِبٍ أَوْ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ فَاطِمَةَ مِنَ النِّسَاءِ.

8-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے بکر بن صالح سے اس نے سلیمان جعفری سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابوالحسن علیہ السلام نے فرمایا اس گھر میں فقر داخل نہیں ہو سکتا کہ جس میں کسی کا نام محمد یا احمد یا علی یا حسن یا حسین یا جعفر یا طالب یا عبد اللہ یا عورتوں میں فاطمہ ہو۔

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صلى الله عليه وآله) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَمَا ذَا أُسَمِّيهِ قَالَ سَمِّهِ بِأَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَيَّ حَمْزَةَ.

9-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے اس نے ابن القداح سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی اے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے بیٹا پیدا ہوا ہے تو اسکا نام کیا رکھوں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسکا نام میرے نزدیک ناموں میں سے پسندیدہ ترین نام حمزہ رکھو۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) اسْتَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ فَإِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ إِلَى نُورِكَ وَ قُمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ لَا نُورَ لَكَ.

10- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے عبداللہ بن حسین بن زید بن علی بن حسین علیہما السلام سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے نام اچھے رکھو کیونکہ قیامت کے دن تم انہیں ناموں سے پکارے جاؤ گے۔ اٹھو اے فلاں بن فلاں اپنے نور کی طرف اور اٹھو اے فلاں بن فلاں تمہارے لیے کوئی نور نہیں۔

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ (عليه السلام) مَا تُكَنَّى قَالَ قُلْتُ مَا اكْتَنَيْتُ بَعْدُ وَ مَا لِي مِنْ وَلَدٍ وَ لَا امْرَأَةٍ وَ لَا جَارِيَةٍ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ حَدِيثٌ بَلَغَنَا عَنْ عَلِيٍّ (عليه السلام) قَالَ وَ مَا هُوَ قُلْتُ بَلَغَنَا عَنْ عَلِيٍّ (عليه السلام) أَنَّهُ قَالَ مَنِ اكْتَنَى وَ لَيْسَ لَهُ أَهْلٌ فَهُوَ أَبُو جَعْرٍ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (عليه السلام) شَوْهٌ لَيْسَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ (عليه السلام) إِنَّا لَنُكَنِّي أَوْلَادَنَا فِي صِغَرِهِمْ مَخَافَةَ النَّبَزِ أَنْ يَلْحَقَ بِهِمْ.

11- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے صالح بن سندی سے اس نے جعفر بن بشیر سے اس نے سعید بن خثیم سے اس نے معمر بن خثیم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہاری کنیت کیا ہے؟ میں نے عرض کی اس کے بعد کہ نہ میری اور اولاد ہے نہ بیوی ہے اور نہ لونڈی ہے میں نے کوئی کنیت اختیار نہیں کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا تمہیں اس (کنیت) سے کس نے منع کیا؟ میں نے عرض کی علی علیہ السلام کی حدیث نے جو ہم تک پہنچی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی ہم تک پہنچا ہے علی علیہ السلام کے بارے میں کہ انہوں نے فرمایا۔ جو کنیت اختیار کرے لیکن اسکا اہل نہ ہو تو وہ ابو جعر (جعر۔ درندے کے خشک پاخانے کو کہتے ہیں جو اس کی دبر پر سوکھ گیا) ہے۔ تو ابو جعفر

علیہ السلام نے فرمایا۔ چھوڑو اسے یہ علی علیہ السلام کی حدیث نہیں ہے ہم اپنی اولاد کی بچپن ہی میں کنیت رکھتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں انہیں برالقب نہ لگا دیا جائے۔

12- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نَصْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرَادَ أَبُو جَعْفَرٍ (عليه السلام) الرُّكُوبَ إِلَى بَعْضِ شِيعَتِهِ لِيَعُودَهُ فَقَالَ يَا جَابِرُ الْحَقْنِي فَتَبِعْتُهُ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى بَابِ الدَّارِ خَرَجَ عَلَيْنَا ابْنٌ لَهُ صَغِيرٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ (عليه السلام) مَا اسْمُكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ فَبِمَا تُكَنَّى قَالَ بِعَلِيٍّ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ (عليه السلام) لَقَدِ احْتَظَرْتَ مِنَ الشَّيْطَانِ احْتِظَاراً شَدِيداً إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ مُنَادِياً يُنَادِي يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ حَتَّى إِذَا سَمِعَ مُنَادِياً يُنَادِي بِاسْمِ عَدُوٍّ مِنْ أَعْدَائِنَا اهْتَزَّ وَ اخْتَالَ.

12- حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے محمد بن مسلم سے اس نے حسین بن نصر سے اس نے اپنے باپ سے اس نے عمرو بن شمر سے اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے کسی شیعہ کی عیادت کے لیے سوار ہو کر جانے کا ارادہ کیا تو فرمایا اے جابر! میرے پیچھے آؤ پس میں نے آپ علیہ السلام کی اتباع کی جب آپ علیہ السلام دروازے پر پہنچے تو ہمارے پاس اس شخص کا ایک چھوٹا سا بیٹا باہر آیا تو ابو جعفر علیہ السلام نے اس سے فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا محمد۔ فرمایا تمہیں کنیت کس کے ساتھ دی گئی ہے؟ اس نے کہا علی کے ساتھ۔ تو ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا یقیناً تم نے شیطان سے بچاؤ کیا ہے سخت بچاؤ کیونکہ شیطان جب سنتا ہے کہ پکارنے والا پکار رہا ہے اے محمد! اے علی! تو شیطان کو رکاوٹ ہوتی ہے جیسے کہ سیسہ نے کسی کو روک دیا ہو یہاں تک کہ جب سنتا ہے کہ پکارنے

والا ہمارے دشمنوں میں سے کسی کا نام پکار رہا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے اور اس میں خلل ڈالتا ہے (حصہ لیتا ہے)۔

13- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ صَفْوَانَ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ أَوْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ هَذَا مُحَمَّدٌ أُذِنَ لَهُمْ فِي التَّسْمِيَةِ بِهِ فَمَنْ أَذِنَ لَهُمْ فِي يس يَعْنِي التَّسْمِيَةَ وَ هُوَ اسْمُ النَّبِيِّ (صلى الله عليه وآله).

13- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے صفوان سے اس نے مرفوعاً ابو جعفر علیہ السلام یا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ محمد ہے کہ انہیں اسکے ذریعے نام رکھنے کی اجازت دی گئی ہے پس وہ کہ جنہیں اجازت دی گئی ہے یٓس میں یعنی نام میں اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے۔

14- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) دَعَا بِصَحِيفَةٍ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ يُرِيدُ أَنْ يَنْهَى عَنْ أَسْمَاءٍ يُتَسَمَّى بِهَا فَقُبِضَ وَ لَمْ يُسَمِّهَا مِنْهَا الْحَكَمُ وَ حَكِيمٌ وَ خَالِدٌ وَ مَالِكٌ وَ ذَكَرَ أَنَّهَا سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ مِمَّا لَا يَجُوزُ أَنْ يُتَسَمَّى بِهَا.

14- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد بن عثمان سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت کے وقت صحیفہ منگوایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارادہ تھا کہ ان ناموں سے منع

کریں کہ جن کے ساتھ نام رکھے جاتے ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت ہو گئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو معین نہ فرما سکے ان میں سے حکم ہے حکیم ہے خالد ہے اور مالک ہے اور ذکر کیا گیا ہے کہ وہ چھ ہیں یا سات ہیں کہ جن کے ساتھ نام رکھنا جائز نہیں ہے۔

15- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) أَنَّ النَّبِيَّ (صلى الله عليه وآله) نَهَى عَنْ أَرْبَعِ كُنًى عَنْ أَبِي عِيسَى وَ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ وَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ إِذَا كَانَ الِاسْمُ مُحَمَّداً.

15- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار کنّیتوں سے منع فرمایا ہے ابو عیسیٰ، ابو الحکم، ابو مالک، اور ابو قاسم سے جب نام محمد ہو۔

16- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) قَالَ إِنَّ أَبْغَضَ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَارِثٌ وَ مَالِكٌ وَ خَالِدٌ.

16- محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے محمد بن عبد اللہ بن ھلال سے اس نے علاء بن رزین سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزوجل کے نزدیک ناپسندیدہ ترین ناموں میں سے حارث، مالک اور خالد ہیں۔

17- مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (عليه السلام) يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَغْشَى عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ (عليه السلام) وَ

كَانَ يُكَنَّى أَبَا مُرَّةَ فَكَانَ إِذَا اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ يَقُولُ أَبُو مُرَّةَ بِالْبَابِ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (عليه السلام) بِاللَّهِ إِذَا جِئْتَ إِلَى بَابِنَا فَلَا تَقُولَنَّ أَبُو مُرَّةَ.

17- محمد بن الحسین نے جعفر بن بشیر سے اس نے ابن بکیر سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا ایک شخص علی ابن الحسین علیہما السلام کے پاس آیا کرتا تھا اس کی کنیت ابو مرۃ تھی جب اس کے لیے اجازت مانگی جاتی تو کہا جاتا ابو مرۃ دروازے پر ہے تو اس سے علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا خدا کے لیے جب تو ہمارے دروازے پر آئے تو ابو مرۃ ہرگز نہ کہلوایا کرو۔

باب تَسْوِيَةِ الْخِلْقَةِ

مکمل خلقت

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (عليه السلام) إِذَا بُشِّرَ بِالْوَلَدِ لَمْ يَسْأَلْ أَ ذَكَرٌ هُوَ أَمْ أُنْثَى حَتَّى يَقُولَ أَ سَوِيٌّ فَإِنْ كَانَ سَوِيّاً قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَخْلُقْ مِنِّي شَيْئاً مُشَوَّهاً.

1- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے ہمارے کسی دوست سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے بیان کرنے والے سے روایت کی ہے کہ علی بن الحسین علیہما السلام کو جب اولاد کی خوشخبری دی جاتی تو آپ علیہ السلام اس کے بیٹا یا بیٹی ہونے کے بارے

میں سوال نہیں فرماتے تھے جب تک یہ نہ فرماتے کیا وہ صحیح وسالم ہے ؟ پس اگر صحیح وسالم ہوتا تو فرماتے حمد ہے اس اللہ عزوجل کی جس نے مجھ سے کوئی عیب دار نہیں پیدا کیا۔

باب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ تُطْعَمَ الْحُبْلَى وَ النُّفَسَاءُ

حاملہ اور نفاس والی عورت کے لیے جو چیزیں کھانا مستحب ہیں

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ تَأْكُلُ السَّفَرْجَلَ فَإِنَّ الْوَلَدَ يَكُونُ أَطْيَبَ رِيحاً وَ أَصْفَى لَوْناً.

1- محمد بن یحیی نے سلمہ بن خطاب سے اس نے عثمان بن عبد الرحمن سے اس نے شر جیل بن مسلم سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے حاملہ عورت کے بارے میں فرمایا کہ اسے سفر جل (بہی دانہ) کھانا چاہیے کیونکہ اس سے بچہ اچھی خوشبو والا اور بہترین سفید رنگ والا پیدا ہوتا ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمُلِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) وَ نَظَرَ إِلَى غُلَامٍ جَمِيلٍ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ أَبُو هَذَا الْغُلَامِ آكِلَ السَّفَرْجَلِ.

2- محمد بن یحیی نے علی بن حسن تیملی سے اس نے حسین بن ھاشم سے اس نے ابی ایوب خزاز سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک

خوبصورت لڑکے کی طرف دیکھ کر فرمایا اس لڑکے کے باپ کو بہی دانہ کھانے والا ہونا چاہیے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) خَيْرُ تُمُورِكُمُ الْبَرْنِيُّ فَأَطْعِمُوهُ نِسَاءَكُمْ فِي نِفَاسِهِنَّ تَخْرُجْ أَوْلَادُكُمْ زَكِيّاً حَلِيماً.

3- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے عبد العزیز بن حسان سے اس نے زرارۃ سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تمہاری کھجوروں میں سے بہترین کھجور برنی ہے پس وہ کھجور اپنی عورتوں کو ان کے نفاس میں کھلاؤ وہ تمہاری اولاد کو زکی اور حلیم پیدا کریں گیں۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) لِيَكُنْ أَوَّلُ مَا تَأْكُلُ النُّفَسَاءُ الرُّطَبَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِمَرْيَمَ وَ هُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُساقِطْ عَلَيْكِ رُطَباً جَنِيًّا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَوَانُ الرُّطَبِ قَالَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَسَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ تَمْرِ أَمْصَارِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي وَ عَظَمَتِي وَ ارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا تَأْكُلُ نُفَسَاءُ يَوْمَ تَلِدُ الرُّطَبَ فَيَكُونُ غُلَاماً إِلَّا كَانَ حَلِيماً وَ إِنْ كَانَتْ جَارِيَةً كَانَتْ حَلِيمَةً.

4- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے کئی دوستوں سے انہوں نے علی بن اسباط سے اس نے اپنے چچا یعقوب بن سالم سے اس نے مرفوعاً امیر

المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلی چیز جو نفاس والی عورتوں کو کھانی چاہیے وہ تازہ کھجور ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے مریم علیہ السلام کو فرمایا کھجور کے اس تنے کو اپنی طرف ہلا یہ تجھ پہ پکے ہوئے کھجور گرائے گا۔ (مریم 24) عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تازہ کھجور کا وقت نہ ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو پھر مدینہ کی خشک کھجور میں سے سات دانے اور اگر وہ بھی نہ ہو ں تو اپنے شہروں کی عمدہ کھجور میں سے سات دانے کیونکہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے مجھے میری عزت وجلال، عظمت اور بلندیء مقام کی قسم جو عورت بھی بچہ جننے والے دن کھجور کھائے گی اسکا لڑکا ہو گا تو حلیم ہو گا اور اگر لڑکی ہوئی تو بھی حلیمہ ہو گی۔

5- عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الشَّامِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) يَقُولُ أَطْعِمُوا الْبَرْنِيَّ نِسَاءَكُمْ فِي نِفَاسِهِنَّ تَحْلُمْ أَوْلَادُكُمْ.

5-اس نے محمد بن علی سے اس نے ابوسعید شامی سے اس نے صالح بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اپنی عورتوں کو انکے نفاس میں برنی (کھجور کی قسم) کھلاؤ وہ تمہاری اولاد کو حلیم بنائیں گیں۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ النَّيْسَابُورِيِّ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الشَّامِيِّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) أَطْعِمُوا حَبَالَاكُمُ اللُّبَانَ فَإِنَّ الصَّبِيَّ إِذَا غُذِّيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِاللُّبَانِ اشْتَدَّ قَلْبُهُ وَ زِيدَ فِي عَقْلِهِ فَإِنْ يَكُ ذَكَراً كَانَ شُجَاعاً وَ إِنْ وُلِدَتْ أُنْثَى عَظُمَتْ عَجِيزَتُهَا فَتَحْظَى بِذَلِكَ عِنْدَ زَوْجِهَا.

6- محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اس نے محمد بن قبیصہ سے اس نے عبد اللہ نیشاپوری سے اس نے ہارون بن مسلم سے اس نے ابو موسیٰ سے اس نے ابو العلاء شامی سے اس نے سفیان ثوری سے اس نے ابوزیاد سے اس نے حسن بن علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی حاملہ عورتوں کو لبان (کندر) کھلاؤ کیونکہ بچہ جب اپنی ماں کے پیٹ میں لبان سے غذا پائے گا تو اس کا دل مضبوط ہو گا اور اسکی عقل میں اضافہ ہو گا پس اگر وہ مذکر ہوا (لڑکا ہوا) تو بہادر ہو گا اور اگر لڑکی ہوئی تو اس کی عاجزی (صبر) زیادہ ہو گی اور وہ اس کے سبب اپنے شوہر سے زیادہ محبت پانے والی ہو گی۔

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الرِّضَا (عليه السلام) قَالَ أَطْعِمُوا حَبَالَاكُمْ ذَكَرَ اللُّبَانِ فَإِنْ يَكُ فِي بَطْنِهَا غُلَامٌ خَرَجَ ذَكِيَّ الْقَلْبِ عَالِماً شُجَاعاً وَ إِنْ تَكُ جَارِيَةٌ حَسُنَ خَلْقُهَا وَ خُلُقُهَا وَ عَظُمَتْ عَجِيزَتُهَا وَ حَظِيَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا.

7- ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے محمد بن علی سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا اپنی حاملہ عورتوں کو عمدہ لبان (کندر) کھلاؤ اگر اسکے پیٹ میں لڑکا ہوا تو پاکیزہ دل، عالم اور بہادر ہو گا اور اگر لڑکی ہوئی تو اس کی خلقت اور اخلاق خوبصورت ہو گا اور اسکی عاجزی (صبر) بہت زیادہ ہو گی اور وہ شوہر کی نظروں میں محبوب ہو گی۔

باب مَا يُفْعَلُ بِالْمَوْلُودِ مِنَ التَّحْنِيكِ وَ غَيْرِهِ إِذَا وُلِد

بچہ جب پیدا ہو تو اس کے لئے کیا کرنا چاہیے گھٹی وغیرہ میں سے

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الصَّيْقَلِ عَنْ أَبِي يَحْيَى الرَّازِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ إِذَا وُلِدَ لَكُمُ الْمَوْلُودُ أَيَّ شَيْءٍ تَصْنَعُونَ بِهِ قُلْتُ لَا أَدْرِي مَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ خُذْ عَدَسَةَ جَاوَشِيرَ فَدُفْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ قَطِّرْ فِي أَنْفِهِ فِي الْمَنْخِرِ الْأَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَ فِي الْأَيْسَرِ قَطْرَةً وَاحِدَةً وَ أَذِّنْ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنَى وَ أَقِمْ فِي الْيُسْرَى تَفْعَلُ بِهِ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُقْطَعَ سُرَّتُهُ فَإِنَّهُ لَا يَفْزَعُ أَبَداً وَ لَا تُصِيبُهُ أُمُّ الصِّبْيَانِ.

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابو اسماعیل صیقل سے اس نے ابو یحییٰ رازی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تمہارے ہاں مولود پیدا ہو تو تم اس کے ساتھ کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کی میں نہیں جانتا کہ ہم کیا کرتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا تھوڑی سی مقدار میں جاوٗشیر لو اور اسے پانی کے ساتھ گھوٹو (رگڑو) پھر اس پانی کے دو قطرے اسکی ناک کے دائیں نتھنے میں اور ایک قطرہ بائیں نتھنے میں ڈالو اور اسکے دائیں کان میں آذان دو اور بائیں میں اقامت کہو اور یہ اسکی ناف کاٹنے سے پہلے کرو اس طرح وہ بچہ کبھی خوف زدہ نہ ہو گا اور نہ ہی اسے ام صبیان کی بیماری لگے گی۔

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ حَفْصٍ الْكُنَاسِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ مُرُوا الْقَابِلَةَ أَوْ بَعْضَ مَنْ يَلِيهِ أَنْ تُقِيمَ الصَّلَاةَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنَى فَلَا يُصِيبَهُ لَمَمٌ وَ لَا تَابِعَةٌ أَبَداً .

2- حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے حسن بن علی سے اس نے ابان سے اس نے حفص کناسی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا دائیہ یا جو اسکے (عورت)امر کی نگہبانی کر رہی ہو اسے حکم دو کہ بچے کے دائیں کان میں اقامت کہے تو اسے نہ جنون ہو گا اور نہ ہی جنیہ اس کا پیچھا کرے گی۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) قَالَ قَالَ يُحَنَّكُ الْمَوْلُودُ بِمَاءِ الْفُرَاتِ وَ يُقَامُ فِي أُذُنِهِ.

3- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے اس نے یونس سے اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا مولود کو فرات کے پانی سے گھٹی لگاؤ اور اسکے کان میں اقامت کہی جائے۔

4- وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى حَنِّكُوا أَوْلَادَكُمْ بِمَاءِ الْفُرَاتِ وَ بِتُرْبَةِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ (عليه السلام) فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَبِمَاءِ السَّمَاءِ.

4-دوسری روایت میں ہے کہ اپنی اولاد کو فرات کے پانی اور قبر حسین علیہ السلام کی مٹی سے گھٹی لگاؤ اگر موجود نہ ہو تو پھر آسمان کے پانی (بارش کے پانی) سے لگاؤ۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) حَنِّكُوا أَوْلَادَكُمْ بِالتَّمْرِ هَكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ (صلى الله عليه وآله) بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ (عليه السلام).

5- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے قاسم بن یحییٰ سے اس نے اپنے دادا حسن بن راشد سے اس نے ابو بصیر سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اپنی اولاد کو کھجور سے گھٹی لگاؤ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کے ساتھ کیا۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ فَلْيُؤَذِّنْ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنَى بِأَذَانِ الصَّلَاةِ وَ لْيُقِمْ فِي الْيُسْرَى فَإِنَّهَا عِصْمَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

6- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسکے ہاں مولود پیدا ہو تو اسے چاہیے کہ اس کے دائیں کان میں نماز کی آذان کہے اور بائیں کان میں اقامت کہے کیونکہ یہ شیطان رجیم سے بچاؤ ہے۔

باب الْعَقِيقَةِ وَ وُجُوبِهَا

عقیقہ اور اسکا وجوب

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ (عليه السلام) قَالَ الْعَقِيقَةُ وَاجِبَةٌ إِذَا وُلِدَ لِلرَّجُلِ وَلَدٌ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَمِّيَهُ مِنْ يَوْمِهِ فَعَلَ.

1- محمد بن یحیٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے علی بن ابی حمزہ سے اس نے عبد صالح علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا عقیقہ واجب ہے جب ایک آدمی کا بچہ پیدا ہو پس اگر وہ چاہے کہ اسی دن اس کو معین کر دے تو کر لے۔

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ كُلُّ مَوْلُودٍ مُرْتَهَنٌ بِالْعَقِيقَةِ.

2- حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اور محمد بن یحیٰ نے احمد بن محمد سے سب نے وشآء سے اس نے احمد بن عائذ سے اس نے ابو خدیجہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہر مولود عقیقہ پر رہن رکھا گیا ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) إِنِّي وَ اللَّهِ مَا أَدْرِي كَانَ أَبِي عَقَّ عَنِّي أَمْ لَا قَالَ فَأَمَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) فَعَقَقْتُ عَنْ نَفْسِي وَ أَنَا شَيْخٌ وَ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) يَقُولُ كُلُّ امْرِئٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ وَ الْعَقِيقَةُ أَوْجَبُ مِنَ الْأُضْحِيَّةِ.

3- محمد بن یحیٰ نے محمد بن حسین سے اس نے موسیٰ بن سعدان سے اس نے عبد اللہ بن قاسم سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی اللہ عزو جل کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے باپ نے میرا عقیقہ کیا تھا یا نہیں۔ تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے اپنا عقیقہ کیا در حالانکہ

میں عمر رسیدہ تھا۔ اور عمر نے کہا میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہر شخص اپنے عقیقہ کے ذریعے رہن پر ہے اور عقیقہ قربانی سے واجب تر ہے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ كُلُّ مَوْلُودٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ .

4- محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے احمد بن حسن سے اس نے عمرو بن سعید سے اس نے مصدق بن صدقہ سے اس نے عمار بن موسیٰ ساباطی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہر مولود اپنے عقیقے پر رہن رکھا گیا ہے۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَقِيقَةِ أَ وَاجِبَةٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ وَاجِبَةٌ.

5- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے اس نے یونس سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا عقیقہ کے بارے میں کہ کیا یہ واجب ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں یہ واجب ہے۔

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) فَجَاءَهُ رَسُولُ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ لَهُ يَقُولُ لَكَ عَمُّكَ إِنَّا طَلَبْنَا الْعَقِيقَةَ فَلَمْ نَجِدْهَا فَمَا تَرَى نَتَصَدَّقُ بِثَمَنِهَا فَقَالَ لَا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ إِطْعَامَ الطَّعَامِ وَ إِرَاقَةَ الدِّمَاءِ.

6-ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے عبد اللہ بن بکیر سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس موجود تھا کہ آپ علیہ السلام کے پاس آپ کے چچا عبد اللہ بن علی علیہ السلام کا پیامبر آیا اور آپ علیہ السلام سے عرض کی آپ علیہ السلام کے چچا آپ علیہ اسلام سے کہتے ہیں! ہم نے عقیقہ کی تلاش کی مگر نہیں پا سکے تو آپ علیہ السلام کی کیا رائے ہے کہ ہم اگر اسکی قیمت کا صدقہ کر دیں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں اللہ عزوجل کھانا کھلانے اور خون بہانے کو پسند کرتا ہے۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ الْعَقِيقَةُ وَاجِبَةٌ.

7-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابو المغراء سے اس نے علی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا عقیقہ واجب ہے۔

8- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ جَمِيعاً عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ وُلِدَ لِأَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) غُلَامَانِ جَمِيعاً فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ أَنْ يَشْتَرِيَ لَهُ جَزُورَيْنِ لِلْعَقِيقَةِ وَ كَانَ زَمَنُ غَلَاءٍ فَاشْتَرَى لَهُ وَاحِدَةً وَ عَسُرَتْ عَلَيْهِ الْأُخْرَى فَقَالَ لِأَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) قَدْ عَسُرَتْ عَلَيَّ الْأُخْرَى فَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهَا فَقَالَ لَا اطْلُبْهَا حَتَّى تَقْدِرَ عَلَيْهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُحِبُّ إِهْرَاقَ الدِّمَاءِ وَ إِطْعَامَ الطَّعَامِ.

8-علی نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے اس نے یونس سے اور ابن ابی عمیر سے سب نے ابو ایوب خزاز سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ

السلام کے دو لڑکوں کا ظہور ہوا تو آپ علیہ السلام نے زید بن علی کو حکم دیا کہ دو بکرے خریدے جائیں عقیقہ کے لیے اور مہنگائی کا زمانہ تھا انہوں نے ایک خرید اا ور دوسرے کی خرید مشکل ہو گئی اور انہوں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی دوسرا خریدنا مجھ پر مشکل ہو گیا ہے پس اسکی قیمت صدقہ کر دیں ؟تو آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں بلکہ اسے تلاش کرو یہاںتک کہ تمہیں مل جائے گا کیونکہ اللہ عزوجل خون بہانے اور کھانا کھلانے کو پسند کرتا ہے۔

9- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُعَاذٍ الْفَرَّاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ الْغُلَامُ رَهْنٌ بِسَابِعِهِ بِكَبْشٍ يُسَمَّى فِيهِ وَ يُعَقُّ عَنْهُ وَ قَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ (عليها السلام) حَلَقَتْ ابْنَيْهَا وَ تَصَدَّقَتْ بِوَزْنِ شَعْرِهِمَا فِضَّةً.

9- حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے وشآء سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے اس نے معاذ فراء سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا لڑکا اپنے ساتویں کے عوض گروی ہوتا ہے اس قربانی والے جانور کے عوض کہ جو اس میں معین کیا گیا ہو اور اسکا عقیقہ کیا جائے۔اور فرمایا فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنے بیٹوں علیہم السلام کا سر منڈوایا اور ان کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی۔

باب أَنَّ عَقِيقَةَ الذَّكَرِ وَ الْأُنْثَى سَوَاءٌ

عقیقہ مرد و عورت میں برابر ہے

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ فِي الذَّكَرِ وَ الْأُنْثَى سَوَاءٌ.

1-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعتہ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا مرد و عورت میں برابر ہے (یعنی دونوں پر واجب ہے) ۔

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ الْعَقِيقَةُ فِي الْغُلَامِ وَ الْجَارِيَةِ سَوَاءٌ.

2-ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار اور محمد بن اسماعیل سے ان سب نے فضل بن شاذان سے اس نے صفوان سے اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا عقیقہ لڑکے اور لڑکی میں برابر ہے (واجب ہے)۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ عَقِيقَةُ الْغُلَامِ وَ الْجَارِيَةِ كَبْشٌ كَبْشٌ.

3- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے اس نے یونس سے اس نے ابن مسکان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا لڑکی اور لڑکے کا عقیقہ قربانی کے ایک جانور کے ساتھ ہے (برابر ہے)۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ عَقِيقَةُ الْغُلَامِ وَ الْجَارِيَةِ كَبْشٌ.

4- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے حماد سے اس نے شعیب سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا لڑکے اور لڑکی کا عقیقہ قربانی کا ایک جانور ہے۔

باب أَنَّ الْعَقِيقَةَ لَا تَجِبُ عَلَى مَنْ لَا يَجِدُ

جو کچھ نہ رکھتا ہو اس پر عقیقہ واجب نہیں

1- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (عليه السلام) عَنِ الْعَقِيقَةِ عَلَى الْمُوسِرِ وَ الْمُعْسِرِ فَقَالَ لَيْسَ عَلَى مَنْ لَا يَجِدُ شَيْءٌ.

1- علی بن محمد نے صالح بن ابو حماد سے اس نے محمد بن ابو حمزہ سے اس نے صفوان سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا خوشحال

اور تنگ دست کے عقیقہ کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا جو کچھ نہ رکھتا ہو اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ (عليه السلام) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَقِيقَةِ عَلَى الْمُعْسِرِ وَ الْمُوسِرِ فَقَالَ لَيْسَ عَلَى مَنْ لَا يَجِدُ شَيْءٌ.

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے اس نے یونس سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا تنگ دست اور خوشحال کے عقیقہ کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی چیز نہ رکھتا ہو اس پر واجب نہیں۔

باب أَنَّهُ يُعَقُّ يَوْمَ السَّابِعِ لِلْمَوْلُودِ وَ يُحْلَقُ رَأْسُهُ وَ يُسَمَّى

ساتویں دن مولود کا عقیقہ کیا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے اور اسکا نام رکھا جائے

1- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنِ ابْنِ جَبَلَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ عُقَّ عَنْهُ وَ احْلِقْ رَأْسَهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَ تَصَدَّقْ بِوَزْنِ شَعْرِهِ فِضَّةً وَ اقْطَعِ الْعَقِيقَةَ جَذَاوِيَ وَ اطْبُخْهَا وَ ادْعُ عَلَيْهَا رَهْطاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

1-حمید بن زیاد سے اس نے ابن سماعتہ سے اس نے ابن جبلہ سے اور علی بن محمد سے اس نے صالح بن ابی حماد سے اس نے عبد اللہ بن جبلہ سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ساتویں دن اسکا (مولود کا) عقیقہ کرو اور اسکے بال مونڈو اور اسکے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو اور عقیقہ کو جوڑوں سے جدا کرو اور اسے پکاؤ اور اس پر مسلمانوں کی ایک جماعت کو دعوت دو۔

2- وَ عَنْهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَمَّادِ بْنِ عُدَيْسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قُلْتُ لَهُ بِأَيِّ ذَلِكَ نَبْدَأُ قَالَ تَحْلِقُ رَأْسَهُ وَ تَعُقُّ عَنْهُ وَ تَصَدَّقُ بِوَزْنِ شَعْرِهِ فِضَّةً وَ يَكُونُ ذَلِكَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ.

2-اوراس نے حسن بن حماد بن عدیس سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا ہم کس چیز سے ابتداء کریں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اسکا سر مونڈو اور اسکا عقیقہ کرو اور اسکے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو اور یہ ایک ہی مقام پر ہو۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَقِيقَةِ أَ وَاجِبَةٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ يُعَقُّ عَنْهُ وَ يُحْلَقُ رَأْسُهُ وَ هُوَ ابْنُ سَبْعَةٍ وَ يُوزَنُ شَعْرُهُ فِضَّةً أَوْ ذَهَباً يُتَصَدَّقُ بِهِ وَ تُطْعَمُ الْقَابِلَةُ رُبُعَ الشَّاةِ وَ الْعَقِيقَةُ شَاةٌ أَوْ بَدَنَةٌ.

3-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے اس نے یونس سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا عقیقہ کے

بارے میں کیا وہ واجب ہے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایاہاں اسکا عقیقہ کرو اوراسکا سر مونڈو درحالانکہ وہ سات دن کا ہو اور اس کے بالوں کا وزن سونے یاچاندی سے کرو اور اسکا صدقہ کرو اوردائیہ کو بکرے کا چوتھا حصہ کھلاؤ اور عقیقہ بکری کا ہوتا ہے یا قربانی والے اونٹ یا گائے کا ہوتا ہے۔

4- وَ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (علیه السلام) أَنَّهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ السَّابِعِ وَ قَدْ وُلِدَ لِأَحَدِكُمْ غُلَامٌ أَوْ جَارِيَةٌ فَلْيَعُقَّ عَنْهُ كَبْشاً عَنِ الذَّكَرِ ذَكَراً وَ عَنِ الْأُنْثَى مِثْلَ ذَلِكَ عُقُّوا عَنْهُ وَ أَطْعِمُوا الْقَابِلَةَ مِنَ الْعَقِيقَةِ وَ سَمُّوهُ يَوْمَ السَّابِعِ.

4-اور اس نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایاجب ساتواں دن ہو جبکہ تم میں سے کسی کا لڑکا یا لڑکی پیدا ہوئی ہو تو اسکا عقیقہ کرو، نر سے نر قربانی اور مادہ سے اسکی طرح کا اس سے عقیقہ کرو اور عقیقہ میں سے دائیہ کو کھلاؤ اور ساتویں دن اسکا نام رکھو ۔

5- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ حَفْصٍ الْكُنَاسِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (علیه السلام) قَالَ الْمَوْلُودُ إِذَا وُلِدَ عُقَّ عَنْهُ وَ حُلِقَ رَأْسُهُ وَ تُصُدِّقَ بِوَزْنِ شَعْرِهِ وَرِقاً وَ أُهْدِيَ إِلَى الْقَابِلَةِ الرِّجْلُ وَ الْوَرِكُ وَ يُدْعَى نَفَرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَأْكُلُونَ وَ يَدْعُونَ لِلْغُلَامِ وَ يُسَمَّى يَوْمَ السَّابِعِ.

5-حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے حسن بن علی سے اس نے ابان سے اس نے حفص کناسی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایاجب مولود پیدا ہو تو اسکا عقیقہ کیا جائے اور اسکا سر مونڈا جائے اور اسکے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی

جائے اور پائے اور ایک ران دائیہ کو ہدیہ کی جائے اور مسلمانوں میں سے کچھ افراد کو دعوت دی جائے وہ کھائیں اور لڑکے کے لیے دعا کریں اور ساتویں دن اسکانام رکھاجائے۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) الصَّبِيُّ يُعَقُّ عَنْهُ وَ يُحْلَقُ رَأْسُهُ وَ هُوَ ابْنُ سَبْعَةِ أَيَّامٍ وَ يُوزَنُ شَعْرُهُ وَ يُتَصَدَّقُ عَنْهُ بِوَزْنِ شَعْرِهِ ذَهَباً أَوْ فِضَّةً وَ يُطْعَمُ الْقَابِلَةَ الرِّجْلُ وَ الْوَرِكُ وَ قَالَ الْعَقِيقَةُ بَدَنَةٌ أَوْ شَاةٌ.

6-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد اور علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعتہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایابچے کا عقیقہ کیا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے درحالانکہ کہ وہ سات دن کا ہو اور اسکے سر کے بالوں کا وزن کیاجائے اور اس وزن کے برابر چاندی یاسونا صدقہ کیا جائے اور دائیہ کو پائے اور ران کھلائی جائے اور فرمایاعقیقہ قربانی والے اونٹ یا گائے یا بکری کا ہوتا ہے۔

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ إِذَا وُلِدَ لَكَ غُلَامٌ أَوْ جَارِيَةٌ فَعُقَّ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ شَاةً أَوْ جَزُوراً وَ كُلْ مِنْهَا وَ أَطْعِمْ وَ سَمِّ وَ احْلِقْ رَأْسَهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَ تَصَدَّقْ بِوَزْنِ شَعْرِهِ ذَهَباً أَوْ فِضَّةً وَ أَعْطِ الْقَابِلَةَ طَائِفَةً مِنْ ذَلِكَ فَأَيَّ ذَلِكَ فَعَلْتَ فَقَدْ أَجْزَأَكَ.

7-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے علی بن ابی حمزہ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایاجب تمہارے لڑکا یالڑکی پیدا ہو تو ساتویں دن اس کا عقیقہ کرو بکری یا اونٹ کا اور اسمیں سے کھاؤ اور کھلاؤ

اور نام رکھو اور ساتویں دن اسکا سر مونڈو اور اسکے بالوں کے وزن کے برابر سونا یا چاندی صدقہ کرو اور دائیہ کو اس میں سے ایک حصہ دو پس جو بھی تم کرو گے اللہ عزوجل تم سے کافی جانے گا۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) عَنِ الصَّبِيِّ الْمَوْلُودِ مَتَى يُذْبَحُ عَنْهُ وَ يُحْلَقُ رَأْسُهُ وَ يُتَصَدَّقُ بِوَزْنِ شَعْرِهِ وَ يُسَمَّى قَالَ كُلُّ ذَلِكَ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ.

8- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اور سب نے ایک ساتھ حسین بن سعید سے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا نو مولود بچے کے بارے میں کہ کب اس پر سے قربانی (عقیقہ) کی جائے اور اس کا سر مونڈا جائے اور اس کے بالوں کے برابر صدقہ دیا جائے اور اسکا نام رکھا جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ سب ساتویں دن میں ہو۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَقِيقَةِ عَنِ الْمَوْلُودِ كَيْفَ هِيَ قَالَ إِذَا أَتَى لِلْمَوْلُودِ سَبْعَةُ أَيَّامٍ يُسَمَّى بِالِاسْمِ الَّذِي سَمَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ ثُمَّ يُحْلَقُ رَأْسُهُ وَ يُتَصَدَّقُ بِوَزْنِ شَعْرِهِ ذَهَباً أَوْ فِضَّةً وَ يُذْبَحُ عَنْهُ كَبْشٌ وَ إِنْ لَمْ يُوجَدْ كَبْشٌ أَجْزَأَهُ مَا يُجْزِئُ فِي الْأُضْحِيَّةِ وَ إِلَّا فَحَمَلٌ أَعْظَمُ مَا يَكُونُ مِنْ حُمْلَانِ السَّنَةِ وَ يُعْطَى الْقَابِلَةَ رُبُعُهَا وَ إِنْ لَمْ تَكُنْ قَابِلَةٌ فَلِأُمِّهِ تُعْطِيهَا مَنْ شَاءَتْ وَ تُطْعِمُ مِنْهُ عَشَرَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ زَادُوا فَهُوَ أَفْضَلُ وَ تَأْكُلُ مِنْهُ وَ الْعَقِيقَةُ لَازِمَةٌ إِنْ كَانَ غَنِيّاً أَوْ فَقِيراً إِذَا أَيْسَرَ وَ إِنْ لَمْ يُعَقَّ عَنْهُ

حَتَّى ضَحَّى عَنْهُ فَقَدْ أَجْزَأَتْهُ الْأُضْحِيَّةُ وَ قَالَ إِنْ كَانَتِ الْقَابِلَةُ يَهُودِيَّةً لَا تَأْكُلُ مِنْ ذَبِيحَةِ الْمُسْلِمِينَ أُعْطِيَتْ قِيمَةَ رُبُعِ الْكَبْشِ.

9- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے احمد بن حسن بن علی سے اس نے عمرو بن سعید سے اس نے مصدق بن صدقہ سے اس نے عمار بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا نومولود کے عقیقہ کے بارے میں کہ وہ کیسے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا جب نومولود کو سات دن گزر جائیں تو اللہ عزوجل کے معین طریقے کے مطابق (اس کا پسندیدہ) نام رکھا جائے پھر اس کا سر مونڈا جائے اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر سونا یا چاندی صدقہ کی جائے اور اس پر سے جانور ذبح کیا جائے اور اگر جانور نہ ملے تو اس کے لیے کافی ہو گا کہ جو قربانی میں کافی ہوتا ہے بصورت دیگر وہ حاصل کرے کہ جو ایک سال سے زائد کا ہو۔ اور دائیہ کو اسکا چوتھا حصہ دے اور اگر دائیہ نہ ہو تو اسکی ماں کو جتنا وہ چاہے دو اور اسمیں سے دس (10) مسلمانوں کو کھانا اور اگر زیادہ ہو جائیں تو افضل ہے اور اس میں سے تم کھاؤ اور عقیقہ لازم ہے اگرچہ صاحب ثروت ہو یا فقیر ہو اس وقت کہ جب اسکے لیے آسانی ہو اس کا عقیقہ کرے یہاں تک کہ اس کی قربانی کرے تو قربانی مجزئی (کافی) ہو گی۔ اور فرمایا اگر دائیہ یہودیہ ہو مسلمانوں کے ذبیحہ سے نہ کھائے تو اسے جانور کی قیمت کا چوتھا حصہ دیا جائے۔

10- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) فِي الْمَوْلُودِ قَالَ يُسَمَّى فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ وَ يُعَقُّ عَنْهُ وَ يُحْلَقُ رَأْسُهُ وَ يُتَصَدَّقُ بِوَزْنِ شَعْرِهِ فِضَّةً وَ يُبْعَثُ إِلَى الْقَابِلَةِ بِالرِّجْلِ مَعَ الْوَرِكِ وَ يُطْعَمُ مِنْهُ وَ يُتَصَدَّقُ.

10-ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نو مولود کے بارے میں فرمایا ساتویں دن اسکا نام رکھا جائے اور اسکا عقیقہ کیا جائے اور اسکے سر کو مونڈا جائے اور اسکے سر کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی جائے اور دائیہ کو ایک ران ٹانگ سمیت بھیجا جائے اور اس سے کھا یا جائے اور صدقہ کیا جائے۔

11- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ آدَمَ عَنِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ الْعَقِيقَةُ يَوْمَ السَّابِعِ وَ يُعْطَى الْقَابِلَةَ الرِّجْلُ مَعَ الْوَرِكِ وَ لَا يُكْسَرُ الْعَظْمُ.

11-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے زکریا بن آدم کاہلی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا عقیقہ ساتویں دن ہوتا ہے اور دائیہ کو ایک ٹانگ ران سمیت دی جائے اور ہڈیوں کو نہ توڑا جائے۔

12- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ حَفْصٍ الْكُنَاسِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ الصَّبِيُّ إِذَا وُلِدَ عُقَّ عَنْهُ وَ حُلِقَ رَأْسُهُ يُتَصَدَّقُ بِوَزْنِ الشَّعْرِ وَ أُهْدِيَ إِلَى الْقَابِلَةِ الرِّجْلُ مَعَ الْوَرِكِ وَ يُدْعَى نَفَرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَأْكُلُونَ وَ يَدْعُونَ لِلْغُلَامِ وَ يُسَمَّى يَوْمَ السَّابِعِ.

12-حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے وشآء سے اس نے ابان سے اس نے حفص کناسی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا بچہ جب پیدا ہو تو اس کا عقیقہ کیا جائے اور اس کے سر کو مونڈا جائے اور بالوں کے برابر وزن (چاندی) صدقہ کی جائے اور

دائیہ کی طرف ایک ٹانگ ران سمیت بھیجی جائے۔ اور مسلمانوں کے ایک گروہ کو دعوت دی جائے پس وہ کھائیں اور لڑکے کے لیے دعا کریں اور اسکا نام ساتویں دن رکھا جائے۔

باب أَنَّ الْعَقِيقَةَ لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْأُضْحِيَّةِ وَ أَنَّهَا تُجْزِئُ مَا كَانَتْ

عقیقہ قربانی جیسا نہیں بلکہ اسمیں جو بھی ہو جائز ہے

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مِنْهَالٍ الْقَمَّاطِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) إِنَّ أَصْحَابَنَا يَطْلُبُونَ الْعَقِيقَةَ إِذَا كَانَ إِبَّانُ تَقْدَمُ الْأَعْرَابُ فَيَجِدُونَ الْفُحُولَةَ وَ إِذَا كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ الْإِبَّانِ لَمْ تُوجَدْ فَتَعِزُّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ شَاةُ لَحْمٍ لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْأُضْحِيَّةِ يُجْزِئُ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ.

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے عباس بن معروف سے اس نے صفوان سے اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے اس نے منہال قماط سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی ہمارے دوست عقیقہ اس وقت ڈھونڈتے ہیں جب اعراب (دیہاتیوں) کے پلٹنے کا زمانہ ہوتا ہے پس وہ اس وقت چُستی والے نر پاتے ہیں اور جب اسکے علاوہ زمانہ ہو تو وہ ایسا نہیں پاتے اور انکا انتظار کرتے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ فقط گوشت والی بکری ہے قربانی کی طرح نہیں ہے اسمیں ہر چیز جائز ہوتی ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ مُرَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ الْعَقِيقَةُ لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْهَدْيِ خَيْرُهَا أَسْمَنُهَا.

2- علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے اس نے محمد بن زیاد سے اس نے کاہلی سے اس نے مرازم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا عقیقہ قربانی جیسا نہیں ہے اس میں سے اچھا اس میں سے موٹا ہے۔

باب الْقَوْلِ عَلَى الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کی دعا

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ صَفْوَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ تَقُولُ عَلَى الْعَقِيقَةِ إِذَا عَقَقْتَ بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ اللَّهُمَّ عَقِيقَةٌ عَنْ فُلَانٍ لَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَ دَمُهَا بِدَمِهِ وَ عَظْمُهَا بِعَظْمِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ وِقَاءً لِآلِ مُحَمَّدٍ (صلى الله عليه وآله).

1- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور علی بن محمد سے اس نے صالح بن ابی حماد سے سب نے ابن ابی عمیر سے اور صفوان سے اس نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم عقیقہ کرنے لگو تو کہو **بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ اللَّهُمَّ عَقِيقَةٌ عَنْ فُلَانٍ لَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَ دَمُهَا بِدَمِهِ وَ عَظْمُهَا بِعَظْمِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ وِقَاءً لِآلِ**

مُحَمَّدٍ (صلى الله عليه وآله)۔ اللہ کے اسم سے اور اللہ کے قرب سے، یہ عقیقہ اس کا اور اس کا ہے۔ اس کا (جانور کا) گوشت اس کے گوشت کیلئے ہے۔ اس کا خون اس کے خون کیلئے اور اس کی ہڈیاں، اس کی ہڈیوں کے بدلے میں، اے اللہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ کے صدقے میں یہ (قربانی) اس کیلئے حفاظت قرار دے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) قَالَ إِذَا ذَبَحْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ إِيمَاناً بِاللَّهِ وَ ثَنَاءً عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) وَ الْعِصْمَةَ لِأَمْرِهِ وَ الشُّكْرَ لِرِزْقِهِ وَ الْمَعْرِفَةَ بِفَضْلِهِ عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنْ كَانَ ذَكَراً فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ وَهَبْتَ لَنَا ذَكَراً وَ أَنْتَ أَعْلَمُ بِمَا وَهَبْتَ وَ مِنْكَ مَا أَعْطَيْتَ وَ كُلُّ مَا صَنَعْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا عَلَى سُنَّتِكَ وَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ وَ رَسُولِكَ (صلى الله عليه وآله) وَ اخْسَأْ عَنَّا الشَّيْطَانَ الرَّجِيمَ لَكَ سُفِكَتِ الدِّمَاءُ لَا شَرِيكَ لَكَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے اس نے یونس سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا جب تم (عقیقہ کو)ذبح کرو تو کہو۔ **بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ إِيمَاناً بِاللَّهِ وَ ثَنَاءً عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) وَ الْعِصْمَةَ لِأَمْرِهِ وَ الشُّكْرَ لِرِزْقِهِ وَ الْمَعْرِفَةَ بِفَضْلِهِ عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنْ كَانَ ذَكَراً فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ وَهَبْتَ لَنَا ذَكَراً وَ أَنْتَ أَعْلَمُ بِمَا وَهَبْتَ وَ مِنْكَ مَا أَعْطَيْتَ وَ كُلُّ مَا صَنَعْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا عَلَى سُنَّتِكَ وَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ وَ رَسُولِكَ (صلى الله عليه وآله) وَ اخْسَأْ عَنَّا الشَّيْطَانَ الرَّجِيمَ لَكَ سُفِكَتِ الدِّمَاءُ لَا شَرِيكَ لَكَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** . اللہ کے اسم سے اور اللہ کے قرب سے، تمام حمد اللہ کیلئے اور اللہ اتنا بلند و بالا ہے کہ اس کا شمار ممکن

نہیں۔ یہ ہمارے ایمان کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ ہماری حمد اور توصیف محمدؐ اور آلِ محمد علیہم السلام پر (اور ان علیہم السلام کے واسطے سے) ہم احکامات کی تکمیل کر سکیں۔ اور اظہارِ شکر ادا ہو۔ اور یہ علم نصیب ہوا ان کی کرم نوازی کا جو ان خاندانِ نبوت علیہم السلام کی طرف سے ہے۔ اگر بچہ لڑکا ہے تو کہدو۔ اے اللہ تو نے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ پس تو ہی بہتر انعام عطا کرتا ہے اور اپنی نعمتیں نچھاور کرتا ہے۔ اپنی مہربانی سے یہ ہماری کاوش قبول کر جو ہم نے تیری اور محمدؐ اور آلِ محمد علیہم السلام کی سنت پر قائم رہتے ہوئے انجام دی۔ شیطانِ مردود کو ہم سے دور فرما جو کہ پتھروں سے مار دیے جانے کا حقدار ہے۔ خون تیرے لیے ہی بہانا روا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں، تمام حمد اللہ کیلئے ہے جو عالمین کا مالک ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ يَرْفَعُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ تَقُولُ عَلَى الْعَقِيقَةِ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَ زَادَ فِيهِ اللَّهُمَّ لَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَ دَمُهَا بِدَمِهِ وَ عَظْمُهَا بِعَظْمِهِ وَ شَعْرُهَا بِشَعْرِهِ وَ جِلْدُهَا بِجِلْدِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ وِقَاءً لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ.

3- ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا عقیقہ پر تم کہا کرو اور اسی جیسا ذکر کیا اور اس میں اضافہ کیا۔ **اللَّهُمَّ لَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَ دَمُهَا بِدَمِهِ وَ عَظْمُهَا بِعَظْمِهِ وَ شَعْرُهَا بِشَعْرِهِ وَ جِلْدُهَا بِجِلْدِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ وِقَاءً لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ** .۔ اے اللہ اس کا گوشت اس کے گوشت کے بدلے میں ہے اور اس کا خون اس کے خون کے بدلے میں اور اس (جانور) کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کے بدلے میں اور اس کے بال اس کے بالوں کے لیے

اور اس کی کھال اس کی کھال کی (حفاظت) کیلئے ہے۔ اے اللہ اسے اس کی اور اس کے بیٹے کی حفاظت میں قرار دے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَذْبَحَ الْعَقِيقَةَ قُلْتَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيفاً مُسْلِماً وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ بِذَلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ بِسْمِ اللَّهِ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَ تُسَمِّي الْمَوْلُودَ بِاسْمِهِ ثُمَّ تَذْبَحُ.

4- محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے احمد بن حسن سے اس نے عمرو بن سعید سے اس نے مصدق بن صدقہ سے اس نے عمار بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب میں عقیقہ (کے جانور) کو ذبح کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں **يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيفاً مُسْلِماً وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ بِذَلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ بِسْمِ اللَّهِ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ** اے لوگوں میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ جس کو تم (اللہ کا) شریک قرار دیتے ہو۔ میں اپنا رخ اس کی طرف کرتا ہوں جس نے زمین اور آسمان خلق کیے۔ میں سچے دل سے اس کی اطاعت کرتا ہوں اور میں بے دین نہیں ہوں، میری عبادتیں، میری نماز، زندگی اور موت سب اللہ کی اطاعت میں ہے۔ جو تمام جہانوں کا مالک ہے اور اللہ کا کوئی شریک نہیں

ہے۔ پس اسی چیز کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور یہی میرا ایمان ہے اور میں سب سے پہلے (اللہ کے) حکم کی اطاعت کروں گا۔

اے اللہ (یہ تیری) طرف سے ہے، تیرے ہی لیے ہے، تیرے اسم کیلئے ہے بے شک اللہ کی بڑائی کا احاطہ ناممکن ہے۔ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد علیہم السلام پر اپنی رحمت نازل فرما اور قبول کر اس کیلئے جو اس کا بیٹا ہے۔ اور بچے اور باپ دونوں کا نام لے پھر ذبح کیا جائے۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ رُشَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَارِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ يُقَالُ عِنْدَ الْعَقِيقَةِ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ مَا وَهَبْتَ وَ أَنْتَ أَعْطَيْتَ اللَّهُمَّ فَتَقَبَّلْ مِنَّا عَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ (صلى الله عليه وآله) وَ نَسْتَعِيذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَ تُسَمِّي وَ تَذْبَحُ وَ تَقُولُ لَكَ سُفِكَتِ الدِّمَاءُ لَا شَرِيكَ لَكَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ اخْسَأِ الشَّيْطَانَ الرَّجِيمَ .

5- محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے علی بن سلیمان بن رشید سے اس نے حسن بن علی بن یقطین سے اس نے محمد بن ھاشم سے اس نے محمد بن مارد سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا عقیقہ کے وقت کہا جائے۔ **اللَّهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ مَا وَهَبْتَ وَ أَنْتَ أَعْطَيْتَ اللَّهُمَّ فَتَقَبَّلْ مِنَّا عَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ (صلى الله عليه وآله) وَ نَسْتَعِيذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَ تُسَمِّي وَ تَذْبَحُ وَ تَقُولُ لَكَ سُفِكَتِ الدِّمَاءُ لَا شَرِيكَ لَكَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ اخْسَأِ الشَّيْطَانَ الرَّجِيمَ .**۔ اے اللہ! یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے ہی لیے ہے جو تو نے عطا فرمایا ہے۔ اے اللہ ہم سے یہ قبول فرما جو تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے ہے۔ ہم اللہ کے حضور پناہ چاہتے ہیں۔ شیطان

مردود کے خلاف جو قابلِ رجم ہے۔ پھر نومولود کا نام لیا جائے اور جانور قربان کیا جائے اور کہا جائے (اے اللہ) تیرے لیے ہی میں نے یہ (جانور کا) خون بہایا۔ تیرا بے شک کوئی شریک نہیں۔ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اے اللہ شیطان رجیم کو ہم سے دور فرما۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ آدَمَ عَنِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام)قَالَ فِي الْعَقِيقَةِ إِذَا ذَبَحْتَ تَقُولُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيفاً مُسْلِماً وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ اللَّهُمَّ هَذَا عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ.

6-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے زکریا بن آدم سے اس نے کاہلی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عیقہ کے بارے میں فرمایا۔جب ذبح کیا جائے تو کہا جائے۔ **وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيفاً مُسْلِماً وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ اللَّهُمَّ هَذَا عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ** .۔ میں اللہ کی جانب رجوع کرتا ہوں جو زمین اور آسمانوں کا خلق کرنے والا ہے، صرف اس کی اطاعت میں اور میں لادین نہیں ہوں۔ میری نماز، عبادت، زندگی، موت، سب اللہ کی اطاعت میں ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اے اللہ یہ تیرے لیے ہے اور تیری ہی طرف سے ہے۔ اے اللہ یہ (ھدیہ) اس کی جو اس کا بیٹا ہے کی طرف سے ہے۔

بَاب أَنَّ الْأُمَّ لَا تَأْكُلُ مِنَ الْعَقِيقَةِ

ماں عقیقہ سے نہ کھائے

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام)قَالَ لَا تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مِنْ عَقِيقَةِ وَلَدِهَا وَ لَا بَأْسَ بِأَنْ تُعْطِيَهَا الْجَارَ الْمُحْتَاجَ مِنَ اللَّحْمِ.

1-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے عبد اللہ بن مغیرہ سے اس نے ابن مسکان سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ عورت اپنے بیٹے کے عقیقہ سے نہ کھائے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ اگر وہ اپنا گوشت کا حصہ کسی ضرورت مند ہمسائے کو دے دے۔

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ لَا يَأْكُلُ هُوَ وَ لَا أَحَدٌ مِنْ عِيَالِهِ مِنَ الْعَقِيقَةِ قَالَ وَ لِلْقَابِلَةِ الثُّلُثُ مِنَ الْعَقِيقَةِ فَإِنْ كَانَتِ الْقَابِلَةُ أُمَّ الرَّجُلِ أَوْ فِي عِيَالِهِ فَلَيْسَ لَهَا مِنْهَا شَيْءٌ وَ تُجْعَلُ أَعْضَاءً ثُمَّ يَطْبُخُهَا وَ يَقْسِمُهَا وَ لَا يُعْطِيهَا إِلَّا لِأَهْلِ الْوَلَايَةِ وَ قَالَ يَأْكُلُ مِنَ الْعَقِيقَةِ كُلُّ أَحَدٍ إِلَّا الْأُمَّ.

2-حسین بن محمد نے معلی بن محمد اور محمد بن یحییٰ سے انھوں نے احمد بن محمد سے سب نے وشاء سے اس نے احمد بن عائذ سے اس نے ابو خدیجہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ۔عقیقہ والا اور اسکے عیال میں سے ایک بھی عقیقہ سے نہ کھائے۔ فرمایا

اوردائیہ کے لیے عقیقہ کا تیسرا حصہ ہے اگر دائیہ اس آدمی کی ماں ہو یا اسکے عیال میں ہو تو اس کے لیے اسمیں سے کوئی چیز نہیں اور عقیقہ کے اعضاء جدا کیے جائیں پھر انہیں پکایا جائے اوراسے تقسیم کیا جائے اور ماسوائے اہل ولایت کے کسی کو نہ دیا جائے اور فرمایا۔عقیقہ سے ماں کے سوا ہر کوئی کھائے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ آدَمَ عَنِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) فِي الْعَقِيقَةِ قَالَ لَا تَطْعَمُ الْأُمُّ مِنْهَا شَيْئاً.

3-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے زکریا بن آدم سے اس نے کاہلی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عقیقہ کے بارے میں فرمایا۔ماں اس میں سے کوئی چیز نہ کھائے۔

باب أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) وَ فَاطِمَةَ (عليها السلام) عَقَّا عَنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ (عليهما السلام)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فاطمہ سلام اللہ علیہا نے حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کا عقیقہ کیا

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) عَنِ الْحَسَنِ (عليه السلام) بِيَدِهِ وَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ عَقِيقَةٌ عَنِ الْحَسَنِ وَ قَالَ اللَّهُمَّ عَظْمُهَا

بِعَظْمِهِ وَ لَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَ دَمُهَا بِدَمِهِ وَ شَعْرُهَا بِشَعْرِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَاءً لِمُحَمَّدٍ وَ آلِهِ .

1-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرار سے اس نے یونس سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن علیہ السلام کا عقیقہ اپنے ہاتھ سے کیا اور فرمایا۔ **بِسْمِ اللَّهِ عَقِيقَةٌ عَنِ الْحَسَنِ وَ قَالَ اللَّهُمَّ عَظْمُهَا بِعَظْمِهِ وَ لَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَ دَمُهَا بِدَمِهِ وَ شَعْرُهَا بِشَعْرِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَاءً لِمُحَمَّدٍ وَ آلِهِ ۔**

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) عَقَّتْ فَاطِمَةُ عَنِ ابْنَيْهَا وَ حَلَقَتْ رُءُوسَهُمَا فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ وَ تَصَدَّقَتْ بِوَزْنِ الشَّعْرِ وَرِقاً وَ قَالَ كَانَ نَاسٌ يُلَطِّخُونَ رَأْسَ الصَّبِيِّ فِي دَمِ الْعَقِيقَةِ وَ كَانَ أَبِي يَقُولُ ذَلِكَ شِرْكٌ.

2-محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے معاویۃ بن وہب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنے دونوں بیٹوں کا عقیقہ کیا اور انکے سر منڈوائے ساتویں دن اور انکے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی اور فرمایا لوگ عقیقہ کا خون بچے کے سر پر ملتے تھے جبکہ میرے بابا علیہ السلام فرمایا کرتے تھے ایسا کرنا شرک ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَاصِمٍ الْكُوزِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ (عليه السلام) بِكَبْشٍ وَ عَنِ

الْحُسَيْنِ (عليه السلام) بِكَبْشٍ وَ أَعْطَى الْقَابِلَةَ شَيْئاً وَ حَلَقَ رُؤُوسَهُمَا يَوْمَ سَابِعِهِمَا وَ وَزَنَ شَعْرَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِوَزْنِهِ فِضَّةً قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يُؤْخَذُ الدَّمُ فَيُلَطَّخُ بِهِ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَقَالَ ذَاكَ شِرْكٌ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ شِرْكٌ فَقَالَ لَوْ لَمْ يَكُنْ ذَاكَ شِرْكاً فَإِنَّهُ كَانَ يُعْمَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ نُهِيَ عَنْهُ فِي الْإِسْلَامِ .

3-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے عاصم کوزی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا آپ علیہ السلام اپنے بابا علیہ السلام سے روایت فرمارہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن علیہ السلام کا عقیقہ ایک دنبے سے کیا اور حسین علیہ السلام کا ایک دنبے سے کیا اور دائیہ کو کوئی چیز عطا فرمائی اور انکے نزول کے ساتویں روز انکے سر منڈوائے اور انکے بالوں کا وزن کیا اور انکے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی۔ میں نے عرض کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خون لیا اور بچوں کے سر پر ملا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ شرک ہے۔ میں نے عرض کی۔ سبحان اللہ شرک ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر شرک نہ ہوتا جو جاہلیت میں کیا جاتا تھا تو اسلام اس سے منع نہ کرتا۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) عَنِ الْعَقِيقَةِ وَ الْحَلْقِ وَ التَّسْمِيَةِ بِأَيِّهَا يُبْدَأُ قَالَ يُصْنَعُ ذَلِكَ كُلُّهُ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ يُحْلَقُ وَ يُذْبَحُ وَ يُسَمَّى ثُمَّ ذَكَرَ مَا صَنَعَتْ فَاطِمَةُ (عليها السلام) لِوُلْدِهَا ثُمَّ قَالَ يُوزَنُ الشَّعْرُ وَ يُتَصَدَّقُ بِوَزْنِهِ فِضَّةً .

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عقیقہ سر مونڈنے اور نام رکھنے کے

بارے میں سوال کیا کہ ان میں سے کس سے ابتداء کی جائے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ سب ایک ہی ساعت میں کیا جائے سر مونڈا جائے اور ذبح کیا جائے اور نام رکھا جائے پھر ذکر فرمایا اس کا کہ جو فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنی اولاد کے لیے کیا۔ پھر فرمایا بالوں کا وزن کیا جائے اور انکے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی جائے۔

5- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ سَمَّى رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) حَسَناً وَ حُسَيْناً (عليهما السلام) يَوْمَ سَابِعِهِمَا وَ عَقَّ عَنْهُمَا شَاةً شَاةً وَ بَعَثُوا بِرِجْلِ شَاةٍ إِلَى الْقَابِلَةِ وَ نَظَرُوا مَا غَيْرُهُ فَأَكَلُوا مِنْهُ وَ أَهْدَوْا إِلَى الْجِيرَانِ وَ حَلَقَتْ فَاطِمَةُ (عليها السلام) رُءُوسَهُمَا وَ تَصَدَّقَتْ بِوَزْنِ شَعْرِهِمَا فِضَّةً.

5- حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے اس نے ابان سے اس نے یحییٰ بن ابی العلاء سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کا نام انکے ظہور کے ساتویں روز رکھا اور انکا ایک ایک بکری سے عقیقہ کیا اور بکری کی ایک ٹانگ دائیہ کی طرف بھیجی اور اسکے علاوہ بچا لیا پس اسمیں سے انہوں نے کھایا اور ہمسائیوں کو بھیجا اور فاطمہ سلام اللہ علیہا نے انکے سر مونڈے اور انکے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (عليه السلام) عَنِ التَّهْنِئَةِ بِالْوَلَدِ مَتَى فَقَالَ إِنَّهُ قَالَ لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ هَبَطَ جَبْرَئِيلُ بِالتَّهْنِئَةِ عَلَى النَّبِيِّ (صلى الله عليه وآله) فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ وَ أَمَرَهُ أَنْ يُسَمِّيَهُ وَ يُكَنِّيَهُ وَ يَحْلِقَ رَأْسَهُ وَ يَعُقَّ عَنْهُ وَ يَثْقُبَ أُذُنَهُ وَ كَذَلِكَ كَانَ حِينَ وُلِدَ الْحُسَيْنُ

(عليه السلام)أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ فَأَمَرَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ وَ كَانَ لَهُمَا ذُؤَابَتَانِ فِي الْقَرْنِ الْأَيْسَرِ وَ كَانَ الثَّقْبُ فِي الْأُذُنِ الْيُمْنَى فِي شَحْمَةِ الْأُذُنِ وَ فِي الْيُسْرَى فِي أَعْلَى الْأُذُنِ فَالْقُرْطُ فِي الْيُمْنَى وَ الشَّنْفُ فِي الْيُسْرَى وَ قَدْ رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ (صلى الله عليه وآله) تَرَكَ لَهُمَا ذُؤَابَتَيْنِ فِي وَسَطِ الرَّأْسِ وَ هُوَ أَصَحُّ مِنَ الْقَرْنِ.

6- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حسین بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضاعلیہ السلام سے سوال کیا لڑکوں کی مبارک بادی کے بارے میں کہ وہ کب ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا جب حسن بن علی علیہ السلام کا ظہور ہوا تو جبرائیل نازل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبارک باد دینے کے لیے ساتویں روز اور انہیں کہا کہ اس کا نام رکھیں اور کنیت رکھیں اور اسکا سر مونڈا جائے اور اسکا عقیقہ کیا جائے اور اسکے کان چھیدے جائیں اور اسی طرح جب حسین علیہ السلام کا ظہور ہوا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ساتویں روز آیااوراسی طرح کا کرنے کو کہا فرمایاان دونوں علیہما السلام کی سر میں بائیں جانب چوٹیاں تھیں اور دائیں کان میں کان کی لو میں چھید تھا اوراور بائیں میں کان کے اوپر چھید تھا پس انکے دائیں کان میں بالی اور بائیں کان میں اپرن تھا اورروایت کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے سر کے درمیان میں چوٹیاں چھوڑیں تھیں اور یہ سر میں ایک جانب سے زیادہ تھی۔

باب أَنَّ أَبَا طَالِبٍ عَقَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله)

ابو طالب علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقیقہ کیا

1- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ (عليه السلام) قَالَ عَقَّ أَبُو طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) يَوْمَ السَّابِعِ وَ دَعَا آلَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا مَا هَذِهِ فَقَالَ عَقِيقَةُ أَحْمَدَ قَالُوا لِأَيِّ شَيْءٍ سَمَّيْتَهُ أَحْمَدَ قَالَ سَمَّيْتُهُ أَحْمَدَ لِمَحْمَدَةِ أَهْلِ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ.

1- علی بن محمد بن بندار نے ابراہیم بن اسحاق احمر سے اس نے احمد بن حسن سے اس نے ابو العباس سے اس نے جعفر بن اسماعیل سے اس نے ادریس سے اس نے ابو سائب سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے انہوں نے اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ابو طالب علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقیقہ ساتویں روز کیا اور آل ابی طالب علیہا السلام کو دعوت دی تو انہوں نے کہا یہ کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقیقہ ہے۔ انہوں نے کہا آپ علیہ السلام نے انکا نام احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس وجہ سے رکھا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا میں نے ان کا نام احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لیے رکھا ہے کیونکہ زمین و آسمان والوں کے ہاں اسکی تعریف ہوتی ہے۔

باب التَّطْهِيرِ

ختنہ کرانا

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ اخْتِنُوا أَوْلَادَكُمْ لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ فَإِنَّهُ أَطْهَرُ وَ أَسْرَعُ لِنَبَاتِ اللَّحْمِ وَ إِنَّ الْأَرْضَ لَتَكْرَهُ بَوْلَ الْأَغْلَفِ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) إِنَّ ثَقْبَ أُذُنِ الْغُلَامِ مِنَ السُّنَّةِ وَ خِتَانَهُ لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ مِنَ السُّنَّةِ.

1- علی بن ابراہیم نے ہارون بن مسلم سے اس نے مسعدة بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اپنی اولاد کا ختنہ ساتویں روز کرو کیونکہ یہ پاکیزہ اور گوشت اگنے میں جلدی کرنے والا ہے اور یقیناً زمین غیر مختون کے پیشاب سے کراہت کرتی ہے۔اور انہی اسناد کے ساتھ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! لڑکے کے کان چھیدنا سنت ہے اور اس کا ختنہ کرنا سات دنوں کے اندر اندر سنت ہے۔

2- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) طَهِّرُوا أَوْلَادَكُمْ يَوْمَ السَّابِعِ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ وَ أَطْهَرُ وَ أَسْرَعُ لِنَبَاتِ اللَّحْمِ وَ إِنَّ الْأَرْضَ تَنْجَسُ مِنْ بَوْلِ الْأَغْلَفِ أَرْبَعِينَ صَبَاحاً .

2- علی نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اپنی اولاد کا ساتویں دن

ختنہ کرو کیونکہ یہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے اور گوشت کو جلدی اگاتا ہے اور یقیناً زمین غیر مختون کے پیشاب سے چالیس دن نجس رہتی ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ (عليه السلام) أَنَّهُ رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِينَ (عليهما السلام) أَنِ اخْتِنُوا أَوْلَادَكُمْ يَوْمَ السَّابِعِ يَطَّهَّرُوا وَ إِنَّ الْأَرْضَ تَضِجُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ بَوْلِ الْأَغْلَفِ وَ لَيْسَ جُعِلْتُ فِدَاكَ لِحَجَّامِي بَلَدِنَا حِذْقٌ بِذَلِكَ وَ لَا يَخْتِنُونَهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَ عِنْدَنَا حَجَّامُ الْيَهُودِ فَهَلْ يَجُوزُ لِلْيَهُودِ أَنْ يَخْتِنُوا أَوْلَادَ الْمُسْلِمِينَ أَمْ لَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَوَقَّعَ (عليه السلام) السُّنَّةُ يَوْمَ السَّابِعِ فَلَا تُخَالِفُوا السُّنَنَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

3- محمد بن یحییٰ نے اور محمد بن عبداللہ نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ اس نے ابو محمد علیہ السلام کی طرف لکھا کہ صادقین علیہما السلام سے روایت کی گئی ہے کہ اپنی اولاد کا ساتویں دن ختنہ کرو اور انہیں پاک بناؤ کیونکہ زمین غیر مختون کے پیشاب سے اللہ عزوجل کے حضور چیخ و پکار کرتی ہے۔ تو میں نے رقعہ لکھا کہ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں ہمارے علاقے میں کوئی حاذق (قابل) حجام نہیں ہے، بچے کا ساتویں دن ختنہ نہیں ہو سکتا ہے ہمارے ہاں حجام یہودی ہیں تو کیا درست ہے کہ یہودی مسلمانوں کی اولاد کا ختنہ کریں یا نہیں، انشاء اللہ تو آپ علیہ السلام نے جواباً تحریر فرمایا! سنت ساتویں دن ہے پس تم سنتوں کی مخالفت نہ کرو، انشاء اللہ۔

4- وَ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (عليه السلام) عَنْ خِتَانِ الصَّبِيِّ

لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ مِنَ السُّنَّةِ هُوَ أَوْ يُؤَخَّرُ وَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ مِنَ السُّنَّةِ وَ إِنْ أُخِّرَ فَلَا بَأْسَ.

4-اور اس نے احمد بن محمد سے اس نے حسن بن علی بن یقطین سے اس نے اپنے بھائی حسین سے اس نے اپنے باپ علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا بچے کے ختنہ کے بارے میں سات دنوں میں سنت ہے یا موخر بھی کیا جا سکتا ہے؟ اور ان میں سے افضل کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! سات دنوں میں سنت ہے اور اگر تاخیر ہو جائے تو کوئی قباحت نہیں۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ مِنَ الْحَنِيفِيَّةِ الْخِتَانُ.

5-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! ختنہ حنیفیت (پاکیزگی) میں سے ہے۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ الْمَوْلُودُ يُعَقُّ عَنْهُ وَ يُخْتَنُ لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ.

6-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے عبد اللہ بن مغیرہ سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! نو مولود کا عقیقہ اور ختنہ سات دنوں میں کیا جائے۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ اخْتَتَنَ وَ لَوْ بَلَغَ ثَمَانِينَ.

7- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! جب آدمی اسلام لائے اس کا ختنہ کیا جائے اگرچہ وہ اسی سال کا ہی کیوں نہ ہو۔

باب خَفْضِ الْجَوَارِي

لڑکیوں کا ختنہ

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (عليه السلام)عَنِ الْجَارِيَةِ تُسْبَى مِنْ أَرْضِ الشِّرْكِ فَتُسْلِمُ فَتُطْلَبُ لَهَا مَنْ يَخْفِضُهَا فَلَا نَقْدِرُ عَلَى امْرَأَةٍ فَقَالَ أَمَّا السُّنَّةُ فِي الْخِتَانِ عَلَى الرِّجَالِ وَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ.

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابن رئاب سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس لونڈی کے بارے میں کہ جسے مشرکین کے علاقہ سے اسیر بنایا گیا تو وہ اسلام لائی تو اس کے ختنہ کرنے والی عورت کو ہم نے بہت تلاش کیا مگر وہ ہمیں نہ ملی ؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! ختنہ کرنے میں مردوں پر سنت ہے عورتوں پر نہیں۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام)قَالَ خِتَانُ الْغُلَامِ مِنَ السُّنَّةِ وَ خَفْضُ الْجَوَارِي لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ.

2- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! لڑکے کا ختنہ کرنا سنت ہے جب کہ لڑکیوں کا ختنہ کرنا سنت نہیں ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام)قَالَ خَفْضُ الْجَارِيَةِ مَكْرُمَةٌ وَ لَيْسَتْ مِنَ السُّنَّةِ وَ لَا شَيْئاً وَاجِباً وَ أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنَ الْمَكْرُمَةِ.

3- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ہارون بن مسلم سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! لڑکی کا ختنہ مکرم ہے لیکن سنت میں سے نہیں اور نہ ہی واجبات میں سے کوئی چیز ہے اور کون سی چیز مکرم سے افضل ہوتی ہے۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ الْخِتَانُ فِي الرَّجُلِ سُنَّةٌ وَ مَكْرُمَةٌ فِي النِّسَاءِ.

4- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے اپنے بعض اصحاب سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! ختنہ مردوں میں سنت اور عورتوں میں مکرم (عزت بخشی) ہے۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا أُمُّ طَيْبَةَ تَخْفِضُ الْجَوَارِيَ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّ طَيْبَةَ إِذَا أَنْتِ خَفَضْتِ امْرَأَةً فَأَشِمِّي وَ لَا تُجْحِفِي فَإِنَّهُ أَصْفَى لِلَّوْنِ وَ أَحْظَى عِنْدَ الْبَعْلِ.

5-ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے خلف بن حماد سے اس نے عمرو بن ثابت سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! ایک عورت تھی کہ جسے اُمّ طیبّہ کہا جاتا تھا اور وہ لڑکیوں کے ختنے کرتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلا کر اس سے فرمایا! اے اُمّ طیّبہ، جب تم لڑکیوں کا ختنہ کرو تو تھوڑا سا کرو اور جڑ سے مت کرو، ایسا کرنا رنگ کو نکھارتا ہے اور شوہر کے نزدیک محبوب بناتا ہے۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ لَمَّا هَاجَرْنَ النِّسَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) هَاجَرَتْ فِيهِنَّ امْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا أُمُّ حَبِيبٍ وَ كَانَتْ خَافِضَةً تَخْفِضُ الْجَوَارِيَ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) قَالَ لَهَا يَا أُمَّ حَبِيبٍ الْعَمَلُ الَّذِي كَانَ فِي يَدِكِ هُوَ فِي يَدِكِ الْيَوْمَ قَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَرَاماً فَتَنْهَانِي عَنْهُ قَالَ لَا بَلْ حَلَالٌ فَادْنِي مِنِّي حَتَّى أُعَلِّمَكِ قَالَتْ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ يَا أُمَّ حَبِيبٍ إِذَا أَنْتِ فَعَلْتِ فَلَا تَنْهَكِي أَيْ لَا تَسْتَأْصِلِي وَ أَشِمِّي فَإِنَّهُ أَشْرَقُ لِلْوَجْهِ وَ أَحْظَى عِنْدَ الزَّوْجِ.

6-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے ہارون بن جہم سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام

نے فرمایا! جب عورتیں ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئیں تو ان میں ایک عورت کہ جسے اُمّ حبیب کہا جاتا تھا نے بھی ہجرت کی اور وہ ختنہ کرنے والی تھی کہ لڑکیوں کا ختنہ کرتی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھا تو اس سے فرمایا !اے اُمّ حبیب وہ کام جو تیرے ہاتھ میں تھا کیا آج بھی تیرے ہاتھ میں ہے ؟اس نے عرض کی ،جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر یہ کہ جب وہ حرام ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اس سے منع فرمادیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نہیں بلکہ حلال ہے میرے نزدیک آؤ تاکہ تمہیں بتاؤں عورت کہتی ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے امّ حبیب جب تم ایسا کرو تو جڑ سے مت کاٹو بلکہ تھوڑا سا کاٹو کیونکہ یہ چہرے کو روشن کرتا ہے اور شوہر کے نزدیک انتہائی محبوب بناتا ہے۔

باب أَنَّهُ إِذَا مَضَى السَّابِعُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْحَلْقُ

جب ساتواں دن گزر جائے تو اس کا سر مونڈنا واجب نہیں

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ (عليه السلام) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ مَوْلُودٍ يُحْلَقُ رَأْسُهُ بَعْدَ يَوْمِ السَّابِعِ فَقَالَ إِذَا مَضَى سَبْعَةُ أَيَّامٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَلْقٌ.

1- محمد بن یحییٰ نے العمرکی بن علی سے اس نے علی علیہ السلام بن جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے بھائی ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا نومولود کے بارے میں

کہ کیا ساتویں دن کے بعد اس کا سر مونڈا جائے گا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا جب سات دن گزر جائیں تو اس کا سر مونڈنا واجب نہیں ہے۔

باب نَوَادِرَ

نوادر

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) عَنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ فَيَمُوتُ يَوْمَ السَّابِعِ هَلْ يُعَقُّ عَنْهُ قَالَ إِنْ كَانَ مَاتَ قَبْلَ الظُّهْرِ لَمْ يُعَقَّ عَنْهُ وَ إِنْ مَاتَ بَعْدَ الظُّهْرِ عُقَّ عَنْهُ.

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن خالد سے اس نے سعد بن سعد سے اس نے ادریس بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس نومولود کے بارے میں جو پیدا ہونے کے ساتویں دن مر جاتا ہے کیا اس کا عقیقہ کیا جائے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اگر نومولود ساتویں دن ظہر سے پہلے مر جائے تو اس کا عقیقہ نہ کیا جائے اور اگر ظہر کے بعد مرا تو اس کا عقیقہ کیا جائے گا۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي هَارُونَ مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَلِيساً لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) بِالْمَدِينَةِ فَفَقَدَنِي أَيَّاماً ثُمَّ إِنِّي جِئْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي لَمْ أَرَكَ مُنْذُ أَيَّامٍ يَا أَبَا هَارُونَ فَقُلْتُ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ فِيهِ فَمَا سَمَّيْتَهُ قُلْتُ سَمَّيْتُهُ مُحَمَّداً قَالَ فَأَقْبَلَ بِخَدِّهِ نَحْوَ الْأَرْضِ وَ هُوَ يَقُولُ مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ حَتَّى كَادَ يَلْصَقُ خَدُّهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ بِنَفْسِي وَ بِوُلْدِي وَ بِأَهْلِي وَ

بِأَبَوَيَّ وَ بِأَهْلِ الْأَرْضِ كُلِّهِمْ جَمِيعاً الْفِدَاءُ لِرَسُولِ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) لَا تَسُبَّهُ وَ لَا تَضْرِبْهُ وَ لَا تُسِئْ إِلَيْهِ وَ اعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْأَرْضِ دَارٌ فِيهَا اسْمُ مُحَمَّدٍ إِلَّا وَ هِيَ تُقَدَّسُ كُلَّ يَوْمٍ ثُمَّ قَالَ لِي عَقَقْتَ عَنْهُ قَالَ فَأَمْسَكْتُ قَالَ وَ قَدْ رَآنِي حَيْثُ أَمْسَكْتُ ظَنَّ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْ فَقَالَ يَا مُصَادِفُ ادْنُ مِنِّي فَوَ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ مَا قَالَ لَهُ إِلَّا أَنِّي ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ أَمَرَ لِي بِشَيْءٍ فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ فَقَالَ لِي كَمَا أَنْتَ يَا أَبَا هَارُونَ فَجَاءَنِي مُصَادِفٌ بِثَلَاثَةِ دَنَانِيرَ فَوَضَعَهَا فِي يَدِي فَقَالَ يَا أَبَا هَارُونَ اذْهَبْ فَاشْتَرِ كَبْشَيْنِ وَ اسْتَسْمِنْهُمَا وَ اذْبَحْهُمَا وَ كُلْ وَ أَطْعِمْ.

2- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے ابوہارون آل جعدہ کے غلام سے روایت کی ہے کہ میں مدینہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس بیٹھتا تھا پس میں چند دن نہ جاسکا پھر میں آپ علیہ السلام کے پاس گیا تو مجھے فرمایا! اے ابوہارون پچھلے دنوں میں نے تمہیں نہیں دیکھا؟ میں نے عرض کی، میرے لڑکا پیدا ہوا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا ! اللہ تمہارے لیے اس میں برکت دے تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کی میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے۔ راوی کہتا ہے، پس آپ علیہ السلام نے اپنا رخسار زمین کی طرف کیا اور فرمارہے تھے محمد محمد محمد یہاں تک کہ آپ کا رخسار زمین سے لگنے لگا پھر فرمایا میری جان، میری اولاد، میرے اہل و عیال، میرے ماں باپ اور زمین والے سارے کے سارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان، تم اس بچے کو گالی نہ دینا اور اسے مارنا نہیں اور اس کے بارے میں برا نہ سوچنا جان لو کہ زمین پر کوئی گھر ایسا نہیں کہ جس میں نام محمد ہو مگر یہ کہ اس گھر کی ہر روز پاکیزگی بیان کی جاتی ہے پھر مجھے فرمایا! کیا تو نے اس کا عقیقہ کیا ہے؟ میں خاموش ہو گیا، راوی کہتا ہے کہ جب آپ علیہ السلام نے مجھے خاموش دیکھا تو گمان کیا کہ میں نے ایسا نہیں کیا تو فرمایا! اے مصادف میرے قریب آؤ، راوی کہتا ہے کہ اللہ کی قسم میں

نہیں جانتا کہ آپ علیہ السلام نے اس سے کیا فرمایا مگر یہ کہ اُسے میرے لیے کسی چیز کا حکم دیا ، پس میں اُٹھنے لگا تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا! اے ابو ہارون، کہاں جارہے ہو رکو، پس مصادف میرے پاس تین دینار لایا اور میرے ہاتھ پر رکھے اور فرمایا اے ابو ہارون، دو جانور خریدو اور انہیں موٹا کرو اور انہیں ذبح کرو اور کھاؤ اور کھلاؤ۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَعُقَّ عَنْ وَلَدِهِ حَتَّى كَبِرَ وَ كَانَ غُلَاماً شَابّاً أَوْ رَجُلًا قَدْ بَلَغَ قَالَ إِذَا ضُحِّيَ عَنْهُ أَوْ ضَحَّى الْوَلَدُ عَنْ نَفْسِهِ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنْهُ عَقِيقَتُهُ وَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) الْمَوْلُودُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ فَكَّهُ أَبَوَاهُ أَوْ تَرَكَاهُ.

3-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد اور علی بن ابراہیم سے اُس نے اپنے باپ سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے اپنے بچے کا عقیقہ نہ کیا یہاں تک کہ وہ بڑا ہو گیا اور وہ جوان لڑکا یا مرد بن گیا، آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب وہ شخص اپنے بیٹے کی طرف سے قربان کرے یا وہ خود اپنی طرف سے قربانی کرے تو وہ اس کے عقیقہ کے لیے مجزی (کافی) ہو گا اور فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ہر نومولود عقیقہ کے عوض رہن رکھا ہوا ہے اس کے والدین اسے چھڑا لیں یا اس کو چھوڑ دیں۔

باب كَرَاهِيَةِ الْقَنَازِعِ

سر کے بالوں کو کچھ مونڈنا اور کچھ متفرق ٹکڑوں میں باقی رہنے دینے کی کراہت

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) لَا تَحْلِقُوا الصِّبْيَانَ الْقَزَعَ وَ الْقَزَعُ أَنْ يَحْلِقَ مَوْضِعاً وَ يَدَعَ مَوْضِعاً.

1- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! بچوں کے سر کو متفرق حصوں سے مت مونڈو اور متفرق حصوں سے مونڈنا یہ ہے کہ ایک جگہ سے مونڈا جائے اور ایک جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْقَزَعَ فِي رُءُوسِ الصِّبْيَانِ وَ ذَكَرَ أَنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُحْلَقَ الرَّأْسُ إِلَّا قَلِيلًا وَ يُتْرَكَ وَسَطُ الرَّأْسِ يُسَمَّى الْقَزَعَةَ.

2- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے اس نے ابن القداح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام بچوں کے سروں کو متفرق مونڈنے کو ناپسند فرماتے تھے اور متفرق مونڈے کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ سر کو تھوڑا سا مونڈنا اور سر کے درمیان میں بال چھوڑ دینے کو کہتے ہیں۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ (صلى الله عليه وآله) بِصَبِيٍّ يَدْعُو لَهُ وَ لَهُ قَنَازِعُ فَأَبَى أَنْ يَدْعُوَ لَهُ وَ أَمَرَ بِحَلْقِ رَأْسِهِ وَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) بِحَلْقِ شَعْرِ الْبَطْنِ.

3- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بچے کولایا گیا کہ اس کے لیے دعا کریں جب کہ اس کا سر متفرق مونڈا ہوا تھا تو آپ علیہ السلام نے اس کے لیے دعا کرنے سے انکار فرمایا اور اس کے سارے سر کو مونڈنے کا حکم دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیٹ کے بالوں کو مونڈنے کا حکم بھی دیا۔

باب الرَّضَاعِ

رضاعت

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) مَا مِنْ لَبَنٍ يُرْضَعُ بِهِ الصَّبِيُّ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَيْهِ مِنْ لَبَنِ أُمِّهِ.

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے طلحہ بن زید سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! جس دودھ

کے (دوسری عورت کے) ساتھ بچے کی رضاعت کی جاتی ہے وہ اس کی ماں کے دودھ سے زیادہ بابرکت ہوتا ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ إِسْحَاقَ بِنْتِ سُلَيْمَانَ قَالَتْ نَظَرَ إِلَيَّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) وَ أَنَا أُرْضِعُ أَحَدَ بَنِيَّ مُحَمَّداً أَوْ إِسْحَاقَ فَقَالَ يَا أُمَّ إِسْحَاقَ لَا تُرْضِعِيهِ مِنْ ثَدْيٍ وَاحِدٍ وَ أَرْضِعِيهِ مِنْ كِلَيْهِمَا يَكُونُ أَحَدُهُمَا طَعَاماً وَ الْآخَرُ شَرَاباً.

2- محمد بن یحییٰ نے سلمہ بن خطاب سے اس نے محمد بن موسیٰ سے اس نے محمد بن العباس بن ولید سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اس کی ماں اُمّ اسحاق بنت سلیمان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میری طرف دیکھا تو میں اپنے بیٹوں میں سے محمد یا اسحاق کو دودھ پلا رہی تھی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اے امّ اسحاق، اسے ایک پستان سے دودھ مت پلاؤ بلکہ اسے دونوں سے پلاؤ کیونکہ ان میں سے ایک میں کھانا اور دوسرے میں پینا ہوتا ہے۔

3- مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ الرَّضَاعُ وَاحِدٌ وَ عِشْرُونَ شَهْراً فَمَا نَقَصَ فَهُوَ جَوْرٌ عَلَى الصَّبِيِّ.

3- محمد نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے عمار بن مروان سے اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! رضاعت اکیس (21) ماہ ہے جو اس سے کم ہو وہ بچے پر ظلم ہے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام)عَنِ الرَّضَاعِ فَقَالَ لَا تُجْبَرُ الْحُرَّةُ عَلَى رَضَاعِ الْوَلَدِ وَ تُجْبَرُ أُمُّ الْوَلَدِ.

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے علی بن محمد قاسانی سے اس نے قاسم بن محمد جوہری سے اس نے سلیمان بن داؤد منقری سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا رضاعت کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! آزاد عورت کو بچے کی رضاعت پر مجبور نہ کرو اور اُمّ ولد کنیز کو مجبور کرو۔

5- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) فِي رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَ تَرَكَ صَبِيّاً فَاسْتُرْضِعَ لَهُ فَقَالَ أَجْرُ رَضَاعِ الصَّبِيِّ مِمَّا يَرِثُ مِنْ أَبِيهِ وَ أُمِّهِ.

5- علی نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہمارے کچھ اصحاب سے اس نے ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! امیر المومنین علیہ السلام نے فیصلہ دیا اس شخص کے بارے میں جو مر گیا اور ایک چھوٹے بچے کو چھوڑ گیا اور اس کی رضاعت کی گئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! بچے کی رضاعت کی اُجرت اس سے لی جائے گی کہ جو بچے نے اپنے ماں باپ سے وراثت میں پایا ہے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لا تُضَارَّ والِدَةٌ بِوَلَدِها وَ لا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ فَقَالَ كَانَتِ الْمَرَاضِعُ مِمَّا يَدْفَعُ إِحْدَاهُنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَرَادَ الْجِمَاعَ تَقُولُ لَا

أَدَعُكَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَحْبَلَ فَأَقْتُلَ وَلَدِي هَذَا الَّذِي أُرْضِعُهُ وَ كَانَ الرَّجُلُ تَدْعُوهُ الْمَرْأَةُ فَيَقُولُ أَخَافُ أَنْ أُجَامِعَكِ فَأَقْتُلَ وَلَدِي فَيَدَعُهَا وَ لَا يُجَامِعُهَا فَنَهَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ ذَلِكَ أَنْ يُضَارَّ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ . عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) نَحْوَهُ وَ زَادَ وَ أَمَّا قَوْلُهُ وَ عَلَى الْوارِثِ مِثْلُ ذلِكَ فَإِنَّهُ نَهَى أَنْ يُضَارَّ بِالصَّبِيِّ أَوْ يُضَارَّ أُمُّهُ فِي رَضَاعِهِ وَ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْخُذَ فِي رَضَاعِهِ فَوْقَ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ قَبْلَ ذَلِكَ كَانَ حَسَناً وَ الْفِصَالُ هُوَ الْفِطَامُ.

6- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن اسماعیل اور حسین بن سعید سے سب نے محمد بن فضیل سے اس نے ابو صبّاح کنّانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ عزوجل کے قول ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے اور باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے نقصان نہ پہچایا جائے (بقرہ232) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! جن چیزوں سے رضاعت کے ذریعے دفاع کیا جاتا ہے ان میں سے ایک مرد ہے جب وہ جماع کا ارادہ کرتا ہے تو عورت کہتی ہے میں تمہیں یہ کرنے کے لیے نہ چھوڑوں گی مجھے خوف ہے کہ میں حاملہ ہو جاؤں اور اس بچے کا قتل کروں کہ جس کو میں دودھ پلا رہی ہوں اور مرد کو جب عورت بلاتی ہے تو وہ کہتا ہے مجھے خوف ہے کہ میں تم سے جماع کروں اور اپنے بچے کا قتل کروں اور وہ اسے چھوڑ دیتا ہے اور اس سے جماع نہیں کرتا، پس اللہ عزوجل نے اسے منع فرمایا ہے کہ مرد عورت کو نقصان دے اور عورت مرد کو نقصان دے۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس جیسی روایت کی ہے اور اس میں اضافہ کیا ہے کہ جہاں تک اللہ عزوجل کا قول و علی الوارث مثل ذلک ہے تو اللہ عزوجل نے منع فرمایا ہے کہ بچے کے ذریعے نقصان

دیا جائے یا وہ بچے کی ماں کو اس کی رضاعت میں نقصان دے اور اس عورت کو حق نہیں ہے کہ وہ اس بچے کی رضاعت میں دو سال سے زیادہ کا عرصہ لے اور اگر مرد جب علیحدہ کرنے کا ارادہ کرے تو آپس میں مشورہ کر لیں اور آپس کی رضامندی سے ایسا کریں یہ بہتر ہے اور علیحدگی سے مراد دودھ چھڑانا ہے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) فِي رَجُلٍ مَاتَ وَ تَرَكَ امْرَأَةً وَ مَعَهَا مِنْهُ وَلَدٌ فَأَلْقَتْهُ عَلَى خَادِمٍ لَهَا فَأَرْضَعَتْهُ ثُمَّ جَاءَتْ تَطْلُبُ رَضَاعَ الْغُلَامِ مِنَ الْوَصِيِّ فَقَالَ لَهَا أَجْرُ مِثْلِهَا وَ لَيْسَ لِلْوَصِيِّ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ حَجْرِهَا حَتَّى يُدْرِكَ وَ يَدْفَعَ إِلَيْهِ مَالَهُ.

7- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے ابن سنان سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے کہ جو مر گیا اور اس نے ایک عورت چھوڑی کہ جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا پس اس عورت نے بچے کو اپنی کنیز کے حوالے کیا جس نے اسے دودھ پلایا اور پھر وصی سے اس عورت نے بچے کی رضاعت کی اُجرت طلب کرنا شروع کی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس عورت کو اس جیسی عورتوں کی رضاعت جیسا اجر دینا واجب ہے اور وصی کو حق نہیں کہ اس بچے کو اس عورت کی گود سے اُٹھا لے یہاں تک کہ وہ بچہ بالغ ہو اور وصی اس کا مال اسے سپرد کرے۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (عليه السلام) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّبِيِّ هَلْ يُرْضَعُ أَكْثَرَ مِنْ سَنَتَيْنِ فَقَالَ عَامَيْنِ قُلْتُ فَإِنْ زَادَ عَلَى سَنَتَيْنِ هَلْ عَلَى أَبَوَيْهِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ قَالَ لَا.

8- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن خالد سے اس نے سعد بن سعد الاشعری سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے بچے کے بارے میں سوال کیا کہ کیا اسے دو سال سے زیادہ دودھ پلایا جا سکتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! صرف دو سال، میں نے عرض کی اگر دو سال سے کچھ زیادہ ہو جائے تو کیا اس کے والدین پر کچھ خلاف واجب ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں۔

باب فِي ضَمَانِ الظِّئْرِ

اُجرت پر دودھ پلانے والی عورت کی ذمہ داری

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَ حَمَّادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ ظِئْراً فَدَفَعَ إِلَيْهَا وَلَدَهُ فَانْطَلَقَتِ الظِّئْرُ فَدَفَعَتْ وَلَدَهُ إِلَى ظِئْرٍ أُخْرَى فَغَابَتْ بِهِ حِيناً ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ طَلَبَ وَلَدَهُ مِنَ الظِّئْرِ الَّتِي كَانَ أَعْطَاهَا إِيَّاهُ فَأَقَرَّتْ أَنَّهَا اسْتَأْجَرَتْهُ وَ أَقَرَّتْ بِقَبْضِهَا وَلَدَهُ وَ أَنَّهَا كَانَتْ دَفَعَتْهُ إِلَى ظِئْرٍ أُخْرَى فَقَالَ عَلَيْهَا الدِّيَةُ أَوْ تَأْتِيَ بِهِ.

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے جمیل بن دراج سے اور حماد سے اس نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اُجرت پر دودھ پلانے والی عورت سے اُجرت طے کی اور اپنا بچہ اس کے حوالے کر دیا پس وہ دودھ پلانے والی چلی گئی اور اس نے اس کا بچہ کسی اور عورت کو اُجرت پر دودھ پلانے والی کے حوالے کر دیا پس وہ دوسری اس بچے کو لے

کر اس وقت غائب ہو گئی پھر اس شخص نے اس دودھ پلانے والی سے اپنے بچے کو طلب کیا کہ جس کے حوالے اس نے کیا تھا تو اس عورت نے اقرار کیا کہ اس شخص نے اسے اجرت پر لیا تھا اور یہ بھی اقرار کرتی ہے کہ اس نے اس کے بچے کو اپنے قبضے میں لیا تھا اور اس نے اس بچے کو دوسری اُجرت پر دودھ پلانے والی کے حوالے کیا تھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس عورت پر دیت دیناواجب ہے یا اس بچے کو لائے۔

2- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) فِي رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ ظِئْراً فَغَابَتْ بِوَلَدِهِ سِنِينَ ثُمَّ إِنَّهَا جَاءَتْ بِهِ فَأَنْكَرَتْهُ أُمُّهُ وَ زَعَمَ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ لَا يَعْرِفُونَهُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ الظِّئْرُ مَأْمُونَةٌ.

2-ابن محبوب نے جمیل بن صالح سے اس نے سلیمان بن خالد سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے کہ جس نے ایک عورت کو دودھ پلانے کے لیے اُجرت پر معاملہ کیا اور وہ عورت اس کے بچے کو لے کر دو سال تک غائب رہی پھر وہ اس بچے کو لے کر آئی تو بچے کی ماں نے اس بچے سے انکار کر دیا اور اس کے گھر والے گمان کرتے ہیں کہ وہ اس بچے کو نہیں پہنچانتے، آپ علیہ السلام نے فرمایا! دودھ پلانے والی عورت پر کوئی چیز واجب نہیں وہ مامونہ ہے۔

باب مَنْ يُكْرَهُ لَبَنُهُ وَ مَنْ لَا يُكْرَهُ

جس کا دودھ پسندیدہ ہے اور جس کا ناپسندیدہ

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) امْرَأَةٌ وَلَدَتْ مِنَ الزِّنَا أَتَّخِذُهَا ظِئْراً قَالَ لَا تَسْتَرْضِعْهَا وَ لَا ابْنَتَهَا.

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے عبید اللہ حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی، ایک عورت زنا سے پیدا ہوئی ہے کیا اسے اُجرت پر دودھ پلانے والی بنایا جا سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں نہ اس سے رضاعت طلب کرو اور نہ اس کی بیٹی سے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ مُظَائَرَةِ الْمَجُوسِيِّ فَقَالَ لَا وَ لَكِنْ أَهْلُ الْكِتَابِ.

2- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے عبد اللہ بن یحییٰ کاہلی سے اس نے عبد اللہ بن ہلال سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مجوسی عورت کو اُجرت پر دودھ پلانے کے لیے مقرر کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں لیکن اہل کتاب سے ہو سکتی ہے۔

3- وَ عَنْهُ عَنِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) إِذَا أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَامْنَعُوهُنَّ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ.

3-اور اس نے کاہلی سے اس نے عبد اللہ بن ہلال سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب (اہل کتاب عورتیں) تمہارے لیے رضاعت کریں تو انہیں شراب پینے سے منع کرو۔

4- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) هَلْ يَصْلُحُ لِلرَّجُلِ أَنْ تُرْضِعَ لَهُ الْيَهُودِيَّةُ وَ النَّصْرَانِيَّةُ وَ الْمُشْرِكَةُ قَالَ لَا بَأْسَ وَ قَالَ امْنَعُوهُنَّ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ.

4-حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے اس نے ایک سے زائد سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا کیا درست ہے کہ کسی شخص کے لیے یہودیہ اور نصرانیہ اور مشرکہ عورت رضاعت کرے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! کوئی قباحت نہیں ، اور فرمایا ! انہیں شراب پینے سے روکو۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) لَا تَسْتَرْضِعُوا الْحَمْقَاءَ فَإِنَّ اللَّبَنَ يُعْدِي وَ إِنَّ الْغُلَامَ يَنْزِعُ إِلَى اللَّبَنِ يَعْنِي إِلَى الظِّئْرِ فِي الرُّعُونَةِ وَ الْحُمْقِ.

5- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی نجران سے اس نے عاصم بن حمید سے اس نے محمد بن قیس سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! احمق عورتوں سے اپنے بچوں کو رضاعت مت کراؤ کیونکہ دودھ شمار ہوتا ہے اور لڑکا دودھ کی طرف کھنچتا ہے یعنی رعونت اور حماقت میں دودھ پلانے والی کی طبیعت کی طرف۔

6- عَلِيٌّ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (صلوات الله عليه) يَقُولُ لَا تَسْتَرْضِعُوا الْحَمْقَاءَ فَإِنَّ اللَّبَنَ يَغْلِبُ الطِّبَاعَ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) لَا تَسْتَرْضِعُوا الْحَمْقَاءَ فَإِنَّ الْوَلَدَ يَشِبُّ عَلَيْهِ.

6- علی نے ہارون بن مسلم سے اس نے مسعدۃ سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے، احمق عورت سے رضاعت مت کراؤ کیونکہ دودھ طبیعت پر غالب آتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! احمق عورتوں سے رضاعت مت کراؤ کیونکہ بچہ اسی پر جوان ہوتا ہے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) انْظُرُوا مَنْ تُرْضِعُ أَوْلَادَكُمْ فَإِنَّ الْوَلَدَ يَشِبُّ عَلَيْهِ.

7- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے غیاث بن ابراہیم سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! جو تمہارے بچوں کو دودھ پلائے اس میں غور و فکر کرو کیونکہ بچہ اس دودھ پر جوان ہوتا ہے۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ (عليه السلام) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ وَلَدَتْ مِنْ زِنًى هَلْ يَصْلُحُ أَنْ يُسْتَرْضَعَ بِلَبَنِهَا قَالَ لَا يَصْلُحُ وَ لَا لَبَنِ ابْنَتِهَا الَّتِي وُلِدَتْ مِنَ الزِّنَى.

8- محمد بن یحییٰ نے العمر کی بن علی سے اس نے علیؑ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے بھائی ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جس نے زنا سے بچہ پیدا کیا، کیا درست ہے کہ اس کے دودھ سے بچے کو رضاعت کرائی جائے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! درست نہیں اور نہ ہی اس کی زنا سے پیدا ہونے والی بچی کے دودھ سے رضاعت درست ہے۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ (عليه السلام) اسْتَرْضِعْ لِوَلَدِكَ بِلَبَنِ الْحِسَانِ وَ إِيَّاكَ وَ الْقِبَاحَ فَإِنَّ اللَّبَنَ قَدْ يُعْدِي.

9- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے عباس بن معروف سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے الہیثم سے، اس نے محمد بن مروان سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! اپنی اولاد کو خوبصورت عورت سے دودھ پلاؤ اور تم قبیح عورت سے اس معاملہ میں پرہیز کرو کیونکہ دودھ شمار ہوتا ہے (اثر کرتا ہے)۔

10- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْوُضَّاءِ مِنَ الظُّؤْرَةِ فَإِنَّ اللَّبَنَ يُعْدِي.

10-احمد بن محمد نے عباس بن معروف سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے ربعی سے اس نے فضیل سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! رضاعت کے لیے تم پر خوبصورت صاف ستھری دودھ پلانے والی عورت لازم ہیں کیونکہ دودھ شمار ہوتا ہے(اثر کرتا ہے)۔

11- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ لَا تَسْتَرْضِعُوا لِلصَّبِيِّ الْمَجُوسِيَّةَ وَ اسْتَرْضِعْ لَهُ الْيَهُودِيَّةَ وَ النَّصْرَانِيَّةَ وَ لَا يَشْرَبْنَ الْخَمْرَ وَ يُمْنَعْنَ مِنْ ذَلِكَ.

11-ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے سعید بن یسار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! بچے کو مجوسیہ عورت سے رضاعت مت کراؤ بلکہ اسے یہودی اور نصرانی عورت سے رضاعت کراؤ جو شراب نہ پیتی ہوں اور انہیں شراب پینے سے روکا بھی جائے۔

باب مَنْ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ إِذَا كَانَ صَغِيراً

جب بچہ چھوٹا ہو تو اس کا کون زیادہ حقدار ہے

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ فَضْلٍ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) الرَّجُلُ أَحَقُّ بِوَلَدِهِ أَمِ الْمَرْأَةُ قَالَ لَا بَلِ الرَّجُلُ فَإِنْ قَالَتِ الْمَرْأَةُ لِزَوْجِهَا الَّذِي طَلَّقَهَا أَنَا أُرْضِعُ ابْنِي بِمِثْلِ مَا تَجِدُ مَنْ تُرْضِعُهُ فَهِيَ أَحَقُّ بِهِ.

1- حسین بن محمد نے معلّی بن محمد سے اس نے حسن بن علی وشاء سے اس نے ابان سے اس نے فضل ابو العباس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی، بچے (کو اپنے پاس رکھنے) پر زیادہ حق شوہر کا ہے یا بیوی کا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں بلکہ مرد کو (شوہر کو) زیادہ حق ہے، اگر عورت اپنے شوہر کو کہے کہ جس نے اسے طلاق دے دی ہو، میں اپنے بیٹے کو رضاعت کراؤں گی ان جیسی کہ جیسی تو اس کو رضاعت کرانے والی پاتا ہے تو وہ بچہ (اپنے پاس رکھنے کی) پر زیادہ حقدار ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حُبْلَى أَنْفَقَ عَلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا وَ إِذَا وَضَعَتْهُ أَعْطَاهَا أَجْرَهَا وَ لَا يُضَارَّهَا إِلَّا أَنْ يَجِدَ مَنْ هُوَ أَرْخَصُ أَجْراً مِنْهَا فَإِنْ هِيَ رَضِيَتْ بِذَلِكَ الْأَجْرِ فَهِيَ أَحَقُّ بِابْنِهَا حَتَّى تَفْطِمَهُ.

2-محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے دے درحالیکہ وہ حاملہ ہو تو اس پر خرچہ کرے یہاں تک کہ وہ اپنا حمل وضع کرے اور جب وہ وضع حمل کرے تو اسے اجرت دے اسکو نقصان نہ دے ماسوائے اس کے کہ وہ ایسی عورت کو جانتا ہو کہ جو اس سے کم اجر لیتی ہو اور اگر وہ اس اجر پر راضی ہو جائے تو یہ عورت زیادہ حقدار ہے اپنے بیٹے کی یہاں تک کہ وہ اسے دودھ چھڑوا دے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمِنْقَرِيِّ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ أَيُّهُمَا أَحَقُّ بِالْوَلَدِ قَالَ الْمَرْأَةُ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ مَا لَمْ تَتَزَوَّجْ.

3-علی بن ابراہیم نے علی بن محمد قاسانی سے اس نے قاسم بن محمد سے اس نے منقری سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے جب کہ ان کے بچہ بھی ہوتا ہے تو ان دونوں میں سے بچہ کا زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! عورت بچے کی زیادہ حقدار ہے اگر آگے شادی نہ کرے تو۔

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ وَ الْوالِداتُ يُرْضِعْنَ أَوْلادَهُنَّ قَالَ مَا دَامَ الْوَلَدُ فِي الرَّضَاعِ فَهُوَ بَيْنَ الْأَبَوَيْنِ بِالسَّوِيَّةِ فَإِذَا فُطِمَ فَالْأَبُ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْأُمِّ فَإِذَا مَاتَ الْأَبُ فَالْأُمُّ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْعَصَبَةِ فَإِنْ وَجَدَ الْأَبُ مَنْ يُرْضِعُهُ بِأَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ

وَ قَالَتِ الْأُمُّ لَا أُرْضِعُهُ إِلَّا بِخَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يَنْزِعَهُ مِنْهَا إِلَّا أَنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُ وَ أَرْفَقُ بِهِ أَنْ يُتْرَكَ مَعَ أُمِّهِ.

4-ابو علی الاشعری نے حسن بن علی سے اس نے عباس بن عامر سے اس نے داؤد بن حصین سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وَ الْوالِداتُ يُرْضِعْنَ أَوْلادَهُنَّ۔ ترجمہ: ماؤں کے لیے لازم ہے کہ اپنی اولاد کو دودھ پلائیں۔ تلاوت فرمائی اور فرمایا! جب تک بچہ رضاعت میں ہے اس پر والدین کا حق برابر ہے اور جب دودھ چھوڑ دے تو باپ اس پر ماں کی نسبت زیادہ حقدار ہے اور جب باپ مر جائے تو ماں دوسرے رشتہ داروں کی نسبت زیادہ حقدار ہے پس اگر باپ ایسی عورت پائے کہ جو اس بچے کو چار درہم میں دودھ پلائے اور ماں کہے کہ وہ اس بچے کو پانچ درہم کے علاوہ پر دودھ نہ پلائے گی تو باپ کو حق حاصل ہے کہ وہ اس سے بچہ لے لے ہاں مگر یہ کہ ماں کے پاس دودھ پینا اس بچے کے لیے زیادہ بہتر ہے اور اس پر زیادہ مہربانی یہی ہے کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ رہے۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) عَنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ نَكَحَتْ عَبْداً فَأَوْلَدَهَا أَوْلَاداً ثُمَّ إِنَّهُ طَلَّقَهَا فَلَمْ تُقِمْ مَعَ وُلْدِهَا وَ تَزَوَّجَتْ فَلَمَّا بَلَغَ الْعَبْدَ أَنَّهَا تَزَوَّجَتْ أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ وُلْدَهُ مِنْهَا وَ قَالَ أَنَا أَحَقُّ بِهِمْ مِنْكِ إِنْ تَزَوَّجْتِ فَقَالَ لَيْسَ لِلْعَبْدِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا وُلْدَهَا وَ إِنْ تَزَوَّجَتْ حَتَّى يُعْتَقَ هِيَ أَحَقُّ بِوُلْدِهَا مِنْهُ مَا دَامَ مَمْلُوكاً فَإِذَا أُعْتِقَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِمْ مِنْهَا.

5-محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے داود رقّی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا، اس آزاد عورت کے بارے میں کہ جس

نے ایک غلام سے شادی کی اور اس کی اس سے اولاد پیدا ہوئی اور پھر اس غلام نے اس عورت کو طلاق دے دی پس وہ عورت اپنے بچوں کے ساتھ نہیں رہی اور اس نے شادی کر لی پس جب یہ خبر غلام کو پہنچی تو اس نے ارادہ کیا کہ اس عورت سے اپنے بچے واپس لے لے اس نے کہا اگر تو نے شادی کر لی ہے تو میں ان پر تم سے زیادہ حق رکھتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! غلام کو حق نہیں کہ اس عورت سے اس کے بچے لے اگرچہ اس نے شادی کر لی، یہاں تک کہ وہ آزاد ہو جائے پس جب تک وہ مملوک ہے عورت اس سے زیادہ بچوں کی حقدار ہے پس جب وہ آزاد ہو جائے تو وہ اس عورت سے زیادہ بچوں کا حقدار ہے۔

باب النُّشُوءِ

نشوونما

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ عَائِذِ بْنِ حَبِيبٍ بَيَّاعِ الْهَرَوِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ زَيْدٍ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ يَثَّغِرُ الْغُلَامُ لِسَبْعِ سِنِينَ وَ يُؤْمَرُ بِالصَّلَاةِ لِتِسْعٍ وَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ لِعَشْرٍ وَ يَحْتَلِمُ لِأَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً وَ مُنْتَهَى طُولِهِ لِاثْنَتَيْنِ وَ عِشْرِينَ سَنَةً وَ مُنْتَهَى عَقْلِهِ لِثَمَانٍ وَ عِشْرِينَ سَنَةً إِلَّا التَّجَارِبَ.

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابو محمد مدائنی سے اس نے عائذ بن حبیب بیاع الھروی سے اس نے عیسیٰ بن زید سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! سات سال کے بچے کی رعائتیں ترک کر دو اور نو سال کے بچے کو نماز کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو ان کے سونے کی جگہیں جدا جدا کر دو اب بچہ چودہ سال

کا ہو تو بالغ ہو جاتا ہے اور بائیس سال میں اس کی فضیلت پوری ہو جاتی ہے اور اس کی عقل اٹھائیس سال کی عمر میں کامل ہو جاتی ہے ماسوائے تجربات کے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّرِيرِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) يَشِبُّ الصَّبِيُّ كُلَّ سَنَةٍ أَرْبَعَ أَصَابِعَ بِأَصَابِعِ نَفْسِهِ.

2- محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے موسیٰ بن عمر سے اس نے علی بن الحسین بن الحسن ضریر سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! بچہ ہر سال اپنی انگلی کے مطابق چار انگلیاں بڑھتا ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ (عليه السلام) قَالَ الْغُلَامُ لَا يُلْقِحُ حَتَّى يَتَفَلَّكَ ثَدْيَاهُ وَ تَسْطَعَ رِيحُ إِبْطَيْهِ.

3- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے آپ علیہ السلام نے اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا! لڑکا اس وقت تک بالغ نہیں ہوتا جب تک اس کے پستان گول نہ ہو جائیں اور اس کی بغلوں میں بال نہ اُگ آئیں ۔

باب تَأْدِيبِ الْوَلَدِ

بچے کی تربیت

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ دَعِ ابْنَكَ يَلْعَبُ سَبْعَ سِنِينَ وَ أَلْزِمْهُ نَفْسَكَ سَبْعاً فَإِنْ أَفْلَحَ وَ إِلَّا فَإِنَّهُ مِمَّنْ لَا خَيْرَ فِيهِ.

1- علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے اس نے یونس سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! اپنے بچے کو چھوڑو سات سال تک وہ کھیلے اور سات سال تک اسے ہر وقت اپنے ساتھ رکھو پس اگر وہ فلاح پا جائے تو بہتر بصورت دیگر وہ ان میں سے ہے کہ جن میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ أَمْهِلْ صَبِيَّكَ حَتَّى يَأْتِيَ لَهُ سِتُّ سِنِينَ ثُمَّ ضُمَّهُ إِلَيْكَ سَبْعَ سِنِينَ فَأَدِّبْهُ بِأَدَبِكَ فَإِنْ قَبِلَ وَ صَلَحَ وَ إِلَّا فَخَلِّ عَنْهُ.

2- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے ہمارے بہت سے اصحاب سے انہوں نے علی بن اسباط سے اس نے یونس بن یعقوب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! اپنے بچے کو جب تک سات سال کا نہ ہو جائے مہلت دو پھر اسے اپنے

ساتھ سات سال تک رکھو اور اسے اپنی تربیت دو پس اگر وہ قبول کر لے اور درست ہو جائے تو ٹھیک بصورت دیگر اسے چھوڑ دو۔

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ الْغُلَامُ يَلْعَبُ سَبْعَ سِنِينَ وَ يَتَعَلَّمُ الْكِتَابَ سَبْعَ سِنِينَ وَ يَتَعَلَّمُ الْحَلَالَ وَ الْحَرَامَ سَبْعَ سِنِينَ.

3-احمد بن محمد عاصمی نے علی بن حسن سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے اپنے چچا یعقوب بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! بچہ سات سال کھیلتا ہے اور سات سال قرآن کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور سات سال تک حلال و حرام کی تعلیم پاتا ہے۔

4- عَلِيُّ بْنُ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) عَلِّمُوا أَوْلَادَكُمُ السِّبَاحَةَ وَ الرِّمَايَةَ.

4-علی بن اسباط نے اپنے چچا یعقوب بن سالم سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اپنی اولاد کو تجارت اور تیر اندازی سکھاؤ۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ بَادِرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالْحَدِيثِ قَبْلَ أَنْ يَسْبِقَكُمْ إِلَيْهِمُ الْمُرْجِئَةُ.

5-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے محمد بن علی سے اس نے عمر بن عبدالعزیز سے اس نے ایک شخص سے اس نے جمیل بن دراج وغیرہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! اپنی اولاد کو ہماری احادیث کی پہچان کراؤ اس سے پہلے کہ ان تک مرجع (فتوی باز) تم سے پہلے پہنچ جائیں۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَ الْغِلْمَانِ وَ النِّسَاءِ فِي الْمَضَاجِعِ إِذَا بَلَغُوا عَشْرَ سِنِينَ.

6-علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے اس نے ابن القداح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! بچوں اور عورتوں کے سونے کی جگہوں کو علیحدہ علیحدہ کرو جب بچے دس سال کے ہو جائیں۔

7- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ إِنَّا نَأْمُرُ الصِّبْيَانَ أَنْ يَجْمَعُوا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الْأُولَى وَ الْعَصْرِ وَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ مَا دَامُوا عَلَى وُضُوءٍ قَبْلَ أَنْ يَشْتَغِلُوا.

7-انہی اسناد کے ساتھ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! ہم بچوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کے درمیان جمع ہوں جب تک وہ وضو میں ہیں اس سے پہلے کہ وہ مشغول ہو جائیں۔(انکا وضو باقی نہ رہے)۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) أَدِّبِ الْيَتِيمَ بِمَا تُؤَدِّبُ مِنْهُ وَلَدَكَ وَ اضْرِبْهُ مِمَّا تَضْرِبُ مِنْهُ وَلَدَكَ.

8- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے غیّاث بن ابراہیم سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! یتیم کی تربیت اس طرح سے کرو کہ جس طرح سے اپنی اولاد کی کرتے ہو اور اسے اس بات پر مارو کہ جس بات پر اپنے بیٹے کو مارتے ہو۔

باب حَقِّ الْأَوْلَادِ

اولاد کا حق

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ دُرُسْتَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى (عليه السلام) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صلى الله عليه وآله) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ ابْنِي هَذَا قَالَ تُحْسِنُ اسْمَهُ وَ أَدَبَهُ وَ ضَعْهُ مَوْضِعاً حَسَناً.

1- علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے یونس سے اس نے درست سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا! ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اس بیٹے کا (مجھ پر) کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس کا نام خوبصورت رکھو اور اسکی تربیت کرو اور اسے اچھے مقام پر رکھو (اسے اچھا کسب سکھاؤ)۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ كَانَ دَاوُدُ بْنُ زُرْبِيٍّ شَكَا ابْنَهُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ (عليه السلام) فِيمَا أَفْسَدَ لَهُ فَقَالَ لَهُ اسْتَصْلِحْهُ فَمَا مِائَةُ أَلْفٍ فِيمَا أَنْعَمَ اللَّهُ بِهِ عَلَيْكَ.

2- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے معمر بن خلاد سے روایت کی ہے کہ داؤد بن زربی نے اپنے بیٹے کی ابوالحسن علیہ السلام سے شکایت کی اس چیز میں کہ جس میں اس نے اس کے لیے خرابی کی تھی تو آپ علیہ السلام نے اس سے ارشاد فرمایا! اس کی اصلاح چاہو پس جو لاکھ دینار ہیں وہ تو ان نعمتوں میں سے ہیں کہ جو اللہ نے تمہیں دی ہیں (یعنی ان کا افسوس نہ کرو)۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) رَحِمَ اللَّهُ وَالِدَيْنِ أَعَانَا وَلَدَهُمَا عَلَى بِرِّهِمَا.

3- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ رحم کرے ان والدین پر کہ جو اپنی اولاد کی اپنی نیکی پر اعانت کرتے ہیں۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) بِالنَّاسِ الظُّهْرَ فَخَفَّفَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخِيرَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ النَّاسُ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ حَدَثٌ قَالَ وَ مَا ذَاكَ قَالُوا خَفَّفْتَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخِيرَتَيْنِ فَقَالَ لَهُمْ أَمَا سَمِعْتُمْ صُرَاخَ الصَّبِيِّ.

4- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے عبد اللہ بن مغیرہ سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز ظہر پڑھی اور آخری دو رکعتوں میں جلدی فرمائی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز تمام کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگوں نے عرض کی، کیا نماز میں کوئی تبدیلی واقع ہوئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! وہ کیا؟ انہوں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری دو رکعتوں میں جلدی کی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا تم نے بچے کی چیخ نہیں سنی تھی۔

5- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلی الله علیه وآله) يَلْزَمُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوقِ لِوَلَدِهِمَا مَا يَلْزَمُ الْوَلَدَ لَهُمَا مِنْ عُقُوقِهِمَا.

5- اس نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے ابو خالد واسطی سے اس نے زیدؑ بن علیؑ سے انہوں نے اپنے بابا علیہ السلام سے انہوں نے ان کے دادا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نافرمان اولاد والدین کے لیے عاق کا سبب بنتی ہے۔

6- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ السَّكُونِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (علیه السلام) وَ أَنَا مَغْمُومٌ مَكْرُوبٌ فَقَالَ لِي يَا سَكُونِيُّ مِمَّا غَمُّكَ قُلْتُ وُلِدَتْ لِي ابْنَةٌ فَقَالَ يَا سَكُونِيُّ عَلَى الْأَرْضِ ثِقْلُهَا وَ عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا تَعِيشُ فِي غَيْرِ أَجَلِكَ وَ تَأْكُلُ مِنْ غَيْرِ رِزْقِكَ فَسَرَّى وَ اللَّهِ عَنِّي فَقَالَ لِي مَا سَمَّيْتَهَا قُلْتُ فَاطِمَةَ قَالَ آهِ آهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلی الله

عليه وآله) حَقُّ الْوَلَدِ عَلَى وَالِدِهِ إِذَا كَانَ ذَكَراً أَنْ يَسْتَفْرِهَ أُمَّهُ وَ يَسْتَحْسِنَ اسْمَهُ وَ يُعَلِّمَهُ كِتَابَ اللَّهِ وَ يُطَهِّرَهُ وَ يُعَلِّمَهُ السِّبَاحَةَ وَ إِذَا كَانَتْ أُنْثَى أَنْ يَسْتَفْرِهَ أُمَّهَا وَ يَسْتَحْسِنَ اسْمَهَا وَ يُعَلِّمَهَا سُورَةَ النُّورِ وَ لَا يُعَلِّمَهَا سُورَةَ يُوسُفَ وَ لَا يُنْزِلَهَا الْغُرَفَ وَ يُعَجِّلَ سَرَاحَهَا إِلَى بَيْتِ زَوْجِهَا أَمَّا إِذَا سَمَّيْتَهَا فَاطِمَةَ فَلَا تَسُبَّهَا وَ لَا تَلْعَنْهَا وَ لَا تَضْرِبْهَا.

6- علی بن محمد نے ابن جمہور سے اس نے اپنے باپ سے اس نے فضالۃ بن ایوب سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس گیا تو میں مغموم اور دردناک حالت میں تھا تو آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا! اے سکونی، تو غمگین کیوں ہے؟ میں نے عرض کی میری بیٹی پیدا ہوئی ہے، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اے سکونی اس کا بوجھ زمین پر اور اس کا رزق اللہ پر ہے وہ تمہاری زندگی کے علاوہ سے (اپنی زندگی) جیئے گی اور تمہارے رزق کے علاوہ (اپنے رزق) سے کھائے گی پس آپ علیہ السلام نے مجھ سے غم کو دور کر دیا اور مجھے فرمایا تو نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کی فاطمہ آپ علیہ السلام نے فرمایا! آہ آہ پھر اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا اور فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بچے کا اپنے باپ پر حق ہے اگر وہ مذکر (لڑکا) ہو تو اس کا باپ اس کی ماں کا احترام کرے اور اس کا اچھا نام رکھے اور اسے کتاب خدا کی تعلیم دے اور اس کا ختنہ کرے اور اسے تجارت سکھائے اور اگر وہ مونث (لڑکی) ہو تو اس کی ماں کا احترام کرے اس کا اچھا نام رکھے اسے سورۃ نور کی تعلیم دے اور اسے سورۃ یوسف کی تعلیم نہ دے اور اسے بالاخانوں میں نہ رکھے اور اسے اس کے شوہر کے گھر بھیجنے میں جلدی کرے، ہاں جب تو نے اس کا نام فاطمہ رکھا ہے تو اسے گالی مت دینا، اس پر لعنت مت بھیجنا اور اسے مارنا مت۔

باب بِرِّ الْأَوْلَادِ

اولاد سے نیکی

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) مَنْ قَبَّلَ وَلَدَهُ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ حَسَنَةً وَ مَنْ فَرَّحَهُ فَرَّحَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ عَلَّمَهُ الْقُرْآنَ دُعِيَ بِالْأَبَوَيْنِ فَيُكْسَيَانِ حُلَّتَيْنِ يُضِيءُ مِنْ نُورِهِمَا وُجُوهُ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

1- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے شریف بن سابق سے اس نے فضل بن ابی قرہ سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو اپنے بچے کو بوسہ دے اللہ عزوجل اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھتا ہے اور جو خوش کرے اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن خوش کرے گا اور جو اسے قرآن کی تعلیم دے تو ماں باپ کو بلایا جائے گا اور انہیں دو چادریں پہنائی جائیں گی کہ جس کے نور سے اہل جنت کے چہرے چمک اُٹھیں گے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي طَالِبٍ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ وَالِدَيْكَ قَالَ قَدْ مَضَيَا قَالَ بَرَّ وَلَدَكَ.

2-محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابو طالب سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے انصار کے ایک شخص نے عرض کی کس سے نیکی کروں، آپ علیہ السلام نے فرمایا! تیرے والدین سے اس نے عرض کی وہ گزر گئے، آپ علیہ السلام نے فرمایا! تیرے بچے سے نیکی۔

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) أَحِبُّوا الصِّبْيَانَ وَ ارْحَمُوهُمْ وَ إِذَا وَعَدْتُمُوهُمْ شَيْئاً فَفُوا لَهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ إِلَّا أَنَّكُمْ تَرْزُقُونَهُمْ.

3-احمد بن محمد بن علی بن فضال سے اس نے عبداللہ بن محمد بجلی سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بچوں سے محبت کرو اور ان پر رحم کرو اور جب تم ان سے کسی چیز کا وعدہ کرو تو ان سے وعدہ پورا کرو کیونکہ وہ نہیں جانتے مگر یہ کہ تم ان کو رزق دیتے ہو۔

4- ابْنُ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) مَنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ صَبَا.

4-ابن فضال نے ابو جمیلہ سے اس نے سعد بن طریف سے اس نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! جس کا بچہ ہو وہ بچہ بن جائے (یعنی اس کے ساتھ کھیلے)۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيَرْحَمُ الْعَبْدَ لِشِدَّةِ حُبِّهِ لِوَلَدِهِ.

5- علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! یقیناً اللہ عزوجل بندے پر رحم فرماتا ہے اس کی اپنی اولاد سے شدید محبت کے سبب۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) رَحِمَ اللَّهُ مَنْ أَعَانَ وَلَدَهُ عَلَى بِرِّهِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ يُعِينُهُ عَلَى بِرِّهِ قَالَ يَقْبَلُ مَيْسُورَهُ وَ يَتَجَاوَزُ عَنْ مَعْسُورِهِ وَ لَا يُرْهِقُهُ وَ لَا يَخْرَقُ بِهِ فَلَيْسَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَنْ يَصِيرَ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ الْكُفْرِ إِلَّا أَنْ يَدْخُلَ فِي عُقُوقٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) الْجَنَّةُ طَيِّبَةٌ طَيَّبَهَا اللَّهُ وَ طَيَّبَ رِيحَهَا يُوجَدُ رِيحُهَا مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفَيْ عَامٍ وَ لَا يَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ عَاقٌّ وَ لَا قَاطِعُ رَحِمٍ وَ لَا مُرْخِي الْإِزَارِ خُيَلَاءَ.

6- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے علی بن حسن بن رباط سے اس نے یونس بن رباط سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ عزوجل رحم کرے اس پر جو کہ اپنے بیٹے کی نیکی میں اس کی اعانت کرے۔ میں نے عرض کی اس کی نیکی پر اس کی اعانت کیسے کرے ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس کی آسانی کو قبول کرے اور اس کی تنگی سے درگزر کرے اس کی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ نہ ڈالے اور اسے بیوقوفی کی نسبت نہ دے، کیونکہ اس کے اور اس کے کفر کی حدود میں داخلے میں کوئی فاصلہ نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ وہ عاق کرنے والی چیزوں میں داخل ہو یا قطع رحمی کرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جنت پاکیزہ ہے اور اسے اللہ عزوجل نے پاکیزہ بنایا ہے اس کی خوشبو پاکیزہ ہے

اور اس کی خوشبو اس سے دو ہزار سال کی مسافت تک پائی جاتی ہے لیکن جنت کی خوشبو عاق قطع رحم کرنے والا اور تکبر سے اپنا لباس زمین پر گھسیٹنے والا نہ پا سکے گا۔

7- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يُوسُفَ الْأَزْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صلى الله عليه وآله) فَقَالَ مَا قَبَّلْتُ صَبِيّاً قَطُّ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ عِنْدِي أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ.

7- علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے ہمارے بہت سے دوستوں سے اس نے حسن بن علی بن یوسف ازدی سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی میں نے آج تک بچے کو ہر گز نہیں چوما، پس جب وہ پلٹ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! یہ جو شخص میرے پاس تھا وہ جہنمیوں میں سے ہے۔

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ كُلَيْبٍ الصَّيْدَاوِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ (عليه السلام) إِذَا وَعَدْتُمُ الصِّبْيَانَ فَفُوا لَهُمْ فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ أَنَّكُمُ الَّذِينَ تَرْزُقُونَهُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيْسَ يَغْضَبُ لِشَيْءٍ كَغَضَبِهِ لِلنِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانِ.

8- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے کلیب صیداوی سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا! جب تم بچوں سے وعدہ کرو

تو اسے ان کے لیے پورا کرو کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ انہیں تم رزق دیتے ہو، یقیناً اللہ عزوجل کسی وجہ کے سبب غضبناک نہیں ہوتا جیسا وہ عورتوں اور بچوں کے سبب ناراض ہوتا ہے۔

9- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ ذَرِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ الْوَلَدُ فِتْنَةٌ.

9-ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے ذریح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! اولاد فتنہ ہے۔

باب تَفْضِيلِ الْوُلْدِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ

بچوں کو ایک دوسرے پر فوقیت دینا

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (عليه السلام) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ بَعْضُ وُلْدِهِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ بَعْضٍ وَ يُقَدِّمُ بَعْضَ وُلْدِهِ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ نَعَمْ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) نَحَلَ مُحَمَّداً وَ فَعَلَ ذَلِكَ أَبُو الْحَسَنِ (عليه السلام) نَحَلَ أَحْمَدَ شَيْئاً فَقُمْتُ أَنَا بِهِ حَتَّى حُزْتُهُ لَهُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يَكُونُ بَنَاتُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ بَنِيهِ فَقَالَ الْبَنَاتُ وَ الْبَنُونَ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ إِنَّمَا هُوَ بِقَدْرِ مَا يُنَزِّلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ.

1- محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے سعد بن سعد الاشعری سے راویت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جس کی کچھ اولاد دوسروں سے زیادہ اس کے نزدیک محبوب ہے اور وہ بعض اولاد کو بعض پر ترجیح دیتا ہے؟ تو

آپ علیہ السلام نے فرمایاہاں، ایسا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا اور محمد کو دیا اور ابوالحسن علیہ السلام نے ایسا کیا اور احمد کو کوئی چیز دی تو میں اُٹھا میں اس کے ساتھ تھا اور احمد کے لیے جمع کیا میں نے عرض کی، آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں، ایک شخص کے ہاں اس کی بیٹیاں اس کے بیٹوں سے زیادہ محبوب ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! بیٹے اور بیٹیاں اس میں سب برابر ہیں بے شک محبت اس قدر ہوتی ہے جتنی ان کے لیے اللہ عزوجل نے نازل کی ہوتی ہے۔

باب التَّفَرُّسِ فِي الْغُلَامِ وَ مَا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى نَجَابَتِهِ

لڑکے پر نگاہ رکھنا اور اس نجابت (خوشبختی) کی علامات

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَلِيلِ بْنِ عَمْرٍو الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) يَقُولُ إِذَا كَانَ الْغُلَامُ مُلْتَاثَ الْأُدْرَةِ صَغِيرَ الذَّكَرِ سَاكِنَ النَّظَرِ فَهُوَ مِمَّنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَ يُؤْمَنُ شَرُّهُ قَالَ وَ إِذَا كَانَ الْغُلَامُ شَدِيدَ الْأُدْرَةِ كَبِيرَ الذَّكَرِ حَادَّ النَّظَرِ فَهُوَ مِمَّنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَ يُؤْمَنُ شَرُّهُ.

1- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے باپ سے ایک ساتھ اس نے ابن محبوب سے اس نے خلیل بن عمرو یشکری سے اس نے جمیل بن دراج سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے، جب لڑکا آہستہ سانس لینے والا، چھوٹے آلہ تناسل والا اور خاموش نگاہوں والا ہو تو اس کی بھلائی کی امید ہے اور اس کے شر کا خطرہ نہیں ہے اور فرمایا! جب لڑکا تیز سانس لینے والا،

بڑے آلہ تناسل والا اور غصیلی نگاہوں والا ہو تو اس سے بھلائی کی امید نہیں اور اس کے شر سے امان نہیں ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَمَذَانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الشَّامِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ (عليه السلام) يَقُولُ تُسْتَحَبُّ عَرَامَةُ الصَّبِيِّ فِي صِغَرِهِ لِيَكُونَ حَلِيماً فِي كِبَرِهِ ثُمَّ قَالَ مَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ إِلَّا هَكَذَا.

2- علی بن محمد بن بندار نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن علی ہمدانی سے اس نے ابو سعید شامی سے روایت کی ہے کہ مجھے صالح بن عقبہ نے خبر دی کہ میں نے عبد صالح علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا! بچے کو اس کی صغیر سنی میں پر مشقت کاموں میں ڈالنا مستحب ہے تا کہ وہ اپنے بڑے ہونے پر بردبار ہو، پھر فرمایا! نہیں ہونا چاہیے مگر یہ کہ ایسا۔

3- وَ رُوِيَ أَنَّ أَكْيَسَ الصِّبْيَانِ أَشَدُّهُمْ بُغْضاً لِلْكُتَّابِ.

3-روایت کیا گیا ہے کہ بچوں میں سے سب سے زیادہ ذہین وہ ہے جو کتاب سے دوری کو ناپسند کرتا ہے۔

باب النَّوَادِرِ

نوادر

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ مِنْ وُلْدِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (صلوات الله عليه) فِي الْمَرَضِ يُصِيبُ الصَّبِيَّ فَقَالَ كَفَّارَةٌ لِوَالِدَيْهِ

1-ابو علی الاشعری نے محمد بن حسان سے اس نے حسین بن محمد نوفلی سے (نوفل ابن عبد المطلب کی اولاد سے) اس نے کہا مجھے خبر دی محمد بن جعفر نے محمد بن علی بن عیسیٰ سے اس نے عبد اللہ عمری سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اسکے دادا سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے اس مرض کے بارے میں کہ جو بچے کو لاحق ہوتا ہے فرمایا بچے کے والدین کے لیے کفارہ ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عليه السلام) يَعِيشُ الْوَلَدُ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ وَ لِسَبْعَةِ أَشْهُرٍ وَ لِتِسْعَةِ أَشْهُرٍ وَ لَا يَعِيشُ لِثَمَانِيَةِ أَشْهُرٍ.

2-ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے وھب سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا بچہ چھ ماہ کا، سات ماہ کا اور نو ماہ کا زندہ رہتا ہے لیکن آٹھ ماہ کا زندہ بچنا محال ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عليه السلام) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ غَايَةِ الْحَمْلِ بِالْوَلَدِ فِي بَطْنِ أُمِّهِ كَمْ هُوَ فَإِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ رُبَّمَا بَقِيَ فِي بَطْنِهَا سِنِينَ فَقَالَ كَذَبُوا أَقْصَى حَدِّ الْحَمْلِ تِسْعَةُ أَشْهُرٍ لَا يَزِيدُ لَحْظَةً وَ لَوْ زَادَ سَاعَةً لَقَتَلَ أُمَّهُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ .

3- علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے اس نے یونس بن عبد الرحمن سے اس نے عبد الرحمن بن سیابۃ سے اس نے بیان کرنے والے سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا حمل کی مدت کے بارے میں کہ بچے کی اسکی ماں کے پیٹ میں کتنی مدت ہے ؟لوگ کہتے ہیں کہ بسا اوقات بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں ایک سال تک بھی رہتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا جھوٹ بولتے ہیں زیادہ سے زیادہ مدت حمل نو ماہ ہے ایک لحظہ بھی زیادہ نہیں اگر ایک لمحہ بھی اوپر ہو جائے تو بچہ باہر نکلنے سے پہلے اپنی ماں کو مار ڈالے گا۔

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا (عليهما السلام) قَالَ الْقَابِلَةُ مَأْمُونَةٌ.

4-ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے حجال سے اس نے ثعلبہ سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام نے فرمایا دائیہ ہر خوف سے مامونہ ہے (یعنی عورت کی موت یا زندگی سے اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا وہ ضامن نہیں)۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) إِذْ دَخَلَ

يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ فَرَأَيْتُهُ يَئِنُّ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) مَا لِي أَرَاكَ تَئِنُّ قَالَ طِفْلٌ لِي تَأَذَّيْتُ بِهِ اللَّيْلَ أَجْمَعَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) يَا يُونُسُ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ (عليهم السلام) عَنْ جَدِّي رَسُولِ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) أَنَّ جَبْرَئِيلَ نَزَلَ عَلَيْهِ وَ رَسُولُ اللَّهِ وَ عَلِيٌّ (صلوات الله عليه) يَئِنَّانِ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ (عليه السلام) يَا حَبِيبَ اللَّهِ مَا لِي أَرَاكَ تَئِنُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله) طِفْلَانِ لَنَا تَأَذَّيْنَا بِبُكَائِهِمَا فَقَالَ جَبْرَئِيلُ مَهْ يَا مُحَمَّدُ فَإِنَّهُ سَيُبْعَثُ لِهَؤُلَاءِ الْقَوْمِ شِيعَةٌ إِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ فَبُكَاؤُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ عَلَيْهِ سَبْعُ سِنِينَ فَإِذَا جَازَ السَّبْعَ فَبُكَاؤُهُ اسْتِغْفَارٌ لِوَالِدَيْهِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ عَلَى الْحَدِّ فَإِذَا جَازَ الْحَدَّ فَمَا أَتَى مِنْ حَسَنَةٍ فَلِوَالِدَيْهِ وَ مَا أَتَى مِنْ سَيِّئَةٍ فَلَا عَلَيْهِمَا.

5- محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے یعقوب بن زید سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ یونس بن یعقوب داخل ہوا میں نے اسے بہت دکھی دیکھا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا کیا ہوا ہے کہ میں تمہیں دکھی دیکھ رہا ہوں ؟ اس نے عرض کی میرا ایک بچہ ہے جسکی وجہ سے ساری رات اذیت میں رہا ہوں تو اس سے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مجھے میرے بابا محمد بن علی علیہما السلام نے بیان فرمایا اپنے آباء علیہما السلام سے انہوں نے میرے جد بزرگوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام ان پر اس وقت نازل ہوا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام بہت دکھی تھے تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ عزوجل کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں محزون ہیں ؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمارے دو بچے اپنی بکاء (گریہ) سے ہمیں اذیت دیتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! چھوڑیے! عنقریب ان کے شیعہ مبعوث ہونگے جب بھی انکا بچہ روئے گا تو ان کا رونا سات سال تک لا الہ الا اللہ ہو گا اور جب سات سال گزر جائیں گے تو اسکا رونا اسکے والدین کے لیے استغفار ہو گا یہانتک کہ وہ ایک حد تک پہنچے اور جب حد سے آگے بڑھے گا تو جو وہ نیکی کرے گا وہ اسکے والدین کے لیے ہو گی اور وہ جو برائی کرے گا اسکے والدین پر نہ ہو گی۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ حَمْدَانَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ كَانَ لِيَ ابْنٌ وَ كَانَ تُصِيبُهُ الْحَصَاةُ فَقِيلَ لِي لَيْسَ لَهُ عِلَاجٌ إِلَّا أَنْ تَبُطَّهُ فَبَطَطْتُهُ فَمَاتَ فَقَالَتِ الشِّيعَةُ شَرِكْتَ فِي دَمِ ابْنِكَ قَالَ فَكَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ (عليه السلام) فَوَقَّعَ (عليه السلام) يَا أَحْمَدُ لَيْسَ عَلَيْكَ فِيمَا فَعَلْتَ شَيْءٌ إِنَّمَا الْتَمَسْتَ الدَّوَاءَ وَ كَانَ أَجَلُهُ فِيمَا فَعَلْتَ.

6- محمد بن یحیٰ نے علی بن ابراہیم جعفری سے اس نے حمدان بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ میرا ایک بیٹا تھا کہ جسے پیشاب بند ہونے کی بیماری لگی اور اسکے مثانے پر تھیلی سی بن گئی اور مجھے کہا گیا اسکا کوئی علاج نہیں ماسوائے اس کے کہ اس تھیلی کو پھاڑا جائے پس میں نے اسے پھاڑا تو وہ مر گیا پس ایک گروہ نے کہا تو اپنے بیٹے کے خون میں شریک ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو الحسن عسکری علیہ السلام کی طرف لکھا تو آپ علیہ السلام نے جواب عنایت فرمایا۔ اے احمد! جو تو نے کیا ہے اس میں تجھ پر کوئی بوجھ نہیں تو نے فقط دوا کرنا چاہی اور اسکی موت اسمیں تھی کہ جو تو نے کیا۔

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) إِذَا بَلَغَ

الصَّبِيُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَاحْجُمْهُ فِي كُلِّ شَهْرٍ فِي النُّقْرَةِ فَإِنَّهَا تُجَفِّفُ لُعَابَهُ وَ تُهْبِطُ الْحَرَارَةَ مِنْ رَأْسِهِ وَ جَسَدِهِ.

7-ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے عبد اللہ بن جندب سے اس نے سفیان بن سمط سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے فرمایا جب بچہ چار ماہ کا ہو جائے تو اسکی گردن کے پچھلے گڑھے میں ہر مہینے حجامت کراؤ اس سے اسکا لعاب خشک ہوتا ہے اور اسکے سر اور جسم سے گرمی ختم ہوتی ہے۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَشْيَمَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ أَصَابَ رَجُلٌ غُلَامَيْنِ فِي بَطْنٍ فَهَنَّأَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) ثُمَّ قَالَ أَيُّهُمَا الْأَكْبَرُ فَقَالَ الَّذِي خَرَجَ أَوَّلًا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) الَّذِي خَرَجَ آخِراً هُوَ أَكْبَرُ أَ مَا تَعْلَمُ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِذَاكَ أَوَّلًا وَ إِنَّ هَذَا دَخَلَ عَلَى ذَاكَ فَلَمْ يُمْكِنْهُ أَنْ يَخْرُجَ حَتَّى خَرَجَ هَذَا فَالَّذِي يَخْرُجُ آخِراً هُوَ أَكْبَرُهُمَا.

8-محمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن احمد بن اشیم سے اس نے اپنے کچھ دوستوں سے روایت کی ہے کہ ایک شخص کو ایک ہی پیٹ سے دو بیٹے پیدا ہوئے تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسکو مبارک باد دی۔ پھر فرمایا انمیں سے بڑا کون ہے؟ تو اس نے عرض کی جو انمیں سے پہلے باہر آیا۔ تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو آخر میں باہر آیا وہ بڑا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اسکا حمل سب سے پہلے ٹھہرا اور اس پر دوسرا داخل ہو گیا پس اس کے لیے ممکن نہ ہو سکا کہ وہ باہر نکلے جب تک کہ دوسرا نہ نکلے پس وہ کہ جو آخر میں باہر آیا وہ ان دونوں میں سے بڑا ہے۔